

3302

حق

# دِلَانَانِي

يعني

خلايکو با امام رباني حضرت مجدد و الفثاني رحمته اللہ علیہ

ملخصاً

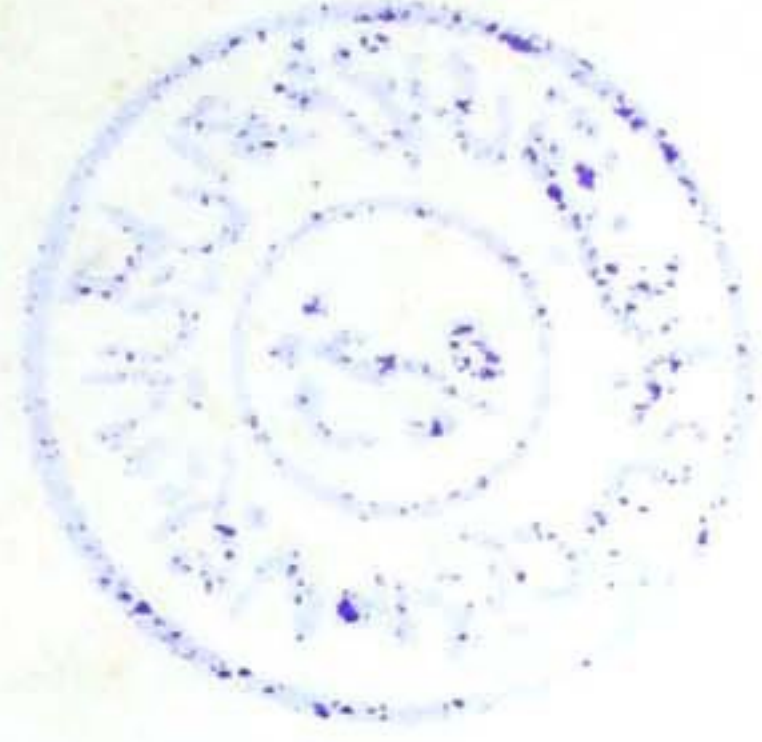
محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی بکرمی

باہتمام مولوی مستود علی ندوی

کتابت عظیم گٹھ

۲۱۰۳۵  
۲۱۰۳۵

3302



86449

~~86449~~

## سیرت مکتوبہ مآبانی حضرت مجدد امتی قریب

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱	۷	فنا و بقا کے حالات،	۱۲	۱۴	علوم فنا و بقا سے مشرف ہونا،
۲	۸	فنا و بقا کی کیفیت	۱۳	۱۵	سیرالی اللہ پچیس ہزار برس کا رشتہ
۳	۱۱	مقربین اور ابرارین کا فرق	۱۲	۱۶	ترقی مقامات میں حیرت و جہل کے سوا کچھ نہیں،
۴	۹	فضائلِ رمضان و قرآن شریف	۱۵	۱۷	حالات فنا و بقا،
۵	۱۰	حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں ایک رسالہ بھیجا ہے،	۱۶	۱۸	ارسال رسالہ خدمت حضرت خواجہ جسکو رسول اللہ نے کرم سے چوما
۶	۱۱	جمال عین جلال ہی اور جلال عین جمال ہے،	۱۶	۱۹	حالات فنا و بقا میں،
۷	۱۱	حالات فنا،	۱۸	۲۰	حالات تلوین و تکلیف و جہل و حیرت
۸	۱۲	حالات وحدت الوجود تائید شریعت	۱۹	۲۱	ارسال عرفیہ خدمت حضرت خواجہ بغرض شہارشی غریبا،
۹	۱۳	حالات عجز و نیستی،	۲۰	۲۲	الایضا
۱۰	۱۳	دوری میں قربت اور فراق میں وصل	۲۱	۲۳	جو موت سے پیشتر نہ مرالہ اللہ کی جہان میں نہ
۱۱	۱۳	اقرار عجز و قصور نیستی،	۲۱	۲۴	بہنچا

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۲	۱۹	روح نے جسم سے تعلق پیدا کر کے ترقی حاصل کی ہے،			انفسی میں حق الیقین حاصل ہوتا ہے
۲۳	۲۰	دنیا آخرت کی کہتی ہوا اہل قال کی لغزش قابل گرفت ہو، اور اہل حال کی نہیں،	۳۱	۲۴	ہمہ اوست کے حالات کی تائید،
۲۴	۲۱	جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، وہ اللہ کے ساتھ ہے، کمالات کا حاصل ہونا اتباع سنت پر حصر ہے،	۳۲	۲۶	ہر مقام کا علم الگ ہی، اور صحابہؓ مقام ولایت میں ممتاز ہیں،
۲۵	۲۲	حالات ابرار اور مقربین،	۳۳	۲۷	دنیا کی محبت علما کیلئے بدنام و اغ ہو
۲۶	۲۳	نسبت نقشبندیہ سب نسبتوں سے قوی ہے،	۳۴	۲۸	دو نون جہان کی سعادت اتباع سنت میں ہوا اور علما، سابقین کی تر و تکذیب،
۲۷	۲۴	اتصال سے انفصال بہتر ہے،	۳۵	۲۹	سیر و سلوک سے مقصد تزکیہ نفس ہوا
۲۸	۲۵	اور آزادی سے گرفتاری بہتر ہے،	۳۶	۳۰	اور اعمال ابرار و مقربین میں فرق شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل، اخلاص،
۲۹	۲۶	ایک فرض کو ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں سے بہتر ہے، اور پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے،	۳۷	۳۱	طریقہ نقشبندیہ مثل اکیس ہے،
۳۰	۲۷	سیر آفاقی میں علم الیقین اور سیر	۳۸	۳۲	اسما و صفات عین ذات نہیں، فنا و دیگر معارف،
	۲۸		۳۹	۳۳	کام کا دار و مدار قلب پر ہے، سلوک اور جذب سے مقصود خلوص حاصل کرنا ہے،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون کتاب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۴۱	۳۲	سنت کی پیروی سے محبوبیت ملتی ہے، اور مقام صدیقیت و دیگر معارف و شرح حدیث قد	۵۰	۳۹	دنیا ظاہر میں شیرین ہے، اور باطن میں زہر ہے،
		دیکھ معارف و شرح حدیث قد	۵۱	"	اہل بیت ائمال کشتی ہیں،
		مرجعنا میں الجہاد الاصحیح، الخ	۵۲	"	کلمہ شریف کا وزن سب آسمانوں اور زمینوں سے بھاری ہے،
۴۲	۳۳	قلب پر آگندہ قرب کو دور ہے اور سب سے بہتر چیز اتباع سنت ہے،	۵۳	۴۰	علماء سب سے بہتر ہیں، اور یہی سب سے بدتر ہیں،
۴۳	۳۴	شرح توحید و جود و شہودی،			
۴۴	۳۵	رسول پاک کی بزرگی اور شفاعت،	۵۴	"	صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن کرنا ہے،
۴۵	۳۶	انسان کمال میں سب سے زیادہ ہے اور محتاج بھی سب سے زیادہ ہے،	۵۵	۴۱	دوست پر اپنی محبت کو ظاہر کر کے
		دلی امراض کا علاج صحت ایمان کے لئے ضروری ہے،	۵۶	۴۲	سادات سے محبت چاہئے،
۴۶	۳۷	دل اگر خراب ہے تو سب کچھ خراب ہے،	۵۷	"	شریعت طریقت اور حقیقت ایک چیز ہے،
۴۷	۳۸	انبیاء شریعت کیلئے آئے ہیں	۵۸	"	طریقہ نقشبندیہ کی میرلطائف امر اور انفسی سے شروع ہے،
۴۸	"	ظاہر شریعت سے آراستہ باطن	۵۹	۴۳	علم و عمل شریعت سے اور اس کی روح اخلاص طریقت سے حاصل ہوتے ہیں،
۴۹	"	طریقت سے پیراستہ ہونا چاہئے،			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۶۰	۴۵	خطروں اور وسوسوں کا دور ہونا			ہے اور یہی باعثِ قرب ہے
۶۱	۴۱	طریقہ نقشبندیہ میں ہے،	۴۹	۶۱	فقراء و لتمدوں سے پانچ سوال پیشِ رحمت میں جائیں گے،
۶۲	۴۲	وصول الی اللہ کے دو جزویں،	۴۲	۶۲	دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتے،
۶۳	۴۶	جذب اور سلوک،	۴۳	۶۳	نمائے دنیا مثل سراب ہیں،
۶۴	۴۴	انبیاء کی وجہ سے نجات ابدی نصیب ہوئی ہے،	۴۴	۶۴	بنی کریم نے فقراء و مہاجرین کے طفیل سے دعا مانگی ہے،
۶۵	۴۶	جس چیز میں جسم کو لذت ہے روح کو رنج ہے، اور اس کے خلاف حاکم اسلام کو احکام جاری کرنا چاہئے،	۵۱	۶۵	دونوں جہان کی بہتری اتباعِ سنت پر منحصر ہے،
۶۶	۴۶	فضائلِ طریقہ نقشبندیہ،	۴۶	۶۶	نجات کا انحصار تعمیلِ اوامر و نواہی پر ہے،
۶۷	۴۶	سفارشِ محتاج،	۵۲	۶۷	خالص عبادت بلا فنا و بقا نہیں ہو سکتی،
۶۸	۴۸	دو لتمدوں کو تواضع اور فقرار کو استغنائی چاہئے،	۴۸	۶۸	شرح سفر و وطن، اور پیر پر اعتراض کرنا زہرِ قاتل ہے،
۶۹	۴۸	نجات اہل سنت و اجماعت کے فرقہ میں ہے،	۵۳	۶۹	حضرت رسول پاکؐ جامع کمال اسماء و صفات ہیں، اور قرآن شریف خلاصہ
۷۰	۴۸	یہی جامعیت انسان باعثِ قربی			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہے،	۸۹	۵۶	کتا بہاے آسمانی ہے
		اولیاء کی صحبت سے جو ملتا ہے وہ	۹۰	۵۳	حدیث شریف سے جس ایک فقرہ
		ریاضتوں سے نہیں ملتا،			کے ناجی ہونے کی خبر ہے، وہ
		بلانہ کیفیت نفس و تصفیہ دل ایمان	۹۱	۵۶	اہل سنت و اجماعت ہے،
		حقیقی میسر نہیں ہوتا،			احکام اسلام جاری کرنیکی تاکید
		دل کا اطمینان ذکر خدا سے ہوتا ہے	۹۲	۵۴	دل کی سلامتی بلانہ و بقا نہیں ہوتی
		فرض واجب سنت کے ادا کرنیکی	۹۳	۵۳	ظاہر کو شریعت سے اور باطن کو خدا
		بعد ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہئے			کے ساتھ رکھنا چاہئے،
		اور ذکر کے سوا کسی چیز میں مشغول			شریعت اور حقیقت ایک دوسرے
		نہ ہونا چاہئے،			کامین ہے،
		اعتقاد درست کرو پھر اتباع سنت	۹۴	۵۵	نماز سب عبادات میں بہتر ہے،
		کر ڈھرا عمل طریقت کی طرف			جتیک حقیقت نماز حاصل نہ ہو،
		رجوع کرو،			صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہئے
		جو کچھ تمام مخلوق میں ہو وہ سب کچھ	۹۵	۵۶	دل کی سلامتی بلانہ و بقا کے تیر
		تنہا انسان میں ہے، اور وحدت			نہیں ہوتی،
		الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے			خدا کے دوست کسی کو دوست
		کیوں کہا، اور بعض معارفِ لام			رکھیں یہ بڑی سعادت ہے،
		نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے			خدا کی نعمت ہو کہ جوانی میں خدا کو یاد

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
			۱		معارف اس مکتوب میں ہیں،
۹۶	۵۹	شرعیات کی تعمیل اور عبادت کرنا	۱۰۴	۶۵	میت مثل غریب کے ہے، دعا چاہئے، قیامت قریب ہے،
۹۷	۶۰	عبادات سے مقصود یقین کامل	۱۰۵	۶۶	و خیرات سے اس کو یاد کرنا چاہئے، جب تک دل اچھا نہیں ہے،
۹۸	۶۱	اللہ تعالیٰ نرمی کو دوست رکھنا	۱۰۶	۶۷	کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی، خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، اور ان کی عداوت زہرِ قاتل خوارقِ عادات شرط ولایت نہیں وغیرہ،
۹۹	۶۳	انسانی جسم سے پہلے روح کی ترقی	۱۰۷	۶۸	نبوت ولایت سے افضل ہے
۱۰۰	۶۴	مقام معلوم میں تھی،	۱۰۸	۶۹	دل کی سلامتی بلا نسیان ماسوائے اللہ نہیں ہوتی، اولیاء کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا،
			۱۰۹	۷۰	خلقت انسان سے مقصود عبادت خالص ہے،
			۱۱۰	۷۱	توحید سے یہ مراد ہے کہ دل خیال غیر سے خالی ہو جائے،
			۱۱۱	۷۲	عقائد حقہ اور اتباع سنت کی
			۱۱۲	۷۳	میں ایک دن کی خدا کی عافیت



نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کافی ہے،	۱۲۲	۳	ہمت بلند رکھو، اور صحبتِ غیر سے بچو،
۱۱۳	۶۹	مجدوب کو اعلیٰ مقامات میں ترقی نہیں ہوتی،	۱۲۳		فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا داخلِ فضول ہے،
۱۱۴	۶۰	سنت کی پیروی سب نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے،	۱۲۳		حج کے واسطے استطاعت شرط ہے،
۱۱۵		خدا کی طرف راستہ، قدم ہے، دو عالم خلق اور ۵ عالم امر،	۱۲۵		تمام جہاں اسماء و صفات کے منظر ہیں، اور دلیل ہیں، ذاتِ خالق کے
۱۱۶	۶۱	سلامتی قلب فنا و بقا پر منحصر ہے جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا	۱۲۶	۴	قافی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا،
۱۱۷		دل اس کے قابو میں نہیں ہے، خدا جسکو تباہ کرنا چاہتا ہے اسکو	۱۲۶		شرح حسناات ابرار سیئات المکرین و خدمتِ والدین عین خدمتِ حق ہے،
۱۱۹	۶۲	اولیاء کا دشمن بنا دیتا ہے، بعض شیخ پورے کمال کے پہنچنے سے پیشتر بھی اجازتِ طریقہ دیدتے ہیں،	۱۲۸	۵	سلوک کی درمیانی منزلیں مثل سراب ہیں، ہمت و راز اللہ پر ہونا چاہئے،
۱۲۰		اولیاء اللہ کی صحبت بڑی چیز ہے،	۱۲۹		انسان جامع جمیع مخلوقات ہے،
		اولیاء اللہ کی صحبت بڑی چیز ہے،	۱۳۰	۶	تلوینات کا کچھ اعتبار نہیں خدا کی ذات دیکھنے سننے مشاہدہ وغیرہ سے بہتر ہے،
۱۲۱		راستہ سلوک سات قدم ہے،			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۳۱	۶۶	حضرات نقشبندیہ کا طریق سب سے یقیناً			ان کی بوجہ جائز ہے،
۱۳۲	۶۷	۱۴۰ سے آسان اور اقرب ہی وغیرہ،	۶۹		آرام بے آرامی میں اور قرار
۱۳۳	۶۸	فقراء کی خاک روئی مالداروں کی			بیتاری میں ہے،
۱۳۴	۶۹	نشینی سے بہتر ہے،	۱۴۱		درویشی میں اصل شے محبت و
۱۳۵	۷۰	فرصت اور حیات کو غنیمت جان کر			اخلاص ہے،
۱۳۶	۷۱	یاد حق میں صرف کرنا چاہئے،	۱۴۲		حضرات نقشبندیہ کی نسبت تھوڑی
۱۳۷	۷۲	وقت ملو اور ہے، جو حیات کو کاٹتا			بھی بہت ہے،
۱۳۸	۷۳	ہے، یا در ب میں صرف کریں،	۱۴۳		جوانی کو غنیمت جانیں اور یاد حق
۱۳۹	۷۴	حضور کو معراج جسم سے ہوئی اور			میں صرف کریں،
۱۴۰	۷۵	خدا کو آنکھوں سے دیکھا،	۱۴۴		سیر اسماء و صفات کسی مثال سے بیان
۱۴۱	۷۶	زندگی کو غنیمت جان کر نیک کام			نہیں ہو سکتی،
۱۴۲	۷۷	وقت پر کریں،	۱۴۵		حضرات نقشبندیہ نے سیر کی ابتدا
۱۴۳	۷۸	دنیا میں نہایت قرب نمازیں			عالم امر سے اور دیگر طرق کی
۱۴۴	۷۹	ہے، اور نماز میں رویت آخرت			عالم خلق سے کی ہے،
۱۴۵	۸۰	کی مثال ہے،	۱۴۶		جو سبق پیر سے حاصل کیا ہی اسکو نہ
۱۴۶	۸۱	دنیا کی بیودہ تدبیروں میں			بھولنا چاہئے،
۱۴۷	۸۲	نہ پھنسو، اپنا کام خدا کے سپر کرو	۱۴۶		بعض مشائخ نے جوڑ نیکو مقدم
۱۴۸	۸۳	جو لوگ اولیا پر ظن کرتے ہیں			رکھا ہی اور بعض نے توڑنے کو،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۴۸	۸۲	جس نے خیال پہنچنے کا کیا وہ نہ پہنچا، اور جس نے بے حاصل جانا وہ پہنچا،	۱۵۶	۸۵	عمر کو فقرا کی محبت میں صرف کرنا چاہئے، اور ان کی محبت ہونا چاہئے فقرا کی خدمت میں خالی ہو کر جائے تاکہ بھرا ہو کر واپس آئے،
۱۴۹	۸۲	اسباب خدا نے پیدا کئے ہیں لیکن اسباب کو لیکر نظر متبہ پر چاہئے	۱۵۸	۸۶	بعض اولیاء کو تجلی صفات تک ترقی ہے، بعض تجلی ذات تک، جو شخص مرنے سے پہلے نہ مر امیصبت اوسی پر ہے،
۱۵۰	۸۲	دنیا کے معاملات سے پریشان نہ ہونا چاہئے، رضا سے حق میں وقت گزارنا چاہئے،	۱۵۹	۸۶	مسئلہ وحدت الوجود میں فقرا کے تین گروہ ہیں، ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا، مگر فنا و بقا کے بعد،
۱۵۱	۸۲	حضرات نقشبندیہ کے یہاں یادداشت سے مراد حضور بے غیب ہے،	۱۶۰	۸۶	ماہ رمضان المبارک کے برکات کے بارے میں،
۱۵۲	۸۲	حضرت رسول پاک کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے،	۱۶۱	۸۶	کفر اور اسلام ایک دوسرے کے ضد ہیں اتباع اسلام کرنا چاہئے،
۱۵۳	۸۲	خدا کی حمد ہی جس نے اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بیقرار رکھا ہے،	۱۶۲	۸۶	اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہے، بعض قبول کرتے ہیں، اور بعض نہیں،
۱۵۴	۸۲	سیر آفاقی بعد در بعد ہے، اور سیر انفسی قرب در قرب ہے،	۱۶۳	۸۵	حب الوطن من الایمان یعنی فخر و حب الی اللہ،
۱۵۵	۸۵	حب الوطن من الایمان یعنی فخر و حب الی اللہ،	۱۶۴	۸۵	اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہے، بعض قبول کرتے ہیں، اور بعض نہیں،

خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ
واقف ہیں، اور حقیقت شریعت سے صوفیہ متاثر ہیں،			حضورؐ کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ دشمنانِ دین سے عداوت رکھنا	۱۶۵	۸۸
حضورؐ باوجود اس قدر شانِ عظیم کے بشر ہیں اور حدوث و امکان کے داغ سے مستثنیٰ نہیں،	۹۲	۱۶۲	عمر ناپائیدار کو ناپائیدار جان کر قلب کی دستی میں صرف کرنا چاہئے،	۱۶۶	۸۹
نقشبندیہ وہ قرب چاہتے ہیں، جو بعد نما ہو، اور ایسا وصل جو بھرنما ہو،	۹۳	۱۶۴	ایک ہندو ہر دے رام کے نام سے اسلام کی سچائی کفر کی برائی،	۱۶۸	۹۱
ساک مبدی ہو یا منستی، اسکو تون حالات کے بغیر چارہ نہیں،	۹۴	۱۶۵	طریقہ نقشبندیہ کی بلند سی بوجہ اتباع سنت ہے،	۱۶۹	۹۱
بڑی باتوں سے بچنا اور اچھی باتوں پر قائم رہنا حسنِ اسلام ہے،	۹۵	۱۶۶	سلوک کے ابتداء اور وسط میں بلا توسط آئینہ پر کے مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے،	۱۷۰	۹۱
عقیدہ اہل سنت و اجماعت رکھنا شریعت پر عمل کرنا طریقہ صوفیہ میں داخل ہونا چاہئے،	۹۶	۱۶۷	جیسے خدا کے تعمیل احکام بغیر چارہ نہیں ہے، اسی طرح حقوق مخلوق کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے،	۱۷۱	۹۲
احسان سب کے ساتھ اچھا ہے لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،	۹۷	۱۶۸	فقرا کو لازم ہے کہ اپنے کو ذلیل جانیں اور حدود شریعت کے اندر رہیں،	۱۷۲	۹۲
عمر جوانی کی یاد خدا میں صرف کرنا چاہئے،	۹۸	۱۶۹	شریعت کی صورت سے علماء		

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۸۰	۹۴	خواجہ باقی باللہ کے پیر خواجہ محمد گنگوہی کے	۱۸۸	۹۷	قلب میں بعض لطائف پوشیدہ رہتے ہیں جن کا تعلق قلب سے ہے، دنیا کی تروتازگی پر فریفتہ نہ ہونا چاہیے
		ان کے پیر خواجہ درویش محمد ان کے			بنی آدم کی خلاصی یا د خدا میں ہے
		پیر خواجہ زاہدان کے پیر خواجہ عبد اللہ	۱۸۹		انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کے مقابلے میں ہزار سالہ مجاہدہ کچھ وقعت نہیں رکھتا،
		احرار ہیں،	۱۹۰		ترقی جزئی ترقی کلی پر نسبت نہیں پاسکتی،
۱۸۱	۹۵	جس قدر کمال زیادہ ہوگا، یقین	۱۹۱	۹۸	اگر عقائد اہل سنت و الجماعت کے موافق نہیں ہیں، تو تمام عبادات
		زیادہ ہوگا،			حال و قال بیکار ہیں،
		خطرات مبتدی کو نقصان پہنچاتے			اجراے دین اسلام میں اور کفر
۱۸۲		ہیں اور منتہی کو نہیں،	۱۹۲		مٹانے میں کوشش کرنا چاہئے،
		دنیا مافیہا اس لائق نہیں کہ اسکو	۱۹۳	۹۹	جب بادشاہ وزراء و رؤسا دین کے
		حاصل کرنے کو عمر عزیز قیمتی خرچ کیا			پھیلانے کی کوشش نہ کریں تو کون
		قیامت میں اتباع شریعت کام			کرے گا،
		آئے گی،	۱۹۴	۱۰۰	سالک راستہ سلوک، قدم طے کرنے کے
		دل کو، سوائے حق کے ہر فکر سے			بعد فنا و بقا سے مشرف ہوتا ہے،
		بچائیں،			
		ہر بدعت سیئہ ہے، بدعت حسن			
		کوئی چیز نہیں ہی،			
		وصول الی اللہ کیلئے رابطہ سے بہتر	۱۹۶		
		کوئی چیز نہیں ہے،			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۹۶	۱۰۱	سعادتمند وہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد اور محبت حق سے گرم ہو گیا	۲۰۴	۱۰۳	ہر ایک اپنی اصلیت کے موافق کام کرتا ہے،
۱۹۸	"	دنیا داروں سے فقرا کو محبت ہونا مشکل ہے،	۲۰۵	"	صدیقین کی دلی آرزو اتباع سنت ہے
۱۹۹	"	بے درد کے پاس اہل درد سے توبے درد کو ترقی ہو جائے،	۲۰۶	"	انسان کو لذت کھانے یا اچھا پہننے کو پیدا نہیں کیا، بلکہ عاجزی اور زبرد کے لئے،
۲۰۰	"	جو لوگ صفت اجساد مرادیت رکھتے تھے، وہ بلا رہبر مقصود کو پہنچے ہیں،	۲۰۶	۱۰۴	قرب حسی بڑا اثر رکھتا ہے،
۲۰۱	۱۰۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے "بائین ہیں،	۲۰۸	"	اولیاء کو ترقی مقام ولایت انبیاء تک ظلاً ہوتی ہے، اور وہ ولی اپنے کو اصلی ترقی سمجھ جاتا ہے اسکی اصل وجہ خود اس کے علم کی غلطی ہے،
۲۰۲	"	جو شخص اپنے کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ افضل جانے وہ زندقہ ہی یا جاہل جو حضرت علی کو حضرت صدیق سے بہتر جانے وہ فرقہ اہل سنت و جماعت سے باہر ہے، اسکا اپنی کوتاہی کو برا جانے،	۲۰۹	"	یہ مکتوب شریف نہایت ادق و عمیق ہے، تو کیا خاص بھی مشکل سے سمجھیں گے اس خلاصہ نہیں کیا، جسکو شوق ہوا اصلی مکتوب دیکھئے
۲۰۳	"	چند فرشتے ذکر حق کرنے والوں کو	۲۱۰	۱۰۶	نفحات کا مضمون کہ ابن السکینہ رحمہ کا مرید جلد پر گیا، اور غوطہ لگا یا تو دریا نیل میں مصر شہر میں جا نکلا، اور اس

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کو وہاں ، سال گذرے ، اور پھر دریاے نیل میں نہایا ، تو وہ جہ میں اپنے گھر کو اسی جگہ اور اسی وقت پایا ، اسکی حقیقت کا بیان ،	۲۱۸	۱۱۲	جائے بہتر ہے ، اور کشف الہام میں غلطی ہونا ممکن ہی ہر کشف الہام کو قرآن و حدیث سے مطابق کرنا چاہئے طریقہ پر مستقل رہیں اور آداب پر مد نظر رکھیں ،
۲۱۱	۱۰۹	سالمک اثنائے سلوک میں بحالت عشق خدا کو اپنے پاس دیکھتا ہوا اور جانتا ہوا بزرگ صاحب تصرف اپنی مرید کی استعداد سے زیادہ پہنچا سکتا ہے ،	۲۱۹	۱۱	آدمی امراض جسمانی کا علاج کرتا ہے ، اور قلب کا علاج نہیں کرتا جس سے راحت ابدی نصیب ہوتی ہے
۲۱۲	۱۱۰	شیخ فرید صاحب میں آپکے احسان کا بدلہ نہیں کر سکتا ، لیکن چند نصیحتیں لکھتا ہوں ، دنیا آخرت کی کھیتی ہے ، نیک اعمال کو بونا چاہئے ، دنیا دار اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں ، خوارق عادات باعث بزرگی نہیں حضرت حسن بصری و حبیبیؒ کا قصہ نسبت جس قدر جہالت کی طرف	۲۲۰	۱۱۳	بعض وقت سالمک غلطی سے انبیاء اور اولیائے متقدمین کے برابر آتے کو جانتا ہے ، اور حال امداد از روح بزرگان دین ، حضرت صدیق کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد انبیاء کے بہتر ہے ، اور یہی طریقہ نقشبندیہ کے سر حلقہ ہیں اسی وجہ سے یہ طریقہ سب طریقوں سے افضل ہے میں اپنے کو کافر فرنگ سے بدتر جانتا ہوں ، اور ذریعہ نجات سوائے فضل
۲۱۳					
۲۱۴					
۲۱۵					
۲۱۶					

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		خدا کے اور چیز نہیں،			خواجہ کا طریقہ ہے، اور اس طریق سے
۲۲۳	۱۱۶	مرد کو چاہئے، کہ اپنا حال پیر سے وقتاً فوقتاً کہتا رہے،	۲۳۰	۱۱۸	کو نسا طریق بہتر ہو جسکو فقیر اختیار کرے اللہ تعالیٰ بچوں و بیچکوں ہی جو کشف شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے،
۲۲۴	"	اللہ تعالیٰ کمال مر بانی سے رزق دینے کا ذمہ دار بنا ہے، اللہ تعالیٰ کو اطمینان سے یاد کرنا چاہئے،	"	"	انبیاء منظر کلیات ہیں، اور اولیاء اللہ جزئیات ہیں،
۲۲۵	"	بعض بتدیوں کو منتیوں کے حالات کے مشابہ حالات نظر آتے ہیں،	۲۳۲	۱۱۹	اللہ تعالیٰ دنیا کی برائی اور عاقبت کی بھلائی ظاہر فرمائے،
۲۲۶	"	زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اسکو یادِ خدا میں صرف کرنا چاہئے،	۲۳۳	"	ارادہ تھا کہ عرس حضرت خواجہ باقی باللہ میں شریک ہو کر آپ کے پاس آوں،
۲۲۷	۱۱۶	پیر مریدوں سے زیادہ خلا ملانہ ہو، اور ایسا کام نہ کرے جو باعثِ سبکی ہو،	۲۳۴	"	اللہ تعالیٰ کی حقیقت وجودِ محض ہے، اسکا تصور میں آنا محال ہے،
۲۲۸	"	پیر کو شریعت پر قائم رہنا چاہئے اور مرید کو پیر سے محبت ہونا چاہئے تاکہ فتح ابواب ہو،	۲۳۵	۱۲۰	اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دارین کے لئے بہترین سرمایہ ہے،
۲۲۹	۱۱۸	ہمارا طریقہ وہی ہے، جو حضرت تاکید اتباعِ سنت،	۲۳۶	"	خواجہ محمد صادق و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے ترقی انتہائی کے خبر فرمائی تاکید اتباعِ سنت،



نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۳۸	۱۲۰	اپنے اعمال کو درست رکھیں تاکہ اس سے دوسرے سبق لیں، جو شخص سلسلہ قادریہ یا چشتیہ میں بیعت ہونا چاہے، تو اس کو اسی سلسلہ میں بیعت کر لیں، لیکن ذکر نقشبندیہ تعلیم کریں،	۲۴۳	۱۲۲	سلوک سے مقصود دین کا خالص ہو جانا ہے،
۲۳۹	۱۲۱	استحارہ کیا کریں کیونکہ سنت ہے اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی ہر طریقہ سزا دہا کرتی ہیں، جو کچھ دید و شنید، فہمید میں آئے وہ غیر خدا ہے، احباب کو طریقہ کے حالات سے اطلاع دینا چاہئے، ہر طالب کے لئے تعلیم ذکر جدا ہے ذات بحت کی طرف توجہ رکھنے والے کے نزدیک ذکر صفات داخل غفلت ہے،	۲۴۴	۱۲۳	فرزند معصومی کی ولایت میں فقیر بطور مسافر ٹھہرا ہوا ہے، کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فناء اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،
۲۴۰	۱۲۲	رب کو اسوا سے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا وہ نہ ہوا،	۲۴۵	۱۲۳	کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فناء اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،
۲۴۱	۱۲۳	جو کچھ کسی نے پایا ہے وہ اتباع سنت سے پایا ہے، دلی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، انبیاء صل ہیں اور ولی ظل ہیں، حضور کی متابعت سے جمع مقامات پر پہنچ سکتے ہیں، اور دیگر معارف وجد و سماع کی حالت جسد سے تعلق	۲۴۶	۱۲۴	شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی بائدر رحمۃ اللہ علیہ،
۲۴۲	۱۲۴	۲۴۷	۱۲۵	۲۵۰	۲۴۷

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		رکھتی ہے، جہل معرفت ہے اور عجز اور رک ہے،			افضل ہے، سجدہ خدا کو تھا، نہ کہ آدم علیہ السلام کو،
۲۵۱	۱۲۵	حضرت صدیق و حضرت عمرؓ کا قدم کمالات نبوت میں غالب ہے، حضرت عثمانؓ بطور برزخ، و حضرت علیؓ کا قدم ولایت میں غالب ہے،	۲۵۵	۱۲۹	سنت مردہ کو زندہ کریں، حضرت امام مہدیؑ سنت مردہ کو زندہ کریں گے،
		اولیاء اہل خدمت، قطب ابدال غوث وغیرہ کی پرورش حضرت علیؓ کے سپرد ہے، اور انہی کی تہ واعانت سے اہل خدمت اولیاء کے کام سرانجام پاتے ہیں، حضرت حنینؓ و بی بی فاطمہؓ بھی آپ کے شریکان ہیں	۲۵۶	"	اس مکتوب شریف میں اولیاء اہل خدمت و غیرہ کی شرح اور ان کے منصب اور ان کے اختیارات وغیرہ میں ترقی لطافت کا بیان ہے،
۲۵۲	۱۲۶	حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ اور حضرت بنی کریم کا مبدع صفت اعلم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام، شیخ ادریس سامانی کے چند سوالات کا جواب و عجیب و غریب معارف حقیقت قرآن و حقیقت کعبہ	۲۵۸	"	اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے، لیکن ہمارے فہموں غلوں اور اکات سر وراء الورا ہے،
۲۵۳	"		۲۵۹	۱۳۱	حضرات انبیاءؑ کی وجہ سے جو ہدایت ہم کو ہوئی، اس کا شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا،
۲۵۴	۱۲۸		۲۶۰	"	اس مکتوب میں سلوک کا مفصل ہے، جو اور مکتوبات میں آچکا ہے،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۶۱	۱۳۱	اگر نماز کی حقیقت سے لوگ واقف ہو جاتے، تو نعمہ و سماع و جد و تواجہ میں گرفتار نہ ہوتے،	۲۶۵	۱۳۳	گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، بشرطیکہ حق العباد میں ہرج نہ ہو، اور خلوت میں شہرت ہے اور شہر میں آفت ہے،
۲۶۲	۱۳۲	شیخ سوحبت قلبی یا دہ کرین، کیونکہ سلسلہ نقشبندیہ میں نسبت انوکھا سا و انصافی ہے،	۲۶۶	۱۳۴	حضرت خواجہ باقی باللہ کے احسانات میں فقیر غرق ہے، اور حضرت خواجہ کے صاحبزادوں کو نصیحتانہ ارشادات،
۲۶۳	۱۳۳	صورت کعبہ کو تمام مخلوق کی صورتیں اور حقیقت کعبہ کو تمام کی حقیقتیں سجدہ کرتی ہیں، گویا حقائق کوئی و حقائق الہی کے درمیان بزرخ ہے، اور جو حالت نماز میں انوار و قرب کے ہوتی ہے، جانکنی میں اس سے بہتر اور قبر میں اس سے بہتر اور قبر سے حشر میں بہتر اور حشر سے جنت میں بہتر ہوگی،	۲۶۷	۱۳۵	جو علوم فقیر پر وارد ہوتے ہیں ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں، تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے، اور جو میری ذات کیساتھ تعلق رکھتے ہیں انکو میں ظاہر نہیں کر سکتا،
۲۶۴	۱۳۴	اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہنا چاہئے، اسی سے تمام مقصد و کمال کو پہنچ جاؤ گے،	۲۶۸	۱۳۶	علماء و ارث انبیاء ہیں، لیکن وہ علماء جو علم احکام اور علم اسرار و دونوں رکھتے ہیں،
			۲۶۹	۱۳۶	شریعت اور توحید کے پھیلانے کی تاکید،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۶۰	۱۳۶	گوشہ نشینی بہتر ہے بشرطیکہ شرف نفس نہ ہو، لیکن خاصانِ خدا کی صحبت اس سے بہتر ہے،			کی سرشتی کو دور کرنے والا ہے،
۲۶۱	۱۳۶	مقاماتِ عالیہ کے حاصل کرنے میں جان و دل سے کوشاں رہنا چاہئے،	۲۶۶	۱۳۰	قرآن مجید کے حقائق اور احکام کے بارے میں فرمایا ہے،
۲۶۲	"	اولیاء کا ایمان شہودی ہے،	۲۶۷	۱۳۱	جو سیر اپنی ذات کے باہر دیکھی جائے وہ سیر آفاقی ہے، علم الیقین سرفانی سے اور عین الیقین فنا میں اور حق الیقین بقا میں حاصل ہوتا ہے،
		اور انبیاء کا بالغیب ہے، اس مکتوب میں نبوت اور ولایت کا فرق بتلایا ہے، اور دیگر معارف فرمائے ہیں،	"	"	بعد صحبت عقائد اور اعمال شریعت کے نسیان ماسوائے اللہ حاصل کرنا چاہئے
۲۶۳	۱۳۸	طالب کو چاہئے کہ اپنے کشفِ خواب پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کے کہنے پر چلے،	۲۶۹	"	فقیر کو جو کچھ ملا، کردہ حضرت خواجہ باقی باللہ کی توجہ اور صحبت سے ملا ہے،
۲۶۴	۱۳۹	فنا سے بقا میں آنا بہتر ہے یعنی توحید سے شہود میں،	۲۸۰	۱۳۲	فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے،
۲۶۵	"	ذکر قلبی احکام شریعت کے بحالاً میں مدد دینے والا ہے، اور نفس	۲۸۱	"	طریقہ نقشبندیہ صحابہ کبار کا طریقہ ہے،
		ذکر قلبی احکام شریعت کے بحالاً میں مدد دینے والا ہے، اور نفس	۲۸۲	"	حضرت خضر و حضرت الیاس کی ملاقات و دیگر معارف،
		ذکر قلبی احکام شریعت کے بحالاً میں مدد دینے والا ہے، اور نفس	۲۸۳	۱۳۳	شب معراج میں حضور کو ریت تھی دنیا میں نہیں ہوئی، بلکہ دائرہ امکان سے

خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ
مسئلہ قضاء و قدر میں انسان نہ مجبور کل ہے، نہ قادر کل،	۱۴۸	۲۸۹	باہر ہوئی،		
فقیر حضرت خواجہ کی خدمت میں پہنچا، انھوں نے اسم ذات مطہقین فرمایا اور حالات سلوک و فنا و بقا وغیرہ،	۱۱	۲۹۰	انسان کا ظاہر عالم خلق سے اول باطن عالم امر سے مرکب ہے، اول معارف پتیران اولوالعزم، سماع اہل حال کے واسطے فائدہ مند	۱۴۳	۲۸۳
توحید و جوہی کے مفصل حالات طلبہ میں دو گروہ ہیں ایک مرید ایک مراد اور بعد فنا و بقا مرتبہ اجہاد حاصل ہے، اپنے الہام پر چلے، پیر کی ضرورت نہیں،	۱۱	۲۹۱	ہے، اور اہل تکین کے لئے مناسب نہیں، اور دیگر عجیب غریب معارف	۱۴۳	۲۸۵
شیخ محمد خیرئی کے چند عجیب و غریب سوالوں کا جواب ہے، اور شرح حدیث فی مع اللہ الخ،	۱۵۰	۲۹۲	جملہ عالم محدث ہے، اور روح بھی محدث ہے، اور مجتہدین شریعت کی تقلید ضروری ہے، اور طرہ میں ائمہ طریقت کی،	۱۴۵	۲۸۶
اللہ تعالیٰ کی ذات سے صفت "حی" قریب تر ہے، بمقابلہ اور صفات کے جو رویت اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہر وہ حضور کیلئے دنیا میں	۱۱	۲۹۳	قلب انسان میں عرش و ماہیا والدیں تو متلاشی جو حیرت ہو جائے اگر انسان خلافت کے لائق نہ ہوتا تو بارامنت کیسے اٹھاتا، اور شرح اور معارف متعلق بارامنت،	۱۴۶	۲۸۷
	۱۵۲	۲۹۴			
	۱۱	۲۹۵	نماز نوافل باجماعت پڑھنا جائز نہیں،	۱۴۷	۲۸۸

خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ
ہے، اور کمالات نبوت و رسالت میں قرب بے پردہ صفات ہے، و دیگر معارف،			اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات و نون بیچوں ہی، اور کسی سے اس کا علو اور اتحا نہیں ہو سکتا،	۲۹۶	۱۵۳
الفاظ اور کلمات اذان سے بزرگی نماز ظاہر ہے،	۱۵۷	۳۰۳	جابل صوفی خالق و مخلوق میں تمیز نہیں کرتے، لیکن مان بہن بیٹی بیوی میں تمیز کرتے ہیں،	۲۹۷	"
اسلام کے پانچوں ارکان ادا ہو جائیں تو امید نجات ہے،	"	۳۰۴	عارفوں کے معنیہ کے کلام اور اس کی شرح،	۲۹۸	"
نماز میں حضور خشوع خضوع ہونا چاہئے، تاکہ اظہار حقیقت الصلوٰۃ تنہا عن الفحشاء و المنکر ہو،	"	۳۰۵	قضاے خدا پر راضی رہنا، اولد طاعون کے شہد کی فضیلت اور بھاگنے کی بُرائی،	۲۹۹	۱۵۴
۳ صاحبزادوں کے انتقال سے اظہار رنج و غم اور ان کی ترقی کمالات کا بیان،	"	۳۰۶	انسان کامل کو ستر قاب قوسین و حدیث من عرف نفسه فقد عرف ربه ظاہر ہوتی ہے،	۳۰۰	۱۵۵
تمام خیر و کمال منجانب اللہ ہے اور تمام شر و نقص منجانب دائرہ امکان منسوب ہوتے ہیں، اور انسان کامل تمام عالم کو اپنا اجزا معلوم کرتا ہے اور سبحان اللہ حمد کی بزرگی،	۱۵۸	۳۰۷	کمالات نبوت وہ مقام ہے جہاں ظلیت کی آمیزش نہیں، اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے اور انبیاء کی ولایت ظلی سے دو	۳۰۱	۱۵۶
				۳۰۲	"

خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ
اور اسی طرح علم غیب اپنی رسولوں کو عطا کیا ہے،			بسم اللہ و بجدہ سبحان اللہ العظیم کی خوبی اور بزرگی، اور اس کے پڑھنے سے نجات،	۳۰۸	۱۵۹
سب سے بہتر جگہ کعبہ معظمہ ہے اس کے بعد روضہ مقدسہ اور اثنائے التعمیرات میں انگلی شہادت نہیں اٹھانا چاہئے،	۱۶۱	۳۱۲	طریق محاسبہ کی شرح،	۳۰۹	۱۱
سوالات کے، جوابات جن میں عجیب عجیب باتیں حل فرمائی ہیں،	۱۱	۳۱۳	انسان میں تمام کمالات منجانب اللہ ہیں، اور شرح ان اللہ خلق آدم علی صورتہ،	۳۱۰	۱۶۰
			اللہ تعالیٰ نے علمے را سخن کو قرآن مجید کے متشابہات کا کچھ علم دیا ہے	۳۱۱	۱۱

68949



## ضروری شرح اصطلاحات بنید مجرّد

پہلے ان کو پڑھ کر پھر مکتوبات شریف پڑھنا چاہئے تاکہ مضامین مکتوبات  
سمجھ میں آجائیں

- ۱- وحدت الوجود ہمہ اوست، نسیان ماسوائے اللہ، کفر طریقت، مقام جمع ولایت صغریٰ،  
قنا و بقاء فنا فی اللہ بقا باللہ، حضرت مجدد الف ثانی کی تحقیقات میں یہ سب حالات ظلال اسماء صفات کے  
ہیں، صفات الہی و ذات الہی اس سے آگے ہیں، یہ ولایت اولیاء اللہ کو نصیب ہے،
- ۲- ولایت کبریٰ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہی، اور اس کا تعلق اسماء صفات  
خدا سے ہے، اور اس ولایت کبریٰ میں حضرات صحابہؓ و اہل بیت کو پورا پورا حصہ ملا ہے، اسی واسطے  
صحابہؓ کے مرتبہ کو کوئی دلی نہیں پاسکتا،
- ۳- ولایت علیاء ملائکہ کرام کی ولایت ہے، جس کا تعلق اسماء و صفات و شیونات صفات سے  
ہے، شیون اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں ذات خدا سے صفات خدا قائم ہیں، مثلاً درخت کی جڑ میں سے  
جہاں سے شاخ درخت نکلی تو جائے نکاس کو نہ عین جڑ کہیں گے، نہ غیر جڑ، اسی واسطے اسماء صفات  
خدا کو عین ذات کہتے ہیں، نہ غیر ذات، ملائکہ کی ترقی انتہائی اسماء و صفات و شیونات تک ہی،
- ۴- کمال نبوت کا تقرب تجلیات عین ذات بڑ پر وہ صفات ہے، اسی واسطے حضرات انبیاء علیہم السلام  
کے مرتبہ کو کوئی مخلوقات میں سے نہیں پہنچ سکتا، اگرچہ ولایت فرشتوں کی اعلیٰ ہے لیکن کمالات

نبوت کی فرع ہے، کیونکہ نبوت میں سے ولایت کی شاخ نکلتی ہے، نہ ولایت سے نبوت، ولایت کو نبوت سے افضل جاننا نہایت غلطی اور بے سمجھی ہے، اور دیگر مقامات کمالات، رسالت و اولاد وغیرہ کمالات نبوت سے اعلیٰ ہیں،

۵۔ حقیقت ممکنہ حضرت کی اصطلاح میں وہ مقام ہے جس جگہ عدم محض کے مقابلہ میں تمام صفاتِ خدا نے تجلی فرمائے، اور اس میں ایک شکل نے وجود پکڑا مثلاً آئینہ محض عدم میں دیکھنے والے کا جو عکس قائم ہوگا، وہ عکس نہ عین وجود نہ غیر وجود نہ محض شریعت نہ محض خیر نہ عین عدم نہ عین وجود ہی مقام کو حضرت مجتہد الف ثانی حقیقت ممکنہ فرمادے ہیں اس جگہ تمام مخلوقات کی اصل مثل تخم درخت کے ہے،

۶۔ (۷) شراب سے مراد عشق حق تعالیٰ ہے، جیسے اس شراب سے عقل جاتی رہتی ہے، ویسے ہی شراب محبت حق سے عقل معاش جاتی رہتی ہے، اور عقل معاد قوی ہو جاتی ہے، چنانچہ حضرت حکیم ستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو حضرت مولینا نے اپنی مثنوی میں بطور سرخی لکھ کر خوب شرح کی ہے،

آں مے کہ تو میخوری حرامے، مائے تخوریم جز ہلائے جہد کن تا ز نیست بہت شومی، وز شرابِ اتمست شوی

۷۔ عالم خلق تمام زمین و آسمان وغیرہ جو بتدریج پیدا ہوئے ہیں اور اسی کا ربح عناصر کا تعلق ہی

۸۔ عالم امر جو لفظ کن کے ساتھ پیدا ہوا،

۹۔ قلب، روح، سر، نفس، انجی، یہ لطائف عالم امر سے جو سینہ انسان سے اس کا تعلق ہے اور سینہ میں ہی ان کی جگہ ہے،

۱۰۔ ظلال سے مراد عکس ہے، جیسے درخت کا سایہ یا درخت کا عکس پانی میں دکھتا ہے، یا جیسے آدمی کا عکس آئینہ میں،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

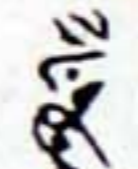
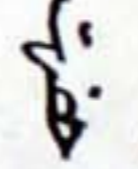
دِلِيبَانِي لَعْنِي خَلَا مَكْتُوبًا

امام بانی حضرت مجدد الف ثانی مفسرہ السامی

حمد

بنام آنکہ آن نامے ندارد حضرت جائی بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

حمد حقیقہ اس ذات پاک کو زیبا ہے کہ جو پاک ہے قرب اور بعد سے وصل اور فصل سے پستی اور بلندی سے، مکان اور لامکان سے زمین اور آسمان سے حلول اور اتحاد سے وہم اور خیال سے قیاس اور گمان سے، ادراک اور جہل سے وید اور شنید سے، ازل اور ابد سے حال اور قال سے تحریر اور تقریر سے زمان اور نشان سے اشارہ اور کنایہ سے،

ہاں وہاں گر حمد گوئی و سپاس  ہچونا فرجام آن چو پاں شناس  
ایں شننا گفتن زمن ترک شناس  لئین دلیل ہستی و ہستی خطاست

نعت

اور درود نامحدود اس ذات بابرکات پر جو بعد خدا کے تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں جن کا نام پاک احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کی تعریف سوائے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا

خدا و انتظار حمد مانیست محمد چشم بر را و ثنا نیست  
 خدامح آفرین مصطفی بس حضرت مرزا محمد حامد خدا بس،  
 منا جاتے اگر باید بسیار کرو <sup>مطهر صاحب</sup> بیسے ہم قناعت می توان کرد  
 محمد از تومی خواہم خدا را شہید الہی از توحبت مصطفیٰ را  
 سید و سرور محمد نور جاں حضرت مولانا <sup>حضرت مولانا</sup> بہتر و بہتر شفیع عاصیاں

### منقبت

اور خدا را ضعی ہوان کے چار یار، اور آل اطہار اور صحابہ کبار سے رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نجات  
 کے لئے مثال کشتی نوح اور آسمان ہدایت کے تارے ہیں،

ما و اصحابہم چون کشتی نوح حضرت مولانا ہر کہ دست اندر زندیا بدفتوح

### منقبت اولیاء اللہ

اور ہزاروں رحمتیں نازل ہوں علمائے حقانی و اولیائے ربانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر جن کے سبب  
 ہم بے راہوں کو خدا کی طرف چلنے کا راستہ ملا ہے، آمین بحق سورہ طہ و لیلین،

### حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق گر ملک باشد سیستش ورق،  
 ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا اوشیند و حضور اولیاء،  
 چوں شوی دور از حضور اولیا در حقیقت گشتہ دور از خدا،  
 یک زمانہ صحبتہ با اولیاء بہتر از صد سال طاعت بیریاء،  
 گر تو سنگ خارہ مر مر شوی،  
 چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

## تہذیبِ مکتوبات شریف بان رو

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ السامی جامع حقائق شریعت و طریقت ہیں، و شارح حقائق حقیقت و معرفت ہیں، اور رہنمائے علمائے ربانی و سراج عرفائے حقانی ہیں، اگر ان مکتوبات کو کوئی بغور پڑھے، اور سمجھے اور عمل کرے، تو اس کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب علم تصوف میں فائدہ مند نہیں، ان مکتوبات شریف میں قال شریعت اور حال طریقت اور نکات اسرار ذات و صفات الہی خوب بیان فرمائے ہیں، اور ایسے ایسے علوم و معارف فرمائے ہیں، کہ جو بزرگان سابقین کی کتابوں میں درج نہیں، یہ خاص معرفت و علوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اسی واسطے آپ کو مجدد الف ثانی کہتے ہیں، دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں، اور ان میں تین سو تیرہ مرسل ہوئے ہیں، اور تین سو تیرہ مرسلین میں پانچ نبی اولوالعزم ہوئے ہیں، ہر زمانہ میں نبی سیکرٹو کی تعداد میں ہر جگہ ہدایت کے واسطے رہتے تھے، لیکن نبی مرسل سو سو چالیس چالیس سال کے بعد آتے تھے، اور پیغمبران اولوالعزم قریب قریب ہزار سال کے بعد آیا کرتے تھے، اور پیغمبران اولوالعزم صاحب کتاب اور ناسخ ادیان سابقہ ہوتے تھے، اور ان کی شریعت کے احکام کی تعمیل کیا کرتے، اور کلمہ سب نبی اور نبی مرسل نبی اولوالعزم کا پڑھا کرتے تھے، اب چونکہ خاتم النبیین حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو گئے، تو موافق سنت اللہ حضور کی امت میں ہر صدی پر عالم راسخ بجائے نبی مرسل اور ہر الف پر عارف اکمل بجائے پیغمبر اولوالعزم کے ہونا چاہئے تھا، اسی لئے الف اول کے ختم پر الف ثانی کے شروع میں حضرت مجدد الف ثانی کو خدا نے مجدد الف بنا کر بھیجا، اور ثبوت مجدد ہونے کا خود آپ کی ذات آیات بنیات ہے کہ جو علوم و معارف ان حضرت نے بیان فرمائے، وہ سابق کی کبرا و دین کی کتابوں میں درج نہیں،

اسی واسطے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات  
 اس الف ثانی کی ارباس ہے، اور حضرت مجدد الف ثانی کا منکر فاسق ہی، اور ان حضرت کا امت پر  
 بڑا احسان ہے، کہ جس کا عوض نہیں ہو سکتا، اور حضرت مرزا منظر جاناناں شہید رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت  
 قاضی نثار اللہ صاحب پانی پتی کے شیخ ہیں، جب کسی کو خلافت عطا فرمایا کرتے، تو مکتوبات حضرت مجدد  
 الف ثانی عنایت فرمایا کرتے، اور پھر تاکید سے فرماتے، کہ ان مکتوبات شریف کو بعد نماز عصر پڑھا  
 کرنا، اور طلبہ کو سنانا، یہ مکتوبات تمہارے واسطے فیض اور رہنمائی کے لئے انشاء اللہ کافی ہوں گے  
 حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبرائے دین سابقین کے علوم وحدت الوجود وغیرہ کے  
 حالات کی تائید فرما کر اس سے بہت آگے قرب خدا کے مراتب بیان فرمائے ہیں، حضرت مولانا  
 جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعریف مولینارومی کی فرمائی ہے، اس میں سے ایک شعر حضرت مجدد الف  
 ثانی کی شان میں نہایت موزوں ہے،

من چہ گویم وصف آن عالیجناب نیست پیغمبر و لے دار و کتاب

اور سب سے بہتر دلیل آپ کی بزرگی کی یہ ہے کہ آپ کے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی ذات  
 اکمل جنہوں نے ایک ہی توجہ میں نانباتی صاحب کو اپنی ہم شکل بنا دیا، اور اپنا جیسا اکمل کر دیا،  
 یوں فرماتے ہیں:-

”میان شیخ احمد آفتاب است و ماہچون ستارگان دروے گم اند“

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خلاصہ

بزبان اردو کرنے کی وجہ،

فی زمانہ زبان فارسی بہت کم ہو گئی ہے، اور مکتوبات شریف کی فارسی بھی ذرا ادق ہے

علاوہ اس کے اگر عبارت کوئی پڑھ بھی لے، تو اس کے اصطلاحات سے واقف نہیں ہوتے، اور  
 کوئی اصطلاحات سے واقف ہوتے ہیں، تو معارفِ اسرار کے نکات سے واقف نہیں ہوتے، اور  
 بعض شخص طبعیت کا لگاؤ نہیں ہونے کی وجہ سے مکتوباتِ شریف کی عبارت پڑھنا، اور تھوڑی دیر اس  
 میں صرف کرنا اپنے پر دشوار جانتے ہیں، اور ان جوہاتِ متذکرہ بالا سے فیضان اور ہدایتِ مکتوبات  
 سے محروم رہتے ہیں، اس لئے میں نے زمانہِ حال کی رفتار اور عدمِ توجہی دیکھ کر یہ خیال کیا، کہ مکتوبات  
 کا خلاصہ کرنا چاہئے، اور اس کو اردو زبان میں لکھنا چاہئے، اور تصوف کی ضروری اصطلاحات  
 بھی لکھنا چاہئے، تاکہ مسلمان ان مکتوبات کے فیضان سے مشرف ہوں، اور عقائدِ حقہ اور اصول  
 اسلام اور ایمان حقیقی کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوں، اور میں نے بعض مکتوبات کے آخر پر لفظ  
 آگیاھی لکھ کر عام لوگوں کے سمجھانے کو کچھ تشریح کر دی ہے، میرا قصد ان مکتوباتِ شریف کا خلاصہ  
 بزبانِ اردو کرنے کا قریب پندرہ سال سے تھا، لیکن مجھ کو اتنی فرصت نہیں ملی، کہ میں اس کام کو  
 انجام دیتا، لیکن قدرت کی بات کہ میں نے ایک مسلم بھائی کی ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت دی اور اس  
 مسلم بھائی نے روپیہ قرضخواہ کو نہیں دیا، اور قرض خواہ نے مجھ پر ڈگری کر لی، اور میں بوجہ ناداری  
 روپیہ ادا نہ کر سکا، تو اس ڈگری دار نے میرے قید کی درخواست کی، اور وہ منظور ہو کر میں دو ماہ  
 جیل جے پور میں بزمہ دیوان قید رہا، اور اس قید کے زمانہ میں میں نے مکتوباتِ شریف کا خلاصہ  
 بزبانِ اردو تیار کیا، مجھ کو جب کبھی کوئی سخت دشواری پیش آتی، تو میں اپنے پیر حضرت محمد علی شیرخان  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر جنابِ حق تعالیٰ متوسل پیرانِ عظام عرض کرتا، تو اکثر  
 اوقات ایسا دیکھا، کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 فرماتے ہیں، اور حضرت صاحبِ حضور کی جناب میں عرض کر رہے ہیں، تو کبھی حضور مسکرائے ہیں، اور  
 کبھی وعدہ فرمایا، تو خداوند تعالیٰ نے ویسے ہی میرے کام انجام کو پہنچا دیئے، لیکن اس اجراءِ ڈگری

کے وقت جب عرض کیا تو یہ دیکھا، کہ حضور اور حضرت صاحبِ دُونوں خاموش اور غمگین ہیں، بعد افاقہ میں سمجھ گیا، کہ مرضی حق یہی ہے، کہ تو جیل جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، "فَعَلَّ الْحَكِيمُ مَا يَجْتَلُوا عَنْ الْحِكْمَةِ" میرے اس جیل جانے سے میرے نفسِ فرعون کی اصلاح اور حضرت مجددِ اہلِ ثانیؑ کی اتباع ہو گئی، اور یہ نیک کام وہاں ہی پورا ہوا، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر دوستوں کو اور مجھ کو پڑھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور میرے لئے ذریعہ نجات ہو، بزرگوارانِ اہلِ علم کی خدمت شریف میں عرض ہے، کہ مجھ سے کوئی بات بتاؤ، بے بشریت زیادہ کم یا بھول و چوک ہو گئی، ہو تو معاف فرمائیں، اور دعائے خیر کریں، اور میں نے مثنوی مولینا رومی رحمہ اللہ کا بھی خلاصہ اپنی حیثیتِ فہمید کے موافق کیا ہے، اور حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ کا جو مثنوی سے مقصود ہدایتِ خلق اور ترکِ دنیا اور قربِ خدا ہے، اونسی اشعار کو اسی فارسی زبان میں لکھا ہے، لیکن ان اشعار کے مقابلہ میں بزبانِ اردو مطلب اور خلاصہ درج کر دیا ہے، اور میں نے ترجمہ اشعار اردو کا اس واسطے نہیں کیا، کہ جو فیضان اور برکات اور جذباتِ حضرت کے خود زبان سے نکلے ہوئے اشعار میں ہیں، وہ ترجمہ میں نہیں ہو سکتے، انشاء اللہ اہلِ علم اہلِ ذوق اس خلاصہ مکتوبات و خلاصہ مثنوی کو پڑھ کر بہت محظوظ و مسرور ہوں گے، اور مجھ کا دم ازلی محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی جے پوری کے لئے دعا و مغفرت فرمائیں گے،



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرِّ لَانِي مَعْنِي

مُخَلَّصَةٌ

مکتوبہ امام ربانی حضرت مجدد دانی و سرفہ السامی

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اسمہ و الظاہر کی تجلیات کا ظہور ہر شے میں معلوم ہوا، اس کے بعد تجلیات پوشیدہ ہو گئیں اور فنا ظاہر ہوئی، اور انانیت اور نفسانیت وغیرہ جاتی رہیں، اور اسلام حقیقی کے آثار اور شرک خفی کے دور ہونے کی علامتیں ظاہر ہوئیں،

آگاہی۔ منجانب خلاصہ کنندہ محمد ہدایت علی، جہاں لفظ آگاہی آویگا، وہ میری طرف سے بطور اطلاع یا شرح کے ہوگا، یہ مکتوب حضرت کا زمانہ ابتدائی میں حضرت نے اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ہے، جب کہ فنا و بقا کا حال آپ پر گذر رہا تھا،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

جس قدر فنا پوری طور پر سالک کو ہوگی، اسی قدر بقا بھی اس کو پوری طور پر ہوگی، اور جس قدر بقا زیادہ کامل طور پر ہوگی، اسی قدر صحو بھی زیادہ ہوگا، کیونکہ کمال صحو حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے تھا، اور جس قدر صحو زیادہ ہوگا، اسی قدر شریعت حقہ کے موافق علوم کا فیضان ہوگا اور جو معارف و علوم حضرات انبیاء علیہم السلام سے صادر ہوئے، میں وہ شریعت کے احکام اور عقائد ہیں جو ذات و صفات الہی کے بارے میں فرمائے ہیں، اور ان احکام ظاہری کی مخالفت اگر کسی نے کی ہے، تو حالت سکیم میں کی ہوگی،

آگاہی۔ بعض اولیاء اللہ سے جو کلمات خلاف شرع شریف سرزد ہوئے ہیں، وہ آٹھ اجاں میں بوجہ غلبہ کبر سرزد ہوئے ہیں، جو قابل گرفت نہیں، وہ لوگ بوجہ حال مغذور ہیں، ان کے الفاظ سکر سے خالی نہیں، اور جو بلا حال ان کلمات کو کہے وہ کفر سے خالی نہیں، مثلاً۔ جیسے انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی، وغیرہ وغیرہ،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

بعض لوگ مقربین کے طریق کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے انکا حال ابرار کے طریق پر ہے، آگاہی۔ مقربین اعلیٰ درجہ کے اولیاء اللہ ہوتے ہیں، ان کی عبادت اور جملہ حسنات رضا حق کے لئے ہوتی ہیں، اور ابرار کی حسنات عبادت طلب جنت و نجات و دنیا کے لئے ہوتی ہیں، ابرار عابدین میں ہیں، اور مقربین عارفین میں ہیں، حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا

فرق بتلایا ہے

سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ  
سیر ذہد ہر شب یک روزہ راہ  
(عش معلیٰ)

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

ماہ رمضان المبارک کو قرآن شریف سے نہایت مناسبت ہو، اور قرآن مجید تمام ذاتی و شیون لائے  
کا جامع ہے، اور حقیقت محمدی اس کا ظل ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس ماہ میں نازل  
ہے، اور اسی وجہ سے یہ مہینہ تمام خیرات و برکات کا جامع ہے، جو خیرات و برکات سال بھر تک کسی کو  
پہنچتی ہیں، وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں کے دریا کا قطرہ ہے، اس ماہ کی جمعیت سال بھر کی جمعیت  
ہے، اور اس ماہ کا فرقہ سال بھر کا فرقہ ہے، حقیقت محمدی درمیان خالق و مخلوق کے برزخ کبریٰ ہے،  
تقرب ذات بے پردہ صفات ہے،

آگاہی۔ حقیقت محمدی کو قابلیت اولیٰ حقیقت استحقاق، نور اول، برزخ کبریٰ عقل کل بھی

کہتے ہیں،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

رسالہ سلسلہ الاجراء کو دیکھ کر بعض علوم لکھڑا رسالہ خدمت کئے ہیں، چاہیں تو شامل فرمائیں  
آگاہی۔ یہ عریضہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

لے ذات حق و صفات حق کی درمیانی حقیقت،

# مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

جمال عین جلال ہے، اور جلال عین جمال ہے، فنا سے مراد ماسوائے اللہ کا فراموش ہو جانا ہے، جب تک علوم جہل مطلق کے ساتھ متحقق نہ ہو جائیں، فنا کا کچھ حصہ بھی حاصل نہیں ہوتا، حیرت و جہل دائمی ہے، یہ کبھی زائل نہیں ہوتی، بعد فنا و بقا سا لک اپنے ہی میں جہل پاتا ہے، اور اپنے ہی میں علم اپنے ہی میں شہود پاتا ہے، اور اپنے ہی میں حیرت، عین بحالت نادانی شعور میں ہے، اول عین حیرت کے وقت حضور میں ہے، یہی مرتبہ حق الیقین کا ہے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اہل اللہ بعد فنا و بقا جو کچھ دیکھتے ہیں، وہ اپنے میں دیکھتے ہیں، اور جو کچھ پہچانتے ہیں، وہ اپنے میں پہچانتے ہیں، اور ان کی حیرت ان کے وجود میں ہے، پہلے جو بلا مہیبت آتی تھی، اس سے خوشی ہوتی تھی، اور جب سے مقام بقا میں عالم اسباب میں اس طرف آیا ہوں، تو ہر تکلیف سے تکلیف اور ہر صدمہ سے صدمہ اور ہر چیز کے جانے کا افسوس ہوتا ہے، اور اپنی عاجزی اور محتاجی پر نظر پڑی ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ سابقہ حالات مسکے کے سبب سے تھے، صحو کی حالت میں عجز اور محتاجی، اور خوف و حزن غم و شادی جیسے عام لوگوں کو ہوتا ہے، اور یہی مجھ کو ہوتا ہے، اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعائیں بوجہ امر کے نہیں تھیں، بلکہ عجز و احتیاج ہی خوف و حزن کے سبب سے تھیں،

انگاہی۔ آثار حالت فنا و بقا میں سا لک ہر جمال ہو یا جلال، تکلیف ہو یا راحت، مثبت ہو یا خوب، دوست ہو یا دشمن، سب کو منجانب اللہ یا فعل خدا جان کر حظ حاصل کرتا ہے، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

گرچہ تیرا زکماں بھی گزرو، از کماں دار بیند اہل خرد،  
 صرف قال ہو اولیا نہیں نبیا، یہ حال حقیقہ کسی پر گزرے، جب جماعت اولیا اللہ میں شمار کیا جاتا ہے  
 حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-  
 قال را بگذار مرد حال شو، پیش مرد کاٹے پامال شو،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

نہ میں خود اپنا وجود پاتا ہوں اور نہ عالم کا، اور یہ حالت دائمی ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 کو دیکھا، فرماتے ہیں، کہ ہم تجھ کو آسمانوں کا علم سکھانے کو آئے ہیں، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں  
 عرض کیا ہے،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

جب سے مقام بقائیں آیا ہوں، عجیب غریب علوم و معارف پے در پے وارد ہو رہے ہیں جو  
 اصطلاح صوفیہ میں قرار دی ہیں، اور مشہور ہیں، ان کے خلاف اور علمائے شریعت کے موافق ہیں  
 صوفیہ نے جو مسئلہ وحدت وجود اور اس کے جو کچھ حالات بیان کئے ہیں، ابتداءً ان حالات سے  
 مشرف ہوا، اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ ہوا، اور اس مقام سے کئے درجے اوپر لے گئے، لیکن وہاں  
 علمائے شریعت کے تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے، اور اولیا اہل حال کی تائید نہیں ہوتی، یہ مکتوب  
 بھی اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

# مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

میں اپنے میں کوئی بھلائی سوائے برائی کے نہیں پاتا ہوں، میرے تمام اعمال لائق قبول نہیں، اور میری استغفار بھی میرے تمام گناہوں کے مانند گناہ ہے، اس کا مرض ذاتی ہے جو کسی کو قبول نہیں کرتا، جو چیز ذاتی ہوتی ہے، وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی، عسیا ہی از جہشتی کے رو دکہ خود رنگ است

چونکہ بندہ شرمساز ہے، اس لئے اسما و صفات الہی خیر محض کے لئے ضد ہونا چاہئے تھا، بایں وجہ خیر محض کا آئینہ شرمساز انسان ٹھہرا ہے، اور پوری ظلمت کی وجہ سے حقیقت انسان میں پورا عکس خیر کا ظہور ہوا اور انسان کمال ذم والا بوجہ حامل عکس اسما و صفات کمال خیر والا بنایا گیا ہے، اور انسان چونکہ جامع شر تھا، اپنی حقیقت شر کو حقیقت پوری طور پر جان کر حق عاجزی ناچیزی نیستی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوا، تو انتہائے عاجزی فروتنی نیستی ظلمت کے مقابلہ میں انعام خداوندی زیادہ عطا ہو کر مَنَابِئِ آدَمَ کا خلعت عطا کیا گیا، اس لئے مقام عبدیت تمام مقامات سے بالاتر مقام ہے اس مقام عبدیت کے میدان میں تیز رفتار شہسوار دین و دنیا کے سردار اور اولین و آخرین کے سردار جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور جس کسی کو محض اپنے فضل سے یہ دولت بخشنا چاہئے، تو اس کو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال اتباع عنایت فرماتے ہیں، اور اس وسیلہ سے بلند درجوں پر بیجاتے ہیں، (کمال شرف و تقص علم ذوقی ہے)، جو لوگ اپنے کو محض مولا جانیں، اور یا اسکی صفات کو اپنی صفات جانیں محض اسکا ذوق ہے، خدا کی شان بلند اور برتر اور ہر حلول و اتحاد سے منزہ اور مبرا ہو، آگاہی اس مکتوب میں حضرت نے اپنا عجز اور بشری کی بشریت اور ترقی کے وجوہات

تاریخ فرشتہ بین یہ مکتوب شخص ضرورت سے لکھی ہے۔

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

عجب بات ہے کہ دوری کا نام قرب اور فراق کو اصل کہتے ہیں، گو بار حقیقت اس کی  
فہم میں قرب وصال کی فہمی کی طرف اشارہ ہے، پس اسی واسطے ہمیشہ کا غم اور نگرہ و استغیر ہے  
مراد کو بھی خرمیں بطور مدد ہوتا پڑتا ہے، عربیہ تمام عملی التزیلہ و سلم کو بھی باوجود مراد ہونے کے مرید  
ہونے کا حالہ خدا سے کرنا ضروری ہوا، ثبوت بخت کے بوجھ کو اٹھا سکے ہیں، مجبوروں کو اس  
بوجھ کا اٹھانا مشکل ہے،

آگاہی۔ حضرت نقشبندیہ کے نزدیک جو لوگ تجلیات اسما و معانی سے مشرف ہوتے  
ہیں، اس کو حقیقہ محقق عرفا دور می از ذات کہتے ہیں، اور ذات میں جیسے اور کی اور جمل پیدا ہوتا  
ہے، اس کو قرب کہتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، ہر چہ دیدہ شد و  
نشیدہ شد و دانستہ شد آن ہمہ غیر است!

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

قرب حق یا انکشافات علوم کے واسطے دو چیزیں ضروری ہیں، ایک اپنے کو جہت تصور  
جاننا، دوسرے شیخ مکمل مجذوب کی جس نے سلوک طے کر لیا ہو، اسکی صحبت، میرا کوئی نیک عمل ایسا  
نہیں جو تہمت سے خالی ہو، اور کوئی عمل ایسا نیک نہیں پاتا کہ فرشتہ داہنے ہاتھ والا اس کو لکھے اور

ہر شخص کو جو اس جہان میں ہے حتیٰ کہ کافر فرنگ اور ندیق ملحد کو اپنے سے کئی درجہ بہتر جانتا ہے اور ان سب سے بدتر اپنے کو جانتا ہے،

اگاہی۔ یہ ہے حقیقت سلوک اور اقرابتِ خدا کا ثبوت، اسی واسطے حضرت سعدیؒ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قصہ میں فرمایا ہے،

ازان بر ملا نک شرف داشتند کہ خود را بہ از سنگ پنداشتند،

ایک مقام عالی منکشف ہوا اور میں وہاں پہنچا، تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت ذی النورین کا ہے اس سے اوپر مقام حضرت عسمر فاروق کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے، اوکے اوپر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے، اور اس کے اوپر کوئی مقام کسی کا نہیں ہے، نہ کوئی مقام ہے، اپنے مشائخ میں سے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کو ہر مقام میں اپنے ساتھ پاتا تھا، اور دوسرے خلفاء کا بھی ان مقام میں عبور واقع ہوا ہے، سو اسے عبور اور مقام اور مرد اور ثبات کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ مکتوب حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کیا ہے،

## مکتوب ۱۲

بخدمت حضرت خواجہ رح

وہ علوم جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام سے تعلق رکھتے ہیں، خداوند تعالیٰ نے اپنی عنایت سے سب ظاہر کر دیئے، اور ایسی کوئی چیز نہیں رہی، کہ جس کا اولیا اللہ نے نشان دیا ہے، وہ مجھ کو نہ دکھائی گئی ہو، جو کوئی خدا کی جناب میں قبول ہوا ہے، فضل سے ہوا ہے، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے،



## مکتوب ۱۳

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

سیرالی اللہ چاس ہزار برس کی راہ ہے، قرآن شریف اس کا شاہد ہے، انجکویہ سب خدا نے  
 دکھایا، اور جملہ علوم کشفی شریعت کے مطابق ہیں، ظاہر شریعت سے سر مو مخالفت نہیں دیکھی، بعض صوفیہ  
 نے جواز روئے کشف کے خلاف شریعت بیان کیا ہے، یہ سہوا اور سکر کی وجہ سے ہے، باطن ظاہر  
 شریعت سے کچھ مخالف نہیں ہے، اثنائے راہ میں سالک کو مخالفت معلوم ہوتی ہے، منہتی کو مخالفت  
 نہیں دیکھتی، علما اور اولیاء اللہ میں صرف یہ فرق ہے، کہ علما بدلیل علم کے جانتے ہیں، اور صوفیہ بذریعہ  
 کشف اور فوق کے جانتے ہیں،

## مکتوب ۱۴

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

ترقی مقامات میں سوائے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ہے، حضور نے جو فرمایا تھا کہ تجھ  
 میں صفت محبوبیت کے معنی نہ ہوتے، تو مقصود تک پہنچنے میں بہت توقف واقع ہوتا، اس  
 ارشاد کی بنا پر بہت کچھ امید ہے،

## مکتوب ۱۵

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

بندہ مدتوں سے اسکو ڈھونڈتا تھا، تو اپنے آپ کو پاتا تھا، اس کے بعد اپنے آپ کو ڈھونڈتا

تھا، تو اس کو پاتا تھا، اب اس کو گم کیا ہے، لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے، باوجود گم کرنے کے اس کا  
 ڈھونڈنے والا نہیں ہے، اور باوجود ثابث ہونے گم کرنے کے اس کا چاہنے والا نہیں ہے، علم  
 کی رو سے حاضر و مقبل ہے، اور از روے ذوق کے غائب و فاقد و معرض ہے، اس کا ظاہر بقا  
 ہے، اور باطن فنا، عین بقا میں فنا ہے، اور عین فنا میں باقی، لیکن فنا علی ہے، اور بقا ذوقی ہے،  
 آگاہی۔ یہ فنا و بقا خاص کے حالات و واقعات ہیں،

## مکتوبات

بخدمت حضرت خواجہ رحمہ

ایک سالہ دوستوں کے اصرار پر جس میں ضروری نصیحتیں طریقت کی ہیں، ارسال خدمت  
 کیا جائے گا، یہ رسالہ بڑی برکتوں والا ہے، اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا، کہ حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بہت سو مشائخ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور اس  
 رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں، اور اپنے کمال کرم سے اس کو چومتے ہیں، اور  
 مشائخ کو دکھاتے اور فرماتے ہیں، کہ اس قسم کے اعتماد حاصل کرنے چاہئیں، اور وہ لوگ جنہوں نے  
 ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے، وہ توراتی اور متنازہ ہیں اور عزیز الوجود ہیں، اور آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں، اور کمال کرم سے چومتے ہیں، اور اسی مجلس میں آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار سے ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کو شائع کر، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ  
 اللہ علیہ کی مقبولیت دکھیو، تمام مشائخ کے مقامات پر ماسما اللہ عروج حاصل ہوا،

گلے برونڈیزیں دہلیزہ پست، بدان درگاہ والا دست بردوست،

اس اثناء میں اگر مشائخ کی روحانیت کے توسط کو گنتے لگون، تو بات لہی ہو جائے مقامات لہی

کو مراد ہی کے لئے طے کرنا مخصوص ہے، مریدِ عمرِ نوح میں بھی طے نہیں کر سکتا،  
(جو خدا کو خود چاہے)

(جو خدا کو خود چاہے)

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ بحال محل مقام عروج و نزول  
کی بابت عرض کیا ہے، تفصیل بالکل نہیں ہے،

## مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

جب تک حالات و واردات ظاہر ہوتے تھے، عرض کرتا تھا، لیکن جب حق تعالیٰ نے حضور  
کی توجہ کی برکت سے احوال کی غلامی سے آزاد کر دیا، اور تلون سے تلین کے ساتھ مشرف فرمایا  
توجرت و پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، اور وصل سے جدائی اور قریب سے بعد کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا  
اور معرفت سے نادانی اور علم سے جہل کے سوا کچھ زیادہ نہ ہوا، اس واسطے نیاز ناموں میں توقف ہوا  
اب حق الیقین سے مشرف فرمایا ہے، کہ جس جگہ علم و عین ایک دوسرے سے حجاب نہیں ہیں، اور فنا  
بقا، وہاں جمع ہیں، عین حیرت و بے نشانی میں علم و شعور ہے، اور نفس غیب میں حضور میں باوجود  
علم و معرفت کے جہل و نادانی کی زیادتی کے سوا اور کچھ نہیں، مقام ولایت سے اوپر مقام شہادت  
ہے، اور اس کے اوپر مقام صدیقیت ہے، اور اس کے اوپر مقام نبوت ہے، سلوک ولایت  
علوم استدلالی علماء کو کشفی اور اجمال کو مفصل کر دیتا ہے، کسی شخص نے حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ  
نقشبند رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے، تو فرمایا کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی کشفی

کشفی ہو جائے، ہاں راستہ میں بہت سے علوم و معارف ظاہر ہوتے ہیں، جن سے گذرنا پڑتا ہے،  
 علوم و معارف اہر بہاری کی طرح ایسے برس رہنے ہیں، کہ قوت بدر کہ ان کی برداشت کرنے سے  
 عاجز ہے،

## مکتوب ۱۹

بخدمت حضرت خواجہ رحم

اس مکتوب شریف میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو شخصوں کے وظیفہ دلا  
 کے لئے سفارش فرمائی ہے،

## مکتوب ۲۰

بخدمت حضرت خواجہ رحم

یہ مکتوب بھی اپنے حضرت صاحب کی خدمت شریف میں سفارش براے دلوانے وظیفہ مقرر  
 کے تحریر فرمایا ہے،

## مکتوب ۲۱

بنام شیخ محمد کی

جب تک وہ موت جو موت معروف کے پہلے ہے، اور اہل اللہ اس کو فنا سے تعبیر کرتے  
 ہیں، تاہم نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچنا محال ہے، بلکہ آفاقی جھوٹے معبودوں اور نفسی  
 ہوائی خداؤں کی پرستش سے نجات نہیں مل سکتی، اور نہ اسلام کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے، اور نہ ہی  
 کمال ایمان میسر ہو سکتا ہے،

اور بزرگوں کے یہاں سالک انتہا ولایت میں ایک مرتبہ مثل برق کے تجلی ذات سے

مشرف ہوتا ہے، اور حضرات نقشبندیہ کے یہاں یہ تجلی دائمی نصیب ہوتی ہے، پس ان بزرگواروں کی نسبت تمام نسبتوں سے قوی تر اور ان کا کمال تمام کمالوں سے بالاتر ہے پس جس طرح ولایت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام پیغمبروں کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اسی طرح ان بزرگواروں کی ولایت بھی تمام اولیاء قدس سرہم کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اور کس طرح بڑھ کر نہ ہو، جب کہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، ہاں بعض اکابر اولیاء کو یہ نسبت نصیب ہوئی ہے لیکن وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سے اقتباس ہے،

## مکتوب ۲۲

بنام شیخ عبدالمجید لاہوری،

روح نے جسم و نفس انسانی سے تعلق خاص پیدا کیا ہے بعد تعلق یعنی اس عالم میں اگر خدا کو یاد کیا تو خود ترقی پا کر ولایت حاصل کی، اور اس کی ہمسائیگی میں نفس میں بھی صفائی اور بھلائی پیدا ہو کر خلق خدا کو ہدایت کی اور فیضان اور انوار الہی سے مشرف ہوئی اور فقہ فاضل و فورا عظیم اسکی نصیب ہوا، اور اگر اپنی حقیقت کو اور مقصود پیدائش کو بھول گئی، تو نفس کی ظلمت میں مبتلا ہو کر فقہ فضل ضلالتا بعید اسکی نصیب ہے، روح کو ظلمت انسانی بھی باعث ترقی معلوم ہو کر اس پر مبتلا ہوئی، جیسے جب آئینہ کو صاف کرتے ہیں تو اس پر اول مٹی ملدیا کرتے ہیں، مٹی ملنے کے بعد صفائی آئینہ زیادہ ہو جایا کرتی ہے، اسی طرح روح کی ترقی کے واسطے احتیاط نفس انسان باعث ترقی و خوبی ہے،

## مکتوب ۲۳

بنام عبدالرحیم خان خانان

دنیا آخرت کی کھیتی ہے، پس افسوس ہے اس پر جس نے اس میں نہ بویا، اور اپنی استعداد

کی زمین کو بیکار بنے دیا، اور اپنے اعمال کے تخم کو ضائع کر دیا، اور جاننا چاہئے کہ زمین کو ضائع اور بیکار کرنا دو طرح ہے، ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوسے، دوسرے یہ کہ اس میں ناپاک اور خراب بیج ڈالے، پہلی قسم کی نسبت دوسری قسم زیادہ ضرر رساں ہے، اور بیج کا ناپاک اور خراب ہونا پیر ناقص سے بہت ہونا ہے، کیونکہ پیر ناقص میں حرص ہو اور غیرہ ہوتی ہیں، وہی باتیں طالب میں پیدا ہوں گی، اور وہ خود صراطِ مستقیم سے گمراہ ہے، اور وہ کو بھی گمراہ کرے گا، اور شیخ کامل مثل اکبر کے ہے، اس کی نظر دو اور اس کلام شفا ہے، اور بعض مشائخ نے جو غلبہ سکرم میں کفر اور زنا وغیرہ کی تعریف کی ہے تو اس کا مفہوم ظاہر سے پھیر کر تاویل اور توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، کیونکہ اہل سکرم کا کلام اچھے مفہوم پر حمل کیا جاتا ہے، اور وہ بزرگوار بوجہ حالت سکرم کے معذور ہیں، اور نویں ہوش کا کلام خلاف شرع عقل و شرع کے نزدیک قابل گرفت ہے،

## مکتوب ۲۴

بنام محمد سیلج خان

مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں خدا کے سوا کسی کی محبت نہ ہو، اور اس کے سوا کسی کا طالب نہ ہو پس ایسا شخص اللہ کے ساتھ ہے، اگرچہ ظاہر میں خلق کے ساتھ مشغول ہے اور کائنات باری صوفی کی یہی شان ہی، مقرب نیکیاں رضائے حق کے لئے کرتے ہیں، اور برابر اپنی خواہش کے واسطے نیکیاں کرتے ہیں، اور علیٰ ہذا سب کام مقربین اور برابریں کے اسی کے موافق ہوتے ہیں،

## مکتوب ۲۵

بنام خواجہ جہان

سب کمالات کا حاصل ہونا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور ان کی خلفائے راشدین

کی اتباع پر منحصر ہے، کیونکہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب ہیں، جس نے ان کی پیروی کی اوس نے ہدایت پائی، اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہوا،

## مکتوب ۲۶

بنام حاجی محمد لاہوری

حدیث قدسی میں ارشاد ہے، خبردار ہو کہ ابرار کا شوق میرے دیدار کے لئے حد سے بڑھ گیا اور میں اُن سے بھی زیادہ ان کے لئے مشتاق ہوں، اللہ تعالیٰ نے شوق ابرار کے لئے ثابت کیا، اقربین کے لئے جو اعلیٰ مرتبہ کے اولیاء ہیں، نہیں فرمایا، وجہ اس کی یہ ہے کہ شوق ہمیشہ بحالت فریق و دوری کے ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل و قرب کے نہیں ہوتا، ابرار مشتاق اور خواہان قرب ہیں، اور وصل سے محروم ہیں، اس لئے شوق باقی ہے، اور جو ابرار چاہ رہے ہیں، اوس سے مقرب فارغ ہو چکے ہیں، علاوہ ازیں بندگان خاص انخاص میں شوق اس واسطے بھی نہیں رہتا، کہ وہ مقامات صفات کو اور شیونات ذات کو طے کر کے تجلیات ذات سے مشرف ہوئے ہیں، اور ذات الہی میں سوائے حیرت اور ہبل کے کچھ نہیں ملتا، اور بحالت حیرت و ہبل کے سوائے ناامیدی کے کچھ حاصل نہیں، اور حالت ہبل و حیرت میں شوق نہیں ہوتا، اور جب تک آدمی وجد و تواجد و ذوق و شوق میں ہے، وہ ابھی تک قرب ذات میں نہیں پہنچا ہے،

## مکتوب ۲۷

بنام خواجہ عمک

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں، کہ ہماری نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر

نسبت سے مراد ان کی حضور و آگاہی ہے، اور حضور ان کے نزدیک وہ معجز ہے، جو حضور نے غیبت سے جس کو یادداشت سے تعبیر کرتے ہیں، اور فقیر کے نزدیک یادداشت تجلی ذات بے پردہ صفات و شیون و اعتبارات سے مراد ہے، اور دیگر مشائخ اس تجلی سے اولیا کو مشرف ہونا فرماتے ہیں، مگر بہت تھوڑے وقت میں مثل برق کے اور حضرات نقشبندیہ اس کو دائمی فرماتے ہیں،

## مکتوب ۲۸

بنام خواجہ عمک

خواجہ عمک آپ نے یاد فرمایا خوشی ہوئی، لیکن فقیر نے جب اپنے آپ کو اس لائق نہ پایا، تو ناچار گوشہ تنہائی میں پوشیدہ ہوا، اور قرب سے بھاگ کر بعد میں آرام لیا، اور اتصال سے انفصال کے ساتھ قرار پکڑا، اور جب آزادی میں گرفتاری دیکھی، تو ناچار گرفتاری کو اختیار کیا،

## مکتوب ۲۹

بنام شیخ نظام تھانیسری

ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل قائل نیت سے ادا کئے جائیں، اور خواہ نفل از قسم نماز و روزہ و ذکر و فکر وغیرہ وغیرہ ہوں، حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، کہ تمام شب کے جگنے سے بہتر ہے کہ تمام شب سوئے اور نماز صبح باجماعت ادا کرے، زکوٰۃ کی نیت سے ایک دانگ کا دینا بہتر ہے، اس سونے کے پہاڑ سے جو بطریق صدقہ نفل دیا گیا ہے، اور مرید کا پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے، اسکی برائی آفتاب سے زیادہ روشن ہے،



## مکتوب

بنام ملا محمد صدیقی

بچوں کی نسبت کیا بیان کرے، اور محدث قدیم سے کیا ڈھونڈھے، اور مکانی لامکان میں کب تک دوڑے، جو سیر اپنے سے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہے، اور جو سیر اپنی ذات میں پائے، وہ سیر نفسی ہے، سیر آفاقی سیر نفسی کے لئے اسباب ہے، ورنہ مقصود سیر سیر نفسی ہے سیر آفاقی میں علم یقین حاصل ہوتا ہے، اور سیر نفسی میں حق الیقین نصیب ہوتا ہے، جس جگہ لفظ سہو کا استعمال کیا جاتا ہے، وہ تنگی عبارت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ وہ ذات پاک بچوں و بچیوں ہی کو بے شہدہ و بے مانند ہے،

اتصال بے تکلیف و بے قیاس ہست رب اناس را با جان ناس  
سیر نفسی بعد فنا، کامل و بقائے اکمل کے نصیب ہوتی ہے، بعض کو جو استغراق و نیستی کے سبب فنا و بقا معلوم ہوتی ہے، حضرات نقشبندیہ اس کو وجود و عدم سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ حالت فنا سے پیشتر ہے، اور اسکو زوال ہو سکتا ہے، کبھی اس سے یہ حالت نئے لیتے ہیں، اور کبھی اسکو دیدیتے ہیں، اور فنا، کامل اور بقا، اکمل کے بعد جو ولایت ہے، وہ زوال سے محفوظ ہے، عشق و محبت مقصود نہیں ہیں، بلکہ اس سے تعلقات دنیا کو منقطع کرنا ہے، اور عبودیت کے لئے ذریعہ ہیں، بندہ جب خالص بندہ ہوتا ہے، کہ اس کو ماسوا کی گرفتاری سے نجات ملے، ولایت میں سب سے اعلیٰ درجہ بندہ کے لئے مقام عبودیت ہے، اس سے آگے کوئی مقام ترقی نہیں ہے،



## مکتوب

بنام شیخ صوفی

شیخ صوفی صاحب آپ کی مجلس میں شیخ نظام الدین تھانیسری کے کسی درویش نے فقیر کی نسبت ایسا بیان کیا کہ فقیر وحدت وجود کا انکار کرتا ہے، اسلئے آپ کی طرف یہ حال لکھا ہوں تاکہ لوگ میری طرف سے بدظنی میں نہ پڑ جائیں،

فقیر کا اعتقاد بچپن سے اہل توحید کا مشرب تھا، اور فقیر کے والد بزرگوار قدس سرہ نظر اہر اسی مشرب پر ہوئے ہیں، اور باطن میں پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود مرتبہ بے کیفی کی جانب رکتے تھے، ان کا اشتغال ہمیشہ اسی طریق پر رہا، اور اس مضمون کے موافق کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے، فقیر کو اس مشرب سے از روئے علم کے بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی، یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ارشاد و ہدایت کے پناہ والے حقائق و معارف کے جاننے والے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ و مولیٰ قبلہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت و صحبت نصیب کی، اور انہوں نے فقیر کو طریقہ نقشبندیہ تعلیم فرمایا، اور اس مسکین کے حال زار پر بڑی توجہ فرمائی، اس طریقہ علیہ کی مشق کے بعد تھوڑی مدت میں توحید وجودی منکشف ہو گئی، اور اس کشف میں حد سے زیادہ ترقی ہوئی، اور اس مقام کے علوم و معارف بہت ظاہر ہوئے، اور اس مرتبہ کے دقائق میں شاید ہی کوئی دقیقہ رہ گیا ہو، جس کو فقیر پر منکشف نہ کیا ہو، اور شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کے دقائق کو جیسے کہ چائے ظاہر فرمایا، اور جس تکلی ذات کے بارے میں حضرت شیخ نے فرمایا ہے، کہ اس سے آگے عروج نہیں ہے، اس سے بھی مشرف فرمایا، اور سکر اور غلبہ حال اس توحید میں اس درجہ تک پہنچا

کہ بعض بیوضوں میں جو خواجہ حضرت کی خدمت میں لکھے تھے، یہ اشعار لکھدئے،

اے دریا کس شریعت ملت اعمالی است ملت ماکا فری دملت ترسانی است

کفر و ایمان زلف دروگان پری یابی است کفر و ایمان ہر دو اندر راہ مایکتانی است

حکم پر چلنا شریعت کے یہ کام اچھائیں <sup>ترجمہ</sup> ملت عشق حقیقی سے کوئی اچھا نہیں

روئے زلف یا رہی نور دل و ایمان امتیاز حق و باطل عشق میں نقصان سے

یہ حال بہت برسوں تک طاری رہا، ناگاہ عنایت خدا شامل حال ہوئی اور یونہی و بگپونی کے پڑھنے

ڈھانپنے والے پردہ کو دور کر دیا، اور وہ علوم جو اتحاد اور وحدت وجود کی خبر دیتے تھے، زائل ہونے لگے

اور یہ معلوم ہوا کہ ان علوم کا جو وحدت وجود میں ظاہر ہوئے تھے، علم ذات و صفات سے اس کا کچھ تعلق یہ

ہے، بلکہ جو علوم علمائے حقانی شریعت نے بیان فرمائے بالکل صحیح و درست ہیں، اللہ تعالیٰ ان علمائے

شریعت کو جزائے خدا خدا ہے، اور عالم عالم ہے، حق تعالیٰ یونہی و بگپوں ہے، اور یہ عالم ہر امر چوں سے

داعیہ ہے، چوں بے چوں نہیں ہو سکتا، حادثہ قدیم نہیں ہو سکتا، انقلاب حقائق

عقل اور شرعی طور پر محال ہے، حاصل کلام یہ ہے، کہ خطائے کشفی خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے

کہ جس سے ملامت اور عتاب رنج ہے، بلکہ ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ اس کو حق میں ثواب

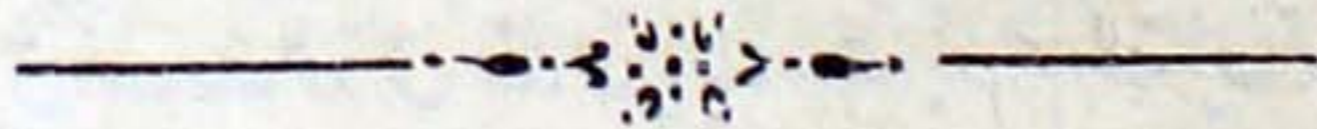
ہے، البتہ اس قدر فرق ہے کہ مجتہد شریعت کے مقلد مجتہد کا حکم رکھتے ہیں، اور خطا کے ہو جانے پر بھی

صواب کا ایک درجہ پالیتے ہیں، برخلاف اہل کشف کے مقلدوں کے کہ معذور نہیں ہیں، اور خطا کے

ہو جانے سے درجہ صواب سے محروم ہیں، کیونکہ الہام اور کشف غیر رحمت نہیں، اور مجتہد شریعت کا قول

غیر پر حجت ہے پس تقلید اول یعنی اہل کشف کی تقلید خطا کے احتمال پر جائز نہیں، اور تقلید ثانی یعنی

مجتہد شریعت کی تقلید خطا کے احتمال پر جائز بلکہ واجب ہے،



## مکتوب ۳۲

بنام شیخ حسام الدین احمد

حضرت پیر و شکر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا ہے، میں کیا لکھوں اور کوئی کیا سمجھے گا، ہر مقام کے لئے علم و معارف جدا ہیں، اور احوال مواجید جدا کسی مقام میں ذکر و توجہ مناسب ہے، کسی میں تلاوت قرآن، کسی میں نماز، کسی میں جذبہ کسی میں سلوک کسی میں <sup>دو</sup>یو تو دوتیں ملی ہیں، اور کوئی مقام جذبہ اور سلوک دونوں جہتوں سے الگ ہے، یہ مقام نہایت عجیب ہے، اس مقام میں حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم متنازہ ہیں، اس مقام والے کے لئے دوسرے مقام والوں سے پورا پورا امتیاز ہے، اور یہ نسبت اصحاب کرام رض کے بعد حضرت محمد صلی علیہ السلام میں پوری جلوہ گر ہو گی یہ نسبت صحابہ رضوان اللہ علیہم جمعین کو بہ برکت صحبت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملی ہے، اور یہ نسبت صحابہ میں آہستہ آہستہ کمال کو پہنچی ہے اور ہو سکتا ہے، کہ کسی امتی کو بھی اس سے مشرف فرمائیں لیکن بتبعیت اون کے،

## مکتوب ۳۳

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

علماء کے لئے دنیا کی محبت اور رغبت ان کے جمال کے چہرہ کا بد نما داغ ہے، مخلوقات کو اگرچہ ان سے بہت فائدہ پہنچتا ہے لیکن ان کا علم ان کے حق میں نافع نہیں، یہ علماء پتھر پارس کے مثال ہیں، کہ دوسروں کو چھوٹے ہی سونا کر دیتا ہے، اور خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے، اور دوسرے بانس اور پتھر کی آگ کہ جہاں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، مگر وہ اپنی آگ سے خود فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں، بلکہ بعض وقت بانس اپنی آگ سے خود ہی نقصان پا جاتا ہے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ علم ان کی نفس کے

حق میں مہتر ہے، کہ حجت کو ان پر پورا کر دیا، اور کیونکر مضر نہ ہو، وہ علم جو خداے تعالیٰ کے نزدیک عزیز اور موجودات میں اشرف ہے، اسکو دنیا کی مہتری کے مال و جاہ حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے، ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں، اور جاہ و مال کی محبت سے آزاد ہیں، علمائے آخرت سے ہیں، انہیں انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، کہ کل بروز حشر ان کی سیاہی خون شہداء کے ساتھ تولی جانی گی، اور بعض مشائخ بھی ایسے ہیں، کہ دنیا کے کاروبار سب کرتے ہیں، لیکن دنیا سے دلیں تعلق نہیں رکھتے جیسے حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے منیٰ کے بازار میں ایک تاجر کو دیکھا، کہ اس نے پچاس ہزار دینار کم و بیش کی خرید و فروخت کی، لیکن ایک نخطہ اس کا دل خدا سے غافل نہ ہوا،

## مکتوب

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

دونوں جہان کی سعادت کا نقد و وزن جہان کے سرور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر وابستہ ہو، وہ فلسفی جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحب شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا سرمہ نہ ڈالا، عالم امر کی حقیقت سے اندھا ہے، چہ جائیکہ اس کو مرتبہ و جوب کا شعور ہو، اسکی کوتاہ نظر عالم خلق پر لگی ہوئی ہے، اور وہ بھی نا تمام، جو اہر خمسہ جو اہل فلسفہ نے ثبوت کئے ہیں، سب عالم خلق میں ہیں، نفس و عقل کو جو مجردات سے گنتے ہیں، یہ ان کی نادانی ہے، نفس ناطقہ خود ہی نفس امارہ ہے، جو تزکیہ کا محتاج ہے، عالم امر سے اسکو کیا نسبت اور تجرد کو اس سے کیا نسبت اگر لطائف عالم امر قلب و روح امر خفی الخفی کو جو اہر خمسہ کہا جائے، تو مناسب ہے، کوتاہ نظری سے چند ٹھیکریوں کو جمع کر کے فلسفیوں نے ان کا نام جو اہر رکھا ہی، عالم امر کے جو اہر خمسہ کا ادراک کرنا اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل تابعداروں کو نصیب ہے،

جب عالم صغیر یعنی انسان میں عالم کبیر کا نمونہ ہے تو عالم کبیر میں بھی ان جواہر خمسہ کے اصول ثابت ہیں، انسان کے دل کی طرح عرش مجید عالم کبیر کے اور جواہر کا مبداء ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی عرش اللہ تعالیٰ کہتے ہیں، اور جواہر پنجگانہ کے باقی مراتب عرش کے اوپر ہیں، عرش عالم کبیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، جس طرح قلب انسان جو عالم صغیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، قلب اور عرش اگرچہ بظاہر عالم خلق میں ہیں، لیکن حقیقت میں عالم امر سے ہیں، اور زچو پنی اور زچکو پنی سے کچھ حصہ رکھتے ہیں، ان جواہر خمسہ کی حقیقت پر اطلاع پانا اولیاء اللہ میں سے کامل افراد کے لئے مسلم ہے، جو مراتب سلوک کو مفصل طور پر طے کر کے نہایت انہماک تک پہنچ گئے ہیں،

ہر گدا سے مرد میدان کے شود پشہ آخر سیلماں کے شود،

عالم امر کے حقائق کے انہماک سے رک جانا پڑتا ہے، ہر ایک شخص پوشیدہ معنوں کی باریکی نہیں سمجھ سکتا، علماء راہنہ جان سکتے ہیں،

جاننا چاہئے کہ ان جواہر کی ابتدا و صفات اضافیہ سے ہے، جو وجود اور امکان کے درمیان برزخ کی طرح ہیں، اور ان کے اوپر صفات حقیقیہ ہیں، جن کی تجلیات سے روح کو حقیقت حاصل ہے، اور قلب کا تعلق صفات اضافیہ سے ہے، اور ان کی تجلیات سے مشرف ہے اور ان جواہر علیا میں سے باقی جواہر جو صفات حقیقیہ کے اوپر ہیں، حضرت ذات تعالیٰ کے دائرہ میں داخل ہیں، اسی لئے ان تینوں مراتب کی تجلیات کو تجلیات ذاتیہ کہتے ہیں، ان کی نسبت گفتگو کرنا اچھا نہیں

قلم اینجا رسید سر شکرست

آگاہی مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علاوہ ان پانچ حسیات کے پانچ حسیات دیگر

فرمائے ہیں،

پنج گوہرِ داویم در درجِ سر  
پنج حسِ دیگرے ہم مستتر  
پنج حس ہست جز این پنج حس  
آں چو ز سرخ و این حتما چو تریں  
حسِ حیوان گر بیدے آں صور  
پایزیدے وقت بودے گا و تر

## مکتوب ۳۵

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

سیر و سلوک سے مقصود تزکیہ نفس امارہ ہے، تاکہ خواہشوں اور جھوٹے مبعودوں کی طرف تعلق نہ رہے، اور سوائے خدا کے کوئی مقصود نہ رہے، دینی مقاصد گرچہ نیک ہیں، اور اپرا ان کو جنت کے حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے کے لئے کرتے ہیں، اور مقربین ایسی نیت سے عمل کرنا بر جانتے ہیں، اور مقربین جو عمل کرتے ہیں، وہ رضاے حق کے لئے کرتے ہیں، ان کے لئے ایلام و انعام دونوں برابر ہیں، اگر بہشت کو چاہتے ہیں، تو اس کو مقامِ رضا جان کر چاہتے ہیں، اور اگر دوزخ کو پہنچتے ہیں تو اسکے غضب کی جگہ جانکر پہنچتے ہیں اور فنا مطلق بلا عشقِ شکر ت سوز کے حاصل نہیں ہوتی

عشق آن شعلہ است کو چوں بر فرو  
ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت  
تینج لا و قیاس غیر حق بر اند  
ورنگہ ز اں پس کہ بعد از لاج ماند  
ماند الا اللہ باقی جسہ رفت  
شاد باش اے عشقِ شکر ت سوز رفت

## مکتوب ۳۶

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل، اخلاص، جب تک یہ تینوں جزو متحقق نہ ہوں، شریعت

متحقق نہیں ہوتی، احوال و مواجید اور علوم و معارف جو صوفیا کو اثنائے راہ میں حاصل ہوتے ہیں، اصلی مقصود نہیں ہیں، بلکہ وہم و خیالات ہیں، جس سے طریقت کے بچوں کی تربیت کیجاتی ہے، طریقت اور حقیقت کی منزلیں طے کرنے سے یہ مقصود ہے، کہ (اخلاص حاصل ہو جائے)، جو مقام رضا کیلئے لازم ہے، تین قسم کی تجلیوں اور عارفانہ مشاہدوں سے گزار کر ہزاروں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت تک پہنچاتے ہیں، بے سمجھ لوگ احوال و مواجید کو اصلی مقصود جانتے ہیں، اور مشاہدات اور تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں، اسی واسطے وہم و خیالات کے قید میں گرفتار رہتے ہیں، اور شریعت کے کمالات سے محروم ہو جاتے ہیں، ہاں مقام اخلاص کا حاصل کرنا اور مرتبہ رضا تک پہنچانا احوال و مواجید کے طے کرنے اور ان علوم و معارف کے ثابت ہونے پر وابستہ اور منحصر ہے اور باقی باتیں مطلوب کے حاصل کرنے کیلئے وسیلہ ہیں، اس مطلب کی حقیقت حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فقیر پر دس سال کے بعد ظاہر ہوئی ہے،

## مکتوب

بنام شیخ محمد خیری،

طریقہ نقشبندیہ مثل اکیر کے ہے، اور سنت کی پیروی اس میں ضروری ہے، علوم و معارف مثل بہاری ابر کے برستے رہے، اور جو کام تھا، وہ تمام کمال کو پہنچا، اب سوائے اتباع سنت کے اور کوئی آرزو باقی نہیں ہے، آپ کو چاہئے، کہ اپنے باطن کو حضرات خواجگان قدس سترہم کی نسبت سے متور رکھیں، اور ظاہر کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری سے آراستہ پیرا ستہ رکھیں، ع

کار این است غیر این ہمہ بیچ



## مکتوب

بنام شیخ محمد خیرمی

جو کچھ حق تعالیٰ کی ذات بخت کے سوا ہے، اسکی تعبیر غیر سے کی گئی ہے، اگرچہ اسماء و صفات  
 ہوں، بعض سالکوں نے نہایت مطلب تک نہ پہنچ کر چوں کو بچوں تصور کیا ہے، اور شہود و معرفت  
 کو اس کی طرف دخل دیا ہے، علماء کے مقلد کئی درجہ بہتر ہیں عقائد میں، کیونکہ ان کی تقلید نور نبوت  
 قرآن و حدیث سے ہے جسکی طرف سہو و خطا کو راستہ نہیں، اور ناقص لوگوں کا مقتدا غیر صحیح یعنی  
 غلط کشف ہے۔

بین تفاوت راہ از کجاست تا کجا

کوئی بیوقوف یہ خیال نہ کرے کہ معرفت میں عام اور خاص اور مبتدی اور منتهی برابر ہیں، مبتدی کو  
 صرف علم ہی علم ہے، اور منتهی کو علم و معرفت ہے، اور معرفت سوائے فنا و بقا کے حاصل نہیں ہوتی  
 حضرت مولینا رومی فرماتے ہیں:-

بچ کس را تا نباشد این فنا نیست رہ در بار گاہ کبریا  
 اور اسی معرفت کو ادراک بسیط بھی کہتے ہیں، اور جب فنا میں مرتبہ مختلف ہیں، تو اس  
 منتہیوں کے مرتبہ میں بھی فضیلت ہوگی،  
 اگاہی۔ حضرت مولینا رومی فرماتے ہیں،

واصلاً چوں غرق ذات اندا و پیر

کے کنند اندر صفات او نظر

## مکتوب ۳۹

بنام شیخ محمد خیری

کام کا دار و مدار قلب پر ہے، اگر قلب حق تعالیٰ کے سوا غیر کی طرف گرفتار ہے، تو خراب  
و اتر ہے، صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کچھ نہیں ہو سکتا، اور اسی طرح جن اعمال  
کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے، ان کے بلا کئے دعویٰ سلامتی قلب کرنا غلط ہے،

## مکتوب ۴۰

بنام شیخ محمد خیری

سلوک اور جذبہ کی منزلوں کا طے کرنا صرف خلوص حاصل کرنے کا منشاء مقصود ہے پس  
طریقت و حقیقت دونوں شریعت کے تیسرے جسز یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں

## مکتوب ۴۱

بنام شیخ درویش

اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے حبیب کا  
فعل محبوب ہوتا ہے، لہذا جو پیروی سنت کرے گا، وہ بھی حسب حیثیت محبوب ہوگا، اور اس کا  
فعل قابل قبول ہے، اور خلاف سنت کوئی فعل قابل قبول نہیں، ظاہر و باطن میں بال برابر مخالفت  
نہیں ہے، مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے، اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا طریقت  
و حقیقت ہے، اگر جھوٹ بولنے کی نفی تکلف ہے تو طریقت ہے، اور اگر بلا تکلف حاصل ہے تو

حقیقت ہے، جو باتیں صوفیہ سے خلاف شرع سرزد ہوئی ہیں، وہ بوجہ سکر کے ہیں، مقام صدیقیت تمام مقامات ولایت سے بالاتر ہے، اس کے آگے مرتبہ مقام نبوت ہے، فرق تمام صدیقیت اور نبوت میں یہ ہے، کہ نبوت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور صدیق کو الہام ہوتا ہے، پس مقام صدیقیت میں پہنچنے کے بعد شریعت اور طریقت میں کچھ فرق یا مخالفت نہیں رہتی اور صحیح تمام مقام صدیقیت میں ہے اور باقی مقام سکر سے غالی نہیں، دوسرا فرق ان دونوں علموں کے درمیان یہ ہے، کہ وحی میں قطعی ہے اور الہام میں ظن، کیونکہ وحی بذریعہ فرشتہ کے ہے، اور فرشتہ معصوم ہیں، ان میں خطا کا احتمال نہیں اور الہام اگرچہ محل غالی رکھتا ہے جسے قلب کہتے ہیں، اور قلب عالم امر سے ہے، لیکن قلب کا عقل اور نفس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ثابت ہے، اور نفس اگرچہ تزکیہ کیساتھ مطمئن ہو جائے، لیکن اپنی صفات سے ہرگز نہیں بدلتا، اسی واسطے اس مقام الہام میں خطا ہونا ممکن ہے، نفس کے مطمئن ہو جانے کے باوجود اس کی صفات کے باقی رکھنے میں بہت فائدہ ہے، اگر نفس بالکل صفات کے طہور سے روکا جائے تو ترقی کا راستہ بند ہو جائے اور روح فرشتہ کا حکم پیدا کرے، اور اپنے مقام میں بند ہو جائے کیونکہ ترقی کا حاصل ہونا نفس کی مخالفت کا سبب ہے، اگر نفس میں مخالفت نہ رہے، تو ترقی کیسے ہوگی

حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کفار کے جہاد سے واپس تشریف لائے تو اپنے ارشاد فرمایا، ارجحنا من الجهاد الا صغریٰ الجہاد الا کبر نفس کے جہاد کو اکبر فرمایا، بجالت قصور نفس کی ندامت پشیمانی اتجاہ جزئی ایسی ہوتی ہے، کہ ایک سال کا کام، ایک گھڑی میں حاصل ہوتا ہے

مکتوب ۴۲

بنام شیخ درویش

جب تک انسان کا قلب پر اگندہ تعلقات سے آلودہ ہے، تب تک محروم و بچور ہے، ال

کی حیثیت ہر جہ کے آئینہ سے اسوۃ اللہ کی حجت کائنات کو دیکھ کر نا ضروری ہے اور زندگی کو  
کرنے کی سب سے بہتر چیز ہر بار سنت جب خدا علی اللہ علیہ وسلم ہے۔

## مکتوب

بسم شیخ فرید

صوفیا کو جو اٹھارے راہ میں توحید حاصل ہوتی ہے، دو قسم کی ہے، توحید وجودی و توحید شہودی  
توحید شہودی ہے کہ سالک کو سوا سے ایک ذات کے اور کچھ مشہور نہیں ہوتا اور توحید وجودی  
میں ایک موجود کو جانتا اور اس کے غیر کو نابود سمجھتا اور غیر کو معلوم جاننے کے باوجود اس کا منظر  
اور جلوہ گاہ خیال کرنا ہے پس توحید وجودی علم الیقین کے قسم سے ہے اور توحید شہودی عین  
الیقین کے قسم سے ہے، توحید شہودی اس راہ میں ضروری ہے، کیونکہ غلبہ کیساتھ سوا سے ایک  
ذات کے دوسرا اسکو نہیں دکھتا، مثلاً کسی کو آفتاب کا ظلم ہے، تو یہ ظلم آفتاب وجود ستاروں  
کو بے وجود نہیں کر سکتا، اور جو عین آفتاب کو دیکھ رہا ہے، اسکی نگاہ عین الیقین میں وجود ستاروں  
کا نیست و نابود ہے،

حضرت بایزید بسطامی اور منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم نے غلبہ حال عین الیقین میں سبحانی ما اعظم  
شانی اور ناطق کہا ہے، اٹھارہ غلبہ حال میں ان کو اپنا اور خلق کا وجود نہ دکھا اور صرف ایک ذات  
رب کی دکھی اسوقت انہوں نے ایسے الفاظ بولے ہیں، اگر اپنی ذات کو دیکھتے، اور پھر یہ  
الفاظ کہتے، تو کفر تھا، جب اس مقام عین الیقین سے حق الیقین میں پہنچتا ہے، تو کوئی مخالفت  
باقی نہیں رہتی، اور ان کا علم عین علم شریعت ہوتا ہے، کہ جس میں لغزش کو قطعی گنجائش نہیں ہے  
شریعت کو اپنی جگہ پر قائم رکھ کر حقیقت کو طلب کرنا بہادریوں کا کام ہے، میرے حضرت خواجہ

باقی باللہ رحمۃ اللہ بھی توحید و جہد سی کا اول مشرب رکھتے تھے، پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان کو  
اس کو چہنگ سے خلاصی عطا فرما کر ترقی عنایت کی، آخر وقت میں آپ نے فرمایا ہے، ع  
توحید کو چہنگ است شاہ را دیگر است

## مکتوب

بنام شیخ فرید

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور حضرت آدم علیہ السلام کی  
اولاد کے سردار ہیں، اور قیامت کے دن اور لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداری کرنیوالوں میں  
ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں، اور پہلے ہیں جو قبر  
سے نکلیں گے، اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے، اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھلکھائیں گے،  
اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے دروازہ کھول دیگا، اور قیامت کے دن لوے حمد کے اٹھانے والے ہیں  
جس کے نیچے آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے، اور وہ ذات مبارک ہیں جنہوں نے فرمایا  
ہے، کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین میں ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں، اور میں یہ بات فخر سے  
تہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں، اور میں پیغمبروں کا پیشرو ہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور میں  
نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب اللہ  
تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا، تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا، پھر ان کو دو گروہ بنایا اور  
مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا، پھر ان کے قبیلے بنائے، اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا،  
پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا، اور مجھے ان میں سے اچھے گھروں میں پیدا کیا، پس میں از روئے نفس  
اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں، اور میں سب لوگوں سے اول نکلون گا، جب وہ قبروں سے نکالے

جائیں گے، اور میں ان کا رہنما ہوں جب کہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے، اور میں ان کا خطیب ہوں، جب کہ وہ خاموش کرائے جائیں گے، اور میں ان کا شفیع ہوں، جب کہ وہ روکے جائیں گے، اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں، جب کہ وہ ناامید ہو جائیں گے، اور کرامت اور حجت کی کنجیاں اور لوہے حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں، ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے، جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے، (یعنی حوٰی و عمران) اور جب قیامت کا دن ہوگا، میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے، اگر حضور کی ذات پاک نہ ہوتی، تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا، علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا، اور آپ نبی تھے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے، یعنی ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے،

نماذ بعضیاں کسے درگرو کہ دار جنیں سید پیشرو

پس ایسے پیغمبر علیہ السلام کے تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں، اور آپ کے جھٹلانے والے سب نبی آدم میں بدترین ہیں، اصحاب کف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نبی کے باعث پایا ہے، اور حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں،

محمد بنی کا بروے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک بربر او

## مکتوب

بنام شیخ فرید

خدا کے دوست ہو جب المرء مع من أحب خدا کے ساتھ ہیں، لیکن جسمانی تعلق اس معیت

اور اتصال کے درمیان ایک قسم کا مانع ہے لیکن موت کے بعد قرب و رقب اور اتصال و اتصال  
 ہے اللوٹ جسر یو صیل الحیب الی الحیب موت ایک پل ہے جو ایک دست کو دوسرے دست  
 سے ملاتی ہے، نقشبندیہ کی نسبت اہل بیت کی طرح ہیں انسان جس طرح باطنی حیثیت کا علاج  
 ہے اسی طرح ظاہری حیثیت کی بھی اسکو احتیاج ہے، بلکہ یہ احتیاج مقدم ہے، بلکہ تمام مخلوقات  
 میں انسان زیادہ محتاج ہے، اور یہ احتیاج کی زیادتی اسکو اسکی جاہلیت کے سبب سے ہے،  
 اور جو کچھ سب کے لئے درکار ہے، وہ اس اکیلے کو درکار ہے، اور جس جس چیز کا یہ محتاج ہے اس  
 کیساتھ اس کا تعلق بھی ہے، پس اس کے تعلق سے زیادہ ہیں، اور ہر ایک تعلق خدا کی طرف سے  
 روگردانی کا باعث ہے، پس اس لحاظ سے تمام مخلوقات میں سے زیادہ محروم انسان ہے،

پایہ آخر آدم است و آدمی، گشت محروم از تمام محرمی،

گر نگر دو باز مسکین زین سفر نیست از وئے پیکس محروم تر

حالانکہ تمام مخلوقات میں سے اس کے افضل اور اشرف ہونے کا سبب بھی یہی وجہ جاہلیت  
 اس لئے کہ اس کا آئینہ پورا اور کامل ہے، اور جو کچھ تمام مخلوقات کے آئینوں میں ظاہر ہے،  
 اس کے ایک ہی آئینہ میں روشن ہے، پس اس جہت سے تمام مخلوقات سے بہتر اور  
 اچھا انسان ہے، اور سب سے بدتر بھی یہی انسان ہے،

## مکتوب

بنام شیخ فرید

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر یہی ہے، محتاج دلیل  
 نہیں ہے، بشرطیکہ قوتِ مدرکہ باطنی مضمون سے سلامت ہو، مثلاً صفاوی آدمی جب تک مضمون

مترادف اگر قرار ہے مقدار، تبادلات کی شیرینی اس کے نزدیک محتاج دلیل ہے، لیکن اس  
 فرق سے تو اسی پانے کے ہو کسی دلیل کی حاجت نہیں، یہاں تو ایک شخص کو دو دیکھتا ہو  
 مختلف ہے، اس کی طرح یعنی یہاں شامل کرنے کے لئے دلی اس میں کا سبب کرتا ضروری ہے  
 اگر بلا ذکر کیفیات یہاں ہے، تو صورت ظاہری مدنی طور پر ہے، کیونکہ نفس اللہ اس کے باطن میں  
 ہے، اور فرق اللہ کی ہیں، جتنا ہے، اور مثل مترادف ہمارے احساس بڑا ہے نہیں کرنا، اس واسطے  
 اس کا ترکہ ضروری ہے، تاکہ اس کا فرق دو ہو، جو کہ حقیقی حقیقی نصب ہو، اور اس قسم کا یہاں  
 تداخل سے مختلف ہے۔

### کتابت

بہم شیخ فرید

بادشاہ کی نسبت جان کے ساتھ ایسی ہے، جیسے دل کی نسبت بدن کے ساتھ اگر  
 دل اچھا ہے تو بدن بھی اچھا ہے، اگر دل بگڑ جائے تو بدن بھی بگڑ جاتا ہے۔

### کتابت

بہم شیخ فرید

چونکہ اس وقت بادشاہ اسلام ہے، خدا اس کو قائم رکھے، اور تو فی حق سے کہ احکام شریعت  
 کی ترقی کرے، کیونکہ انبیاء علیہم السلام ہی شریعت کے لئے دنیا میں تشریح اسے ہیں۔

### کتابت

بہم شیخ فرید

ظاہری دولت ہے کہ شریعت سے آگاہ ہو، اور باطنی ہے کہ دل کو سوائے



محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک رکھا جائے،

## مکتوب ۵

بنام شیخ فرید

دنیا ظاہر میں بہت مٹی مٹی ہے، اور اس کا باطن بہت خراب زہر قاتل ہے، اس کا

مقبول خوار اور عاشق مجنون ہے،

## مکتوب ۶

بنام شیخ فرید

بچارے مسلمان آج کل سخت پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ سید ہیں اگر آپ امداد فرماویں

تو اس حدیث کے موافق کہ میرے اہل بیت مثال کشتی نوح کے ہیں، جو اس میں آگیا غرق سے

بچ گیا، ماجور ہوں گے،

## مکتوب ۷

بنام شیخ فرید

نفس امارہ انسانی حُب و جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے، اور اس کا مقصود سب ہمسرا

پر بلندی اور تمام مخلوقات اس کی محتاج اور اس کے تابع رہے، اور خود کسی کا محتاج نہ ہو، عوی

خدا سے بے مثل کے ساتھ شرکت الوہیت کی رکھتا ہے، حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اپنے نفس

کو دشمن رکھ، کیونکہ وہ میری دشمنی پر کھڑا ہے، دنیا کینہی کے حامل ہونے پر نفس کی آرزوئیں پوری

ہوتی ہیں، اسی واسطے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فقر سے فخر تھا، کیونکہ اس میں نفس کی ناز و

ہوا نبی کریم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے، کہ نفس امارہ

خراب اور عاجز ہو، شرعی ایک کام بجالانا ہزار سالہ ریاضت جو اپنے طریق پر کی ہون اس سے کئی درجہ بہتر ہے، اور بزرگان دین نے اسی نفس کی سرکوبی اور اصلاح کے لئے ذکر کلمہ شریف مقرر فرمایا ہے، اور اس کلمہ شریف کی فضیلت میں بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب نو اور زمینوں کو ایک پتہ میں رکھا جائے، اور دوسرے پتہ میں کلمہ طیبہ کو رکھیں تو کلمہ دلا پتہ بھاری ہوگا

## مکتوب ۵۳

بنام شیخ فرید

سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ چار عالم حق پسند ملازم رہیں، اور وہ احکام شریعت بیان کرتے رہیں، تاکہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ ہو، آپ دیندار عالم ملا کر کے رکھیں ورنہ اکثر عالم دنیا دار معاملات شریعت کو اپنی جاہ و حشمت کی طلب کی وجہ سے امت میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں، اس میں بہت احتیاج چاہئے، جس طرح علما کے وجود سے خلاصی مخلوقات ہے، اسی طرح خسارہ بھی انہی پر منحصر ہے، علماء ہی تمام جہان کی نسلوں میں بہتر ہیں، اور علماء میں بدتر عالم تمام جہان کے انسانوں میں بدتر ہے، کیونکہ تمام جہان کی ہدایت اولہ مگر اسی انہی پر موقوف ہے،

## مکتوب ۵۴

بنام شیخ فرید

یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ بدتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں، جو پتیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ

بخش رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار لکھتا ہے، بُعِثْنَا بِهَذَا الْكِتَابِ الْقُرْآنِ شَرِيعَةً شریعت کی تبلیغ صحابہ ہی نے کی ہے، اور جب ان پر ظن لگائیں، تو قرآن اور شریعت پر ظن آتا ہے قرآن شریعت کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے، حق تعالیٰ ان زندہ بقول کے ایسے بڑے اعتقاد سے بچائے، مخالفین جھگڑے جو اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوئے ہیں، نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں، کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ان کی نفسوں کا تزکیہ ہو چکا تھا، اور امارہ پن سے آزاد ہو گیا تھا، اس قدر جانتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اس بارہ میں حق پر تھے، اور ان کے مخالف خطا پر، لیکن یہ خطا اجتہادی ہے، جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں علامت کی بھی مجال نہیں، کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ایک درجہ ثواب کا حاصل ہے، اور کجبت بزیہ اصحاب سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے، جو کام اس بدبخت نے کیا ہے، کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا، اہل سنت و جماعت میں سے بعض علماء نے اس پر لعنت کرنے پر جو تو قہ کیا ہے، تو اس لجانا سے نہیں کیا ہے، کہ وہ اس سے راضی ہیں، بلکہ اس کی توبہ درجوع کے احتمال پر کیا ہے، آپ کو چاہئے کہ قطب زمانہ بندگی مجدد جہانیاں قدس سرہ کی معتبر کتابیں کچھ کچھ ہر روز آپ کی مجلس میں پڑھی جایا کریں، تاکہ معلوم ہو جائے، کہ انھوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کی کس طرح تعریف کی ہے، اور کس ادب کے ساتھ یاد کیا ہے، تاکہ بدخواہ دشمن شرمندہ اور خوار ہوں،

## مکتوبہ

بنام شیخ فرید

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھائی اپنے کو دوست رکھے،

تو اس کو چاہئے کہ اپنی محبت کا اظہار اس پر کر دے۔

## مکتوب ۵۶

بنام شیخ عبدالوہاب

سادات سے محبت رکھنی چاہئے، اور ان کی محبت کا ہمیں امر فرمایا گیا ہے، اور ایک سید کی آپ نے کسی سے سفارش فرمائی ہے،

## مکتوب ۵۷

بنام شیخ محمد یوسف

اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت سے، اور باطن کو باطن کی حقیقت سے پراستہ رکھیں، کیونکہ طریقت و حقیقت دونوں شریعت ہی کی حقیقت و طریقت سے مراد ہیں، نہ یہ کہ شریعت کچھ اور ہے، اور طریقت و حقیقت کچھ اور ہے، کہ یہ اسکا داور زندقہ ہے،

## مکتوب ۵۸

بنام سید محمود

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں قدس سرہم نے بخلاف دوسرے سلاسل کے اپنے طلبہ کی سیر عالم امر سے شروع کی ہے، اور عالم خلق کی سیر اسی ضمن میں طے کر لیتے ہیں، اسی واسطے طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے، یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں مندرج ہے، رع

## قیاس کن زنگستان من بہار مرا

ان بزرگواروں کا طریقہ بعینہ طریقہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے، کیونکہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی ہی صحبت میں انتہا کی ابتدا میں درج ہونے کے طریق پر وہ کچھ حاصل ہو جاتا تھا، جو امت کے کامل اولیا کو انتہا میں بھی حاصل ہونا مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشیؓ جو ایک ہی دفعہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، خواجہ اویس قرنیؓ سے جو سب تابعین سے بہتر ہیں، کئی درجہ افضل ہیں

## مکتوب ۵۹

بنام سید محمود

علم دو قسم ہے، ایک علم فقہ، دوسرا علم اعتقاد اور قلب کا یقین، اور ائمہ فرقتہ ناجیہ اہل سنت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے، نجات ان بزرگوں کی اتباع بغیر مجال ہے، اگر بال برابر بھی مخالفت ہے، تو کمال خطرہ ہے، یہ باب کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے، اس میں کچھ خلاف نہیں ہے، پس خوشخبری ہے اس کو جس کو ان کی متابعت کی توفیق حاصل ہوئی، اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا، اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے ان کی مخالفت کی، اور ان سے الگ ہو گیا، اور ان کے اصول سے منہ پھیرا، اور ان کے گروہ سے نکل گیا، پس وہ خود بھی گمراہ ہوا، اور اوروں کو بھی گمراہ کیا، تمام صحابہ اس بات پر متفق ہیں، کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر و افضل ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آسمان کے نیچے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہ ملا، اور صدر اول کا اجماع قطعی ہے، جس میں انکار کو دخل نہیں ہے، اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہوا نچ گیا، اور جو تیچھے ہٹا وہ ہلاک ہو گیا، بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہل بیت کو کشتی نوح کی طرح، اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے، اور ستاروں کی رہایت کے بغیر نجات بالکل محال ہے، اور اس بات کو اچھی طرح معلوم کریں کہ بعض کا انکار سب کے انکار کو مستلزم ہے، کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ مشترک ہیں، اور صحبت کی فضیلت تمام فضیلتوں اور کمالوں سے بڑھ کر ہے، یہی وجہ ہے کہ اویس قرنی جو تمام تابعین سے بہتر ہیں، لیکن ایک ادنیٰ صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچے، پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہوگی، کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا، اور صحابہ کے بعد کسی کو اس درجہ کا ایمان نصیب نہیں ہوا، اور اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں، اور کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے، اور جو کچھ ان میں جھگڑے واقع ہوئے ہیں، سب بہتر حکمتوں اور نیک گمانوں پر معمول ہیں، وہ حرص و ہوا اور جہالت سے نہ تھے بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رو سے تھے، اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خطا کار کے لئے بھی ایک درجہ ہے، اور یہی افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ ہے، جس کو اہل سنت و الجماعت نے اختیار کیا ہے، اور یہی بچاؤ والا اور مضبوط راستہ ہے، غرض کہ علم و عمل دونوں شریعت سے حاصل ہوتے ہیں، اور اخلاص کا حاصل ہونا جو علم و عمل کے لئے روح کی طرح ہے، طریق صوفیہ کے چلنے پر منحصر ہے،

## مکتوب

بنام سید محمود

خطرات کا دور ہونا اور موسوسوں کا دفع حضرات نقشبندیہ کے طریقہ میں پوری طور پر حاصل ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے، کہ خطرات کے دفع کرنے سے وہ خطرات مراد ہیں، جو مطلوب کے دوام توجہ کے مانع ہوں نہ کہ مطلق طور پر خطرات کا دفع کرنا، **اگاہی** مقام یادداشت حاصل ہونے کے بعد اگر عمر نوح علیہ السلام بھی عنایت فرمائی جائے جب بھی دل میں غفلت ایک دم نہیں ہوتی، یہ خطروں کا جھگڑا فنا تمام و بقاے کل سر پہلے ہے،

## مکتوب

بنام سید محمود

اللہ تعالیٰ اگر اپنی معرفت دینا نہ چاہتا، تو طلب اور درو پید نہ کرتا، خدا کی جناب میں ہمیشہ گریہ و زاری کرنا چاہئے، اگر اصل تضرع و زاری میسر نہ ہو، تو نقل ہی کرنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں مثل مردہ ہدست زندہ رہنا چاہئے، اور شیخ کامل برزخ، مرد میان طالب اور خدا کے، ان بزرگوں کے طریق کا مدار صحبت پر ہے، صرف کہنے سننے سے کچھ نہیں ہوتا،

## مکتوب

بنام مرزا حسام الدین احمد

وصول الی اللہ کے دو جزو ہیں، جذبہ اور سلوک، وہ جذبہ جو سلوک سے مقدم ہے، اصلی

مقصود نہیں، اور وہ جذبہ جو سلوک کے بعد ہے، کارآمد ہے، جذبہ اور تصفیہ سلوک کی آسانی کیلئے ہیں، کیونکہ سلوک کے طے کئے بغیر جہاں نظر نہیں آتا، صورت سے گذر کر حقیقت تک پہنچنا نہایت ضروری ہے، اور حقیقت کو چھوڑ کر صورت پر کفایت کرنا سراسر دوری ہے،

## مکتوب ۶۳

بنام شیخ فرید

ہزاروں رحمتیں نازل ہوں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر، ان بزرگواروں کے طفیل جہان کو نجات ابدی کی سعادت نصیب ہوئی، اگر ان ذات شریفہ کا وجود نہ ہوتا، تو خداوند تعالیٰ اپنی ذات و صفات کی خبر نہ دیتا، اور ان کی وجہ سے ہمیں راستہ رضامندی و نارضامندی حق کا جاننا ہے، اور یہ بزرگوار اصول میں متفق ہیں، ذات و صفات حشر و نشر و وحی جنت و دوزخ، عذاب و ثواب، وجود فرشتہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، خدا کی ذات و صفات میں کسی کو حلول و اتحاد نہیں، نہ کوئی اس میں شریک ہے، فروعات میں وقتاً فوقتاً بوجہ ضرورت خلق و حکمت خدا تبدیلی احکام ہوتی رہی ہے، بخلاف اس کے غیر مذہب میں کوئی حلول و اتحاد کا قائل ہے، اور کوئی ذات خدا کا کسی انسان میں حلول کرنے کا مدعی ہے،

## مکتوب ۶۴

بنام شیخ فرید

دنیا کی لذت اور الم دو قسم کے ہیں جسمانی اور روحانی، جس چیز میں جسم کو لذت ہے، اس میں روح کا رنج ہے، اور جس چیز سے جسم کو رنج پہنچے، اس میں روح کی لذت ہے، اور باقی مضمون



یہ کتب شریفہ کتب تیسرا کتب شریفہ

### کتب شریفہ

یہ مہمان اعظم

یہ کتب شریفہ مہمان اعظم کے نام سے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے کہہ کر اہم کے  
بجائے کہتے ہیں کہ شریفہ

### کتب شریفہ

یہ مہمان اعظم

تھان ہر وہ فقیر ہیں یہ مہمان اس کتب شریفہ کتب شریفہ کے تیسرے

### کتب شریفہ

یہ مہمان اعظم

یہ کتب شریفہ مہمان اعظم کے نام سے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے کہہ کر  
تیسرے کتب شریفہ ہے

### کتب شریفہ

یہ مہمان اعظم

نوائے دولت مندوں کے لئے اچھی ہے اور قرآنی کے لئے استفادہ اچھی ہے منکر  
کے ساتھ منکر کرنا سزا ہے کسی شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز کو کہا کہ یہ شخص منکر ہے  
وہ آپ نے فرمایا کہ میرا منکر خدا کی جانب سے ہے آپ اس کو روکو تو بلی و خوارتہ ہمیں حضرت

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے:۔  
 بہت سے ایسے پراگندہ حال درویش ہیں جن کو لوگ دروازوں سے ہانکتے  
 ہیں، لیکن وہ اگر اللہ پر قسم کھائیں، تو اللہ ان کو پور کر دے!

## مکتوب ۶۹

بنام لا معلوم لاکم

نجات کا طریق افعال و اقوال اور اصول و فروع میں فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے  
 متابعت پر ہے، اور اس کے علاوہ جس قدر فرقے ہیں، زوال میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں

## مکتوب

بنام خانخانان

انسان کے لئے جس طرح اس کی جامعیت اس کے قرب اور کرامت اور فضیلت کا  
 باعث ہے، اسی طرح یہی جامعیت اس کے بعد اور ذلت اور خواری کا موجب ہے، قرب کا  
 باعث تو اس واسطے ہے کہ اس کا آئینہ تمام و کمال ہے، اور تمام اسماء و صفات بلکہ تجلیات  
 ذاتیہ کے بھی ظہور کی قابلیت رکھتا ہے، حدیث قدسی میں ارشاد ہے:۔

لَا يَسْعَىٰ اَرْضِي وَلَا سَمَاءِي وَلَكِنِّي

نہ میں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان

يَسْعَىٰ قَلْبُ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ،

میں لیکن قلب مومن میں سما سکتا ہوں

اور بعد اور دوسری کا باعث یہ ہے، کہ یہ تمام اشیاء کا جامع ہے، اور تمام اشیاء کی اسکو حاجت  
 اس واسطے ان اشیاء میں یہ گرفتار ہے، اور یہی اس کے بعد کا باعث ہے، پس تمام مخلوقات

میں بہتر بھی یہی ہے، اور بدتر بھی یہی ہے، لیکن دونوں جہان کے سردار سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی جس نے کی، اوس نے نجات پائی، اور جس نے مخالفت کی اسکی تباہی ہوئی،

## مکتوب

بنام خاناناں

منعم کا منعم علیہ پر سکرو واجب ہے، فقرا و دولت مندوں سے پانچ سو برس پیشتر جنت میں جائینگے، شکر یہ حق تعالیٰ کا یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و اجماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدوں کو درست کیا جائے، دوسرے یہ کہ اسی فرقہ ناجیہ کے ائمہ مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی عملی احکام بجالائے جائیں، تیسرے یہ کہ اسی بلند گروہ کے صوفیہ کرام کے سلوک کے مطابق تصفیہ و تزکیہ کیا جائے، جو عمل ان ارکان ثلاثہ کے مخالف ہو، خواہ وہ سخت ریاضت اور مشکل مجاہدہ ہو، منعم حقیقی جلتانہ کی نافرمانی، اور گنہگاری، اور ناشکری میں داخل ہے، ہندو، برہمنوں اور یونانی فلسفیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی، چونکہ وہ سب کے سب انبیاء علیہم السلام کے احکام کے موافق نہیں ہیں، اس لئے مردو ہیں اور آخرت کی نجات سے بے نصیب ہیں، پس لازم ہے، کہ اتباع سید المرسلین و خلفاء راشدین مہدیین کو لازم بکڑین، علیہ الصلوٰۃ والسلام

## مکتوب

بنام خواجہ جہان

دین و دنیا کا جمع کرنا و وضو و ن کا جمع کرنا ہے، پس طالب آخرت کے لئے ترک دنیا کرنا ضروری ہے، اور چونکہ اس وقت اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہے، تو ترک ہلکی ہی کرنا چاہئے

یعنی مسائل شریعت کے موافق اپنا کھانا پینا لباس وغیرہ کرنا چاہئے، اور اگر کسی کو ترک کئی بھی  
بہتر نہ ہو تو وہ اس بحث سے خارج ہے، وہ منافق کا حکم رکھتا ہے۔

## مکتوب

بنام قلیح اللہ

دنیا کی ترقی و تازگی اور آرائشوں کے طبع اور مثل سرب کے دھوکہ دینے والی پرفرہیت نہ ہونا  
چاہئے، اور جس نے اس کو دوست رکھا، وہ دیوانہ اور مجنون ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے ارشاد فرمایا ہے، کہ دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں، اگر ایک راضی ہوگی، تو دوسری  
ناراض ہوگی، پس جس نے دنیا کو راضی کیا، آخرت اس سے ناراض ہوگی، پس آخرت سے  
بے نصیب ہو گیا، اور جو علوم آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں، سب دنیا میں داخل ہیں،  
اگر نجوم، ہندسہ، منطق، حساب وغیرہ بے فائدہ علوم کا حامل ہو، نامفید ہوتا، تو فلاسفہ سب اہل  
نجات میں سے ہوتے، حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، بندوں کا فضول  
کاموں میں مشغول ہونا، خداوند تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے،

## مکتوب

بنام مرزا بدیع الزماں

فقراء کی محبت سرمایہ آخرت ہے، کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمیشہ ہیں، اور یہ لوگ ہیں  
جن کا ہمیشہ بد بخت نہیں ہوتا، اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراء، ہاجرین کے طفیل فتح کی دعا  
اللہ تعالیٰ سے کرتے تھے، اور حضور نے ان کے حق میں فرمایا ہے، کہ بہت سے ایسے پریشا

ہیں، جو دروازوں سے ہانک دیئے جاتے ہیں، اگر وہ قسم کھائیں، تو خدا اس کو البتہ پورا کر دے

## مکتوب

بنام مرزا بدیع الزماں

دونوں جہان کی بہتری اتباع سنت پر منحصر ہے، دنیا اصلی مقصد نہیں ہے،

## مکتوب

بنام قلیچ خاں

نجات کا دار و مدار دو چیز پر ہے، اوامر کا بجالانا، اور نواہی سے رک جانا، اور ان دونوں چیزوں میں سے بزرگ تر چیز جزو اخیر ہے، جو دوع و تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے، اور انسان کی بزرگی فرشتوں پر اسی جزو سے ہے، اور قرب کے درجوں پر ترقی بھی اسی جزو سے ثابت ہوئی ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری امت میں منفس وہ ہے، کہ قیامت کے روز وہ نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے لائے، مگر اس کے ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہو، اور کسی کو تہمت لگائی ہو، اور کسی کا مال کھایا ہو، اور کسی کا خون گرایا ہو، اور کسی کو مارا ہو، تو اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک حق دار کو اس کے حق کو برابر دیا جائے گی، اور اگر اس کی نیکیوں کے حقوق کے برابر نہ ہوئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس کی برائیوں میں شامل کئے جائیں گے پھر اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا،



## مکتوب

بنام جباری خان

خداے عزوجل کی عبادت جب میسر ہوتی ہے، کہ تمام ماسوائے اللہ کی غلامی سے آزاد ہو جائے، اور قبلہ توجہ اس کا ذاتِ احدیت کے سوا کسی طرف نہ رہے، اور اس توجہ کا مصداق حق تعالیٰ کے انعام و ایلام برابر معلوم ہوں جو عبادت و رغبت اور خوف سے تعلق رکھتی ہے، وہ درحقیقت اپنی عبادت ہے، کیونکہ اس سے مقصود اپنی نجات ہے، اور سرور ہے، اس دولت کا حاصل ہونا فنا مطلق پر وابستہ ہے،

آگاہی یہ عبادت خوف و رغبت کی ابرار کی عبادت ہے، عارفوں کی عبادت رضاً حق کے لئے ہوتی ہے، رضا حق کے لئے عبادت ہونا فنا تمام و بقاے اکمل پر منحصر ہے اور ایسی خالص عبادت کرنا عارفوں کا کام ہے،

## مکتوب

بنام جباری خان

سفر و وطن سے مراد سیر آفاقی سے سیر نفسی ہے، اگر بحالتِ مخالفت شریعت اگرچہ بال برابر ہو، احوال و مواجید حاصل ہوں، تو وہ استدراج میں داخل ہیں، یہ کیسا ایمان اور کیسا اسلام ہے، کہ برے کام بندوں کے خوف اور بندوں کے خیال و دید کی وجہ سے نہ کئے جائیں، اور خدا کو سیمع و بصیر حاضر و ناظر کہا جائے، اور پھر کئے جائیں، شرم کرنا چاہئے، کہ حق تعالیٰ کا اعتبار آدمی کے برابر نہیں رکھا جاتا، تو یہ کرنا چاہئے، اور ایمان کو کلمہ طیبہ پڑھکر تازہ کرنا چاہئے، اپنے پیر مرشد

پراعتراض نہ کرنا چاہئے، اور اعتراض کو زہر قاتل سمجھنا چاہئے،

## مکتوب

بنام جبار می خان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء و صفات کے کمالات کے اعتدال کے ساتھ جامع ہیں، اور تمام انبیاء علیہم السلام کے منظر ہیں، اور قرآن مجید تمام کتاب آسمانی کا خلاصہ ہے، اور شریعت تمام سابقہ شریعتوں کا خلاصہ اور اقتباس ہے، اور اعمال اس شریعت حقہ کے گذشتہ شریعتوں بلکہ فرشتوں کے اعمال سے منتخب ہیں،

## مکتوب

بنام مرزا فتح اللہ خاں

تہتر فرقوں میں سے جس ایک فرقہ کے نجات کی خبر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے وہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا ہے، کیونکہ یہ فرقہ صحابہ کے قدم بقدم ہے، اور حضور نے ارشاد فرمایا ہے، کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے، جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں، اور شریعت کی اشاعت اور قرآن شریف کا جمع کرنا، اور حدیث کے ناقل یہی صحابہ ہیں، جب ان پر طعن ہے، تو سب پر طعن ہے، خارجی زانفی معتزلہ وغیرہ نیا مذہب رکھتے ہیں، فرقہ ناجیہ سے الگ ہیں، اور قرآن شریف کے جامع حضرت عثمان ہیں، اور درحقیقت اس کے جامع حضرت صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان ہیں پس ان بزرگوں کا انکار حقیقتاً انکار قرآن شریف ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے روز ۳۳ ہزار اصحاب موجود تھے جنہوں نے رضا و رغبت سے حضرت صدیق اکبر سے بیعت کی، اس قدر اصحاب کا گراہی پر جمع ہونا محال ہے، حالانکہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

لا تَجْتَمِعْ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ، میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی،

## مکتوب

بنام لالہ بیگ

احکام اسلام کو غیر مذہب جاری ہونے سے مانع ہوتے ہیں، آپ کو شش کرین کہ احکام اسلام کا اجرا پوری طور پر ہو جائے، خدا آپ کو جزا دے،

## مکتوب

بنام سکندر خان لودی،

دل کی سلامتی بلا فساد بقا کے میسر نہیں ہوتی،

## مکتوب

بنام بہادر خان

ظاہر کو شریعت روشن سے آراستہ کرنا، اور باطن کو حق تعالیٰ کے ساتھ رکھنا بڑا کام ہے،

## مکتوب

بنام سید احمد قادری،

شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں، اور حقیقت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں، فرق صرف اجمال اور تفصیل کا، اور کشف و استدلال کا، اور غیبیت اور شہادت کا، اور عمل



اور علم عقل کا ہے، اٹھارواں میں عقافت پر وہ سکرم معلوم ہوتی ہے، منجی کو تمام حق امتین پر سید ہو گیا  
 پر شریعت سے بال برابر عقافت نہیں معلوم ہوتی، اور سزا کرام الہی طریقہ سے جس کسی نے  
 ظلم و جمل میں کچھ شریعت سے عقافت کی ہے، اور وہ وہ سکرا شمار اور میں ہوتی ہے، اور جس سزا کرام  
 کی عبادتوں میں واقع ہے، کہ شریعت حقیقت کو پست ہے، اور حقیقت شریعت کا مزہ چھوڑنا  
 بخوان درست ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ عقل کو عقل کے ساتھ وہ نسبت ہے، اور اس کو  
 پست کے ساتھ ہے۔

## مکتوب

بنام مرزا فتح اللہ

نماز عبادتوں میں بہتر عبادت ہے، اس کو شروع و ختم سے باجماعت ادا کرنا چاہیے  
 عام لوگوں کی نماز صورت نماز ہے، اور حاصل خدا کی نماز حقیقت نماز ہے، لیکن جب تک حقیقت  
 نماز حاصل نہ ہو، صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہیے، وہ اکرام الہی میں اگر صورت نماز کو حقیقت کے  
 ساتھ قبول فرمائے تو کچھ دور نہیں،

## مکتوب

بنام لامعلوم الاسم

دل کی سلامتی ہم پر ضروری ہے، اور دل کی سلامتی بلا نسیان ماسوائے اللہ کے نہیں  
 ہوتی، اور نسیان ماسوائے اللہ نصیب ہو جانے پر اگر ہزار سال کی عمر نصیب ہو تو خدا کی طرف  
 سے ایک لمحہ غفلت نہیں ہوتی،

## مکتوب

بنام محمود پہلوان

بہت بڑی سعادت ہے کہ خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں،

## مکتوب

بنام محمود پہلوان

خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں یاد خدا کرے اور بڑھاپے میں خدا سے امید منفرت رکھے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جو اسلام میں بوڑھا ہو وہ بچتا جائے گا، وقت پیری کے رجا زیادہ چاہئے،  
امید

## مکتوب

بنام مرزا علی جان

ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے بزرگ کو بخشے، ان کا وجود اس وقت بہت غنیمت تھا، آپ پر لازم ہے، کہ احسان کے بدلے احسان کریں، اور دعا صدقہ سے ہر گھڑی ان کی مدد کریں، کیونکہ میت غریب کی مثال ہوتی ہے، اور دعا کی منتظر رہتی ہے،

## مکتوب

بنام خواجہ قاسم

بڑی بڑی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اس قدر جاہل نہیں ہوتا، جوان بزرگ کو

کی ایک ہی صحبت سے حاصل ہو جاتا ہے، پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں، جو دوسرے طریقہ کے منتہیوں کو نہایت میں جا کر حاصل ہوتا ہے،

## مکتوب ۹۱

بنام شیخ کبیر

اول فرقہ اہل سنت و جماعت کے علماء کے موافق اعتقاد کو درست کرنا چاہئے اور احکام فقہ کے موافق علم و عمل کرنا چاہئے، ان دو اعتقادی و عملی پروں کے حاصل کرنے کے بعد عالم قدس کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہئے، شریعت کے اعمال اور حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے، جب تک نفس پاک اور دل تندرست نہ ہو جائے ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا،

## مکتوب ۹۲

بنام شیخ کبیر

دل کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے، ذکر اور مذکور کے درمیان ایک قسم کا علاقہ پیدا ہو جاتا ہے، جو محبت کا سبب ہو جاتا ہے،

ذکر گو ذکر تا ترا جان است، پاکے دل ز ذکر رحمان است،

## مکتوب ۹۳

بنام سکندر خاں لودی

نماز پنجگانہ کو باجماعت ادا کرنا چاہئے، اور سنت موکدہ کے پڑھنے کے بعد اپنے اوقات

کو ذکر الہی میں صرف کرنا چاہئے، اور اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہئے یعنی کھانے پینے آنے جانے میں غافل نہ ہونا چاہئے، اگر کبھی جمعیت میں فتور معلوم ہو تو گریہ و زاری تو بہر استغناء کریں، اور جس شیخ سے ذکر سکھا ہے، اسی کو وسیلہ بنانا چاہئے،

## مکتوب ۹۴

بنام خضر خان لودی

بعد درستی اعتقاد اہل سنت و جماعت کے اتباع سنت کریں، بعد اس کے حقیقت کی طرف رجوع کریں، بلان کے عالم قدس کی طرف پرواز ناممکن ہے،  
 محال است سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جز در پے مصطفیٰ

## مکتوب ۹۵

بنام سید احمد بھواری

انسان نسخہ جامع ہے، جو کچھ تمام مخلوقات میں ہے، وہ سب کچھ تنہا انسان میں ثابت ہے، لیکن عالم امکان سے بطریق حقیقت کے اور مرتبہ و جوہ کے بطور صورت کے، اور قلب انسان بھی اسی جامعیت پر پیدا کیا گیا ہے، کہ جو کچھ پورے انسان میں ہے، وہ سب کچھ تنہا قلب میں ہے، اسی واسطے اسکو حقیقت جامعہ کہتے ہیں، اور اسی جامعیت کے باعث بعض مشائخ نے قلب کی وسعت سے خبر دی ہے، کہ اگر عرش و ما فیہا عارف کے دل کے گوشہ میں ڈال دین تو کچھ محسوس نہ ہو، کیونکہ قلب عناصر اور افلاک اور عرش و کرسی و عقل و نفس کا جامع ہے، اور مکانی اور لامکانی کو شامل ہی پس لامکانیت سے شامل ہونے کے باعث قلب میں عرش و ما فیہا کچھ مقدار نہ ہوگا، کیونکہ

عرش و ما فیہا باوجود وسعت کے دائرہ مکان میں داخل ہیں، اور مکان اگرچہ وسیع ہے، لیکن لامکانی کے مقابلہ میں بہت تنگ ہیں، اور کچھ مقدار نہیں رکھتا، لیکن حضرات قدس سرہ اہل صحواں بات کو جانتے ہیں، کہ یہ کلام اولیا رسکر سے ہے، عرش کی صورت آئینہ دل میں دکھتی ہے، نہ حقیقت عرش، جیسے آفتاب آئینے میں دیکھتا ہے، اور آئینہ پھر خالی رہ جاتا ہے، تو آئینہ میں صورت آفتاب ہے، نہ حقیقت آفتاب، اسی طرح سے بعض مشائخ کے کلام سکر یہ ہیں، سکر ولایت میں ہے، اور صحو نبوت میں ہے، اور بعضوں نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے، اگرچہ ولایت کا رخ صرف خدا کی طرف ہے، مگر نبوت کا رخ خالق اور مخلوق دونوں کی طرف ہے، باطن نبی کا خالق کے ساتھ اور ظاہر خلق کے ساتھ ہے، اور جس کی سب توجہ خلق کی طرف ہے، وہ بد بخت ہے، انبیاء علیہم السلام سب خلق میں افضل ہیں، اور سب سے بہتر دولت انہی کو نصیب ہے، اور ولایت نبوت کا جزو ہے، اور نبوت کل ہے، پس نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ ولایت نبی کی ہو یا ولی کی، نبوت میں صحو ہے، ولایت میں سکر نبی کی اتباع ولی پر فرض ہے، نہ کہ ولی کی اتباع نبی پر، اور جو حدیث قدسی میں وارد ہے،

لَا يَبْصُرُ اَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَا لَكِنَّا  
 زَمِيْنًا وَاَسْمَانِيْنَ فِيْ سَمَاءٍ سَمِيْمَةٍ

بِصْنَعِيْ قَلْبِيْ عَبْدًا مُّؤْمِنًا،  
 لِيْكِن مَّؤْمِنًا كَلْبِيْ فِيْ سَمَاءٍ سَمِيْمَةٍ

مراد اس گنجائش سے مرتبہ وجوب کی صورت ہے، نہ حقیقت ہے، کیونکہ علول وہاں محال ہوا

## مکتوب

بنام محمد شریف

عزیز میر سے نماز روزہ حج و زکوٰۃ اور احکام شرعی ادا کرنا چاہئے، روز حساب کا احتساب فرمائیے

آج شیطان خدا کے کرم پر مغرور کر کے مستی میں ڈالتا ہے، اور اس کے عتو کا بہانہ بنا کر گناہ پر آمادہ کرتا ہے، وہ نیا چاہے، ابتلا ہے، آسمانی احکام کی لاپرواہی کرنا کب تو ایمان کو سلامت لیجا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی مرضی پر چنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

## مکتوب ۹

بنام شیخ درویش

جس طرح پیدائش انسان سے عبادات مامورہ کا ادا کرنا مقصود ہے، ویسے ہی عبادت مامورہ کے ادا کرنے سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے، جو ایمان کی حقیقت ہے، اور قنار و بقار سے مقصود صرف یہی یقین ہے، حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ جو مشائخ طہنات میں سے ہیں فرماتے ہیں، قنار و بقار کا علم وحدانیت کے اذعان اور عبودیت کی صحت کے گرد پھرتا ہے، اس کے سواے مخالفا اور زندقت ہے۔

## مکتوب ۱۰

بنام شیخ ذکریا

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اللہ رفیق ہے، نرمی کو دوست رکھتا ہے، اور نرمی سے وہ ملتا ہے، جو سختی سے نہیں ملتا، اور ارشاد ہے، نرمی کو لازم پکڑو، سختی اور بکواس سے بچو، کیونکہ نرمی زینت دیتی ہے، اور جس سے نکل جائے اس کو عیب ناک کر دیتی ہے، جو نرمی سے محروم رہا وہ سب نیکی سے محروم رہا، تم میں سے میرے نزدیک وہ اچھا ہے، جس کے اذعان میں ہے، جس کو نرمی کا کچھ حصہ دیا گیا، اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ مل گیا، اور حضور نے

فرمایا، حیا ایمان سے ہے، اور اہل ایمان جنت میں ہے، اور بکواس جھاسے ہے، اور جناد و زرخین  
 ہے، اور اللہ تعالیٰ بے حیا بکواسی کو دشمن جانتا ہے، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ و زرخ کی کس  
 حرام ہے، ہر ایک نرم متواضع قریب سہل پر، مومن سب نرم اور تواضع کرنے والے ہیں، ناکت  
 ہمارے ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح اگر اس کو ہانکا جائے، تو چل پڑے، اور اگر اس کو پتھر پر بٹھائیں  
 تو بیٹھ جائے، جس نے غصہ کو پنی لیا، اور حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر قابو رکھتا ہے، تو اللہ  
 تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سب خلقت کے سامنے بلائے گا، تاکہ اس کو اختیار ہے کہ جس  
 حور کو چاہے، پسند کرے، ایک شخص نے حضور سے عرض کیا، کہ آپ مجھے وصیت کریں، اپنے فرمایا  
 غصہ مت کر، اس نے پھر عرض کی، پھر بھی اپنے فرمایا، غصہ مت کیا کر، کیا میں تمکو اہل جنت  
 کی نسبت خبر دوں، وہ ضعیف اور عاجز ہے، کہ اگر اللہ پر قسم کھائے، تو اللہ اس کی قسم کو سچا کر دے  
 اور میں تم کو کیا اہل دوزخ کی خبر دوں، وہ سرکش متکبر ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے  
 اگر وہ کھڑا ہے، تو بیٹھ جائے، پس اگر اس کا غصہ دور ہو گیا، تو بہتر اور نہ اسے چاہئے کہ لیٹ جائے  
 کیونکہ غضب ایمان کو ایسا بگاڑ دیتا ہے، جیسے صیر (ایلوہ) شہد کو بگاڑ دیتا ہے، جس نے اللہ کیلئے  
 تواضع کی، اس کو اللہ بند کرتا ہے، پس وہ اپنے نفس میں حقیر اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہوتا ہے  
 اور جس نے تکبر کیا، اللہ اس کو پست کرتا ہے، پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر اور اپنے نفس میں  
 بڑا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سوسے بھی زیادہ حنیف ہو جاتا ہے  
 حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی، یا رب تیرے بندوں  
 میں سے تیرے نزدیک زیادہ عزیز کون ہے، فرمایا وہ شخص جو باوجود قادر ہونے کے معاف  
 کر دے، اور فرمایا حضور نے جس نے اپنی زبان کو بند رکھا اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہے  
 اور جس نے غصہ کو روکا، اللہ تعالیٰ روز قیامت کے اس سے عذاب روک لیکھا، اور جس نے غصہ

قبول کیا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، جس شخص پر کسی اپنے بھائی  
کا کوئی مال یا اور کوئی حق ہے، تو اسے چاہئے کہ آج ہی اس سے معاف کرائے، پیشتر اس سے  
کہ اس کے پاس کوئی درہم یا دینار نہ ہوگا، اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا، تو اس کے موافق لیا جائے گا،  
اور اگر کوئی نیکی نہ ہوگی، تو صاحب حق کی برائیاں لیکر اس کی برائیوں میں اور زیادہ کی جائیں گی  
اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو منفس کون ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں منفس وہ ہے  
کہ جس کے پاس درہم و اسباب کچھ نہ ہو، اپنے فرمایا کہ میری امت میں منفس وہ ہے، جو قیامت  
کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے آئے، اور ساتھ اس کے اس نے کسی کو گالی دی ہے،  
اور کسی کا مال کھایا ہے، اور کسی کو تہمت لگائی ہے، اور کسی کا خون گرایا ہے، اور کسی کو مارا ہے،  
پس اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک کو دیکھیں گی، پس اگر حق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں  
ختم ہو گئیں، تو حقداروں کے قصور لیکر اس کے گناہوں میں اور زیادہ کئے جائیں گے، اور پھر اسکو  
دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اور حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا، کہ میری طرف آپ کچھ لکھیں، جس میں وصتیں ہوں، لیکن بہت  
نہ ہوں تھوڑی ہوں، پس انھوں نے یہ کہا کہ آپ پر سلام ہو، اس کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ جو شخص لوگوں کے غصہ کے مقابلہ میں اللہ کی رضا مندی چاہے،  
اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے، اور جس شخص نے اللہ کی ناراضگی کے  
مقابلہ میں لوگوں کی رضا مندی چاہی، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے، اور تمہارا  
سلام ہو،

حق تعالیٰ آپ کو ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے، جو مخبر صادق علیہ السلام نے

فرمایا ہے،



## مکتوب ۹۹

بنام ملا حسن کشمیری

انسانی روح کے لئے اس جسمانی صورت کے تعلق سے پہلے ترقی و عروج کا راستہ بند تھا،  
 وَمَا مِنَّا اِلَّا لَنَّهُ مُقَامٌ مَّعْلُومٌ کے پتھر میں مقید و مجبوس تھی، حق تعالیٰ نے کمال قدرت سے اس  
 نورانی جوہر کو اس ظلمانی جسم کیساتھ جمع کیا، پس پاک ہے وہ ذات جس نے نور و ظلمت کو جمع  
 کر دیا، اور ام کو خلق کے ساتھ ملا دیا، روح نے اگر اپنی حقیقت کو بھول کر جسم کے ساتھ تعلق پیدا کیا  
 اور غفلت اختیار کی، تو اس میں بھی ظلمت پیدا ہو کر کمال و عروج سے محروم رہی، اور اپنی اصلیت  
 کو یاد کیا، تو جسم خاکی ظلمانی کو بھی نورانی کر لیا، اور جسم کے سبب سے ترقی پا کر اپنے مقصود کو حاصل  
 کیا، یعنی فنا و بقا سے مشرف ہو کر اس کے اثرات سے نفس میں بھی خوبی اور بھلائی پیدا کر دی

## مکتوب ۱۰۰

بنام ملا حسین کشمیری

شیخ عبدالکریم مہینی نے جو کہا ہے، کہ حق تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے، فقیر کو اس قسم کی بات  
 سننے کی تاب نہیں ہے، بے اختیار میری رگ فاروقی جوش میں آجاتی ہے، اور اس میں تاویل  
 و توجیہ کی فرصت نہیں دیتی، ان باتوں کا قائل شیخ کبیر مہینی ہو، یا شیخ اکبر شامی، مگر ہم کو تو محمد عربی  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے، نہ محی الدین ابن عربی، اور صدر الدین قونیوی اور عبدالرزاق  
 کاشی کے کلام کی ضرورت ہے، ہم کو تو نص سے کام ہے، نہ نص سے، فتوحات مدینہ یعنی حدیث  
 نے ہم کو فتوحات مکیہ سے لاپرواہ کر دیا ہے، خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں عالم غیب کا ہونا، اور خود

کلام انجیب ہونا فرماتا ہے، حق تعالیٰ سے ظلم غیب کی نفی ہوتی ہے، جو حقیقۃً حق تعالیٰ کی کلمۂ  
 ہے، چھوٹا منہ بڑی بات، اگر منظور نے اناکتی اور بایزید بسطامی نے بجاتی کہا، تو وہ مخدور ہیں  
 غلبہ حوال میں مخلوب ہیں، یہ کلام ان کے احوال پر ہوتی نہیں، بلکہ ظلم سے تعلق رکھتے ہیں، تاویل  
 کے محتاج ہیں، اور کسی قدر کے لائق نہیں، اور کوئی تاویل اس مقام میں مقبول نہیں، کیونکہ مستون  
 کے کلام کی تاویل کیجاتی ہے،

## مکتوب ۱۰۱

بنام ملا حسین کشمیری

خاصانِ خدا پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے، ان کا نفس مطمئنہ ہے، نفس امارہ کی طرح نہیں ہے،  
 عام لوگ مثل اپنے نفس امارہ کے خاصانِ حق کے نفس مطمئنہ کو خیال کرتے ہیں، عام لوگوں کے  
 کام اپنی خواہش کے موافق ہوتے ہیں، اور خاصانِ خدا کے رضائے حق کے لئے ہوتے ہیں، اللہ  
 تعالیٰ خاصانِ خدا کے انکار اور ان کے کاموں پر اعتراض کرنے سے بچائے،

## مکتوب ۱۰۲

بنام ملا مظفر

سوڈی روپیہ لینا نفسِ قطعی سے حرام ہے، خواہ صاحبِ اختیار ہو، یا غیر اختیار، سب کے  
 لئے ہے، محتاج کا خاص کرنا اس قطعی حکم کا منسوخ کرنا ہے، جو روپیہ سوڈی لیا جائے وہ سب  
 حرام ہے، مثلاً کسی نے دس روپیہ سوڈی قرض لئے، اور بارہ لکھ لئے، تو یہ نہیں ہے کہ وہ دو  
 روپیہ حرام ہوئے اور دس حلال، بلکہ سب حرام ہیں،

## مکتوب

بنام شیخ فرید

میں آپ کے واسطے عافیت چاہتا ہوں، وہ عافیت جو ایک بزرگ دعا کرتے تھے کہ  
اللہ ایک دن کی عافیت چاہتا ہوں، کسی نے پوچھا ایک دن کی عافیت سے کیا مراد ہے؟  
تو فرمایا، وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو،

## مکتوب

بنام قاضیان مشکن

آپ کے بزرگ کے انتقال سے افسوس ہے، لیکن مقام بندگی یہی ہے، کہ خدا کی فعل سے  
راضی رہے، اور سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں، بندوں کو یہاں رہنے کے لئے نہیں بھیجا  
بلکہ کام کرنے کو بھیجا ہے، جس کام کو بھیجا ہے، وہ کام کرنا چاہئے، پھر کچھ ڈر نہیں، دعا، استغفار  
صدقہ سے امداد کرنی چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ میت قبر میں فریاد  
چاہئے والے غریق کی طرح ہوتی ہے، اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے، جو اس کو باپ یا ماں  
یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے، پس جس وقت اس کو وہ دعا پہنچتی ہے، تو اس  
کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں  
کی دعا سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے، اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں  
کی طرف ان کے لئے مغفرت مانگتا ہے،

## مکتوب

بنام حکیم عبدالقادر

علماء کے نزدیک مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماری سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا اسکو فائدہ نہیں دیتی، اگرچہ مرغ پریمان ہو، بلکہ غذا اس صورت میں مرض کو بڑھا دیتی ہے صحیح ہرچہ گیر و علتی علت شود

پس پہلے اس کے مرض کے دور کرنے کی فکر کرتے ہیں، بعد ازاں مناسب غذاؤں کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو اصلی قوت کی طرف لاتے ہیں، پس آدمی جب تک مرض قلبی میں مبتلا ہے فی قلوبہم مرض کوئی عبادت طاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی، بلکہ اس کے لئے مضر ہے، **تَالِ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ** بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں، کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، حدیث مشہور ہے بعض روزہ دارا یہی ہے کہ سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ ان کو نصیب نہیں ہوتا، خبر صحیح ہے قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشائخ بھی اول مرض کے دور کرنیکا حکم فرماتے ہیں، اور اس مرض سے مراد ما سوائے حق کے گرفتاری ہے، بلکہ اپنے نفس کی گرفتاری ہے، کیونکہ ہر ایک شخص جو کچھ چاہتا ہے، اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے، اگر فرزند کو دوست رکھتا ہے، تو اپنے لئے، اگر مال و ریاست و حب و جاہ چاہتا ہے تو اپنے لئے پس و حقیقت اس کا معبود اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے، پس جب تک نفس اس قید سے خلاص نہ ہو جائے، تب تک نجات کی امید مشکل ہے، پس دانشمند علماء اور صاحب بصیرت حکماء پر اس مرض کے دور کرنے کا فکر لازم ہے، صحیح

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

## مکتوب

بنام محمد صادق کشمیری

خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، شیخ الاسلام ہر وہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اولیاء کو پہچانا تجھ کو پالیا، اور جب تک تجھ کو نہ پایا، ان کو نہ پہچانا، اس کو وہ کا بغض زہر قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے، دینار شیخ الاسلام ہر وہی فرماتے ہیں، کہ الہی تو جس کو اپنے دربار سے دھککارنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا مخالف بنا دیتا ہے،

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق      گر ملک باشد سیاہ، مستش ورق

## مکتوب

بنام محمد صادق کشمیری

خوارق عادت شرط ولایت نہیں، معجزہ کا ہونا نبی کے لئے شرط ہے، کثرتِ خوارق <sup>فیصلت</sup> کی دلیل نہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہت کم خرق عادت ظہور میں آئی ہیں، بعض اولیاء کے مقابلہ میں سواں حصہ بھی ان کی خرقہ عادت نہیں، لیکن ان کی ولایت اور مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا، اولیاء کے کشف وغیرہ میں القار شیطانی ہو سکتا ہے، اس سے اولیاء محفوظ نہیں ہیں، جب کہ کلام انبیاء میں القار شیطانی متحقق ہے، لیکن یہ فرق ہے کہ القار شیطانی سے انبیاء علیہم السلام آگاہ کر دیئے جاتے تھے، ولی کو آگاہی کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ نبی کا متبع ہے جو فعل نبی کے خلاف پائے گا، اس کو رو کر دیگا، اور کشف کا غلط ہونا شیطان کے القار پر ہی منحصر نہیں، بلکہ بعض اوقات قوتِ تخلیف میں احکام غیر صادقہ ایک صورت پیدا کر لیتے ہیں، جس میں شیطان کا کچھ دخل نہیں ہوتا

اور اسی قسم سے یہ بات ہے کہ بعض خوابوں میں حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں، اور بعض ایسے احکام اخذ کرتے ہیں جن کا حقیقت میں خلاف ثابت ہے، اس صورت میں القا، شیطانی متصوّر نہیں، کیونکہ علماء کے نزدیک مختار و مقرر ہے، کہ شیطان حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی صورت میں تمثیل نہیں ہو سکتا، پس اس صورت میں صرف قوتِ تمثیلیہ کا تصرف ہے جس نے غیر واقعہ کو واقعہ ظاہر کیا ہے، کرامت اور استدراج میں یہ فرق ہے، کہ مبتدی صاحبِ وجدان صاحبِ کرامت کے پاس بٹھیکے، تو محبت حق اور ترک دنیا پیدا ہوگی، اور شخص استدراج کی صحبت میں اس کے خلاف ہوگا،

## مکتوب ۱۰۸

بنام سید احمد

نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ وہ ولایت نبی کی ہی ولایت ہو، ولایت کا رُخ خدا کی طرف ہوتا ہے، خلق کی طرف نہیں ہوتا، اس لئے وہ خلق کو پوری ہدایت نہیں کر سکتا، اور نبوت کا رُخ خلق کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اس سے پوری ہدایت کا حق ادا ہوتا ہے،

اگاہی بعض اکمل ولی جو کمالات نبوت سے یا فنا تام و بقاے اکمل سے مشرف ہوتے، وہ بھی باتباع نبیؐ حالت صحو میں ہوتے ہیں، اور خلق کو ہدایت کرتے ہیں، اور خالق و مخلوق کے درمیان مثل حرفِ مشدوکے ہوتے ہیں،

## مکتوب ۱۰۹

بنام حکیم صدر الدین

دل کی سلامتی بلاں بیان ماسواى اللہ کے نہیں ہوتی، اور اس کا حاصل ہونا خاصانِ خدا

کی توجہ پر منحصر ہے، ان کا کلام دوا ہے، اور ان کی نظر شفا ہے، جن کا ہمیشہ بد بخت نہیں ہوتا،  
یہی لوگ اللہ کے ہمیشہ ہیں، انہی کے طفیل بارش نازل ہوتی ہے، اور انہی کے طفیل خلق کو روز  
دیا جاتا ہے،

## مکتوب ۱۱

بنام شیخ صد الدین

فلقت انسان سے مراد اور مقصود عبادت ہے، عبادت بھی وہ عبادت جو خالص ہو،

## مکتوب ۱۱

بنام شیخ حمید سنہلی

توحید سے مراد یہ ہے کہ دل خیال غیر سے قطعاً خالی ہو جائے، اور ہر اعمال خالص ہو جائے

## مکتوب ۱۲

بنام شیخ عبد الجلیل

اگر عقائد حقہ موافق علمائے اہل سنت و اجماعت کے ہو جائے، اور سنت کی پیروی  
نصیب ہو جائے، تو بخشش کے واسطے کافی ہے، اگر علاوہ اس کے احوال و مواجہد ویدین، تو  
نور اعلیٰ نور ہے،

## مکتوب ۱۳

بنام شیخ جمال الدین حسین کولادی

جذب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام فوق میں، نہ فوق فوق میں پس سلوک نہ کئے ہوئے

مجنوبوں کو جو مقام قلب میں ہیں، جذب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام روح میں جو مقام قلب کے اوپر ہے، کشش الہی منتہیوں کے جذبہ میں ہے، جس کے اوپر کوئی مقام نہیں، مشہور روح کو شہود حق جانتے ہیں، اور روح چونکہ مناسبت خلق سے رکھتی ہے، اس لئے شہود حق نہیں ہو سکتی، شہود حق بیچوں و بیچوں ہے اس لئے اس کا شہود منتہی کو ہوتا ہے،

## مکتوب ۱۱۴

بنام صوفی قربان

اللہ تعالیٰ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے اور اس پر استقامت دے، کیونکہ وہ پسندیدہ متابعت کا ایک ذرہ تمام دنیاوی لذتوں اور آخرت کی نعمتوں سے کئی درجہ بہتر ہے، بزرگی سنت کی تابعداری پر وابستہ ہے، اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر موقوف ہے، مثلاً دوپہر کا سونا جو اس تابعداری کے ساتھ واقع ہو کر کر وڑ کر وڑ شب بیداریوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہوں اولیٰ و افضل ہے،

## مکتوب ۱۱۵

بنام ملا عبدالحق،

یہ راہ جس کو ہم قطع کرنا چاہتے ہیں، سب سات قدم ہے، جس میں سے دو قدم عالم خلق میں ہیں، اور پانچ عالم امر میں ہیں، پہلے قدم پر جو عالم امر میں لگاتے ہیں، تجلی انفعالی ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے قدم پر تجلی صفات، اور تیسرے قدم پر تجلیات ذاتیہ شروع ہو جاتی ہیں، اسی طرح درجات کامل کے اختلاف کے بموجب ظہور ہوتا جاتا ہے، جیسے کہ اس راہ کے طے کرنے والوں پر



پوشیدہ نہیں ہے، یہ سب کچھ سید اولین والآخرین کی تابعداری پر وابستہ ہے، صلی اللہ علیہ وسلم، اور بعض نے جو دو قدم اس راہ کو کہا ہے، وہ اس واسطے کہا ہے، کہ اونکی مراد ایک عالم خلق اور

عالم امر ہے،

## مکتوب ۱۱

بنام ملا عبدالواحد لاہوری

سلامتی قلب نسیان ماسوا می اللہ پر منحصر ہے، معاملات دنیا میں ایسا مشغول نہ ہونا چاہئے کہ رغبت دنیاوی غالب آجائے، اس دل کی سلامتی پر مغرور نہ ہوں، کیونکہ رجوع ممکن ہے، فقر میں خاکروبی کرنا دو لہندی کی صدر نشینی سے کئی درجہ بہتر ہے، اور دولت مند کی اور دو لہندی سے ایسا بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہیں،

آگاہی۔ نماز اول کے متعلق ہے، جس کے رجوع ہونے کی بابت ارشاد ہے، فثانی

میں رجوع نہیں ہے،

## مکتوب ۱۱

بنام ملایا محمد بدخشی

حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا، دل بھی اس کے قابو میں

نہیں ہے،

## مکتوب ۱۱

بنام ملا قاسم علی بدخشی

خواجہ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ الہی جس کو توبہ کرنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا

دشمن بنا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل تمام مسلمانوں کو فقراء کے

انکار اور درویشوں کے طعن سے بچائے،

## مکتوب ۱۱۹

بنام میر محمد نعمان بدخشی

مشائخ طریقت کامل ہونے سے پیشتر بعض مریدوں کو طریقہ سکھانے کی اجازت فرمادیا کرتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے مولینا یعقوب چرخ رحمة اللہ علیہ کو طریقہ سکھانے اور بعض منزلیں طے کرانے کے بعد فرمایا تھا کہ اے یعقوب جو کچھ ہم سے سچھ کو پہنچا ہے، وہ خلق کو پہنچا دے حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا، کہ میرے بعد علاء الدین کی خدمت میں رہنا، اور اکثر انھوں نے حضرت علاء الدین عطار رحمة اللہ علیہ کی خدمت میں کام پورا کیا،

## مکتوب ۱۲۰

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

ارباب جمعیت کی صحبت بڑی چیز ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صحیحہ ہی کے باعث انبیاء علیہم السلام کے سوا سب پر فضیلت لے گئے،

## مکتوب ۱۲۱

بنام میر محمد نعمان بدخشی

یہ راستہ سلوک سات قدم ہے، اور بعض احباب چھ قدم پر پہنچنے ہیں،

## مکتوب ۱۲۱

بنام ملا علی ہادی خشتی

ہمت بلند رکھنا چاہئے، دوام حضور کی طلب، اور غیروں کی محبت سے بچنا چاہئے،

## مکتوب ۱۲۲

بنام ملا علی ہادی خشتی

ذوق کو چھوڑ کر نقل میں مشغول ہونا لاجنبی میں داخل ہے،

## مکتوب ۱۲۳

بنام ملا علی ہادی خشتی

حج کے واسطے استطاعت شرط ہے، ریجز استطاعت کے تفسیح اوقات سے غزوری کام کو چھوڑ کر غیر ضروری کام میں مشغول ہونا مناسب نہیں،

## مکتوب ۱۲۴

بنام میر علی عینی پوری

جہان کی چھوٹا کیا بڑا حق تعالیٰ کے اسما و صفات کے نظر اور اس کے شہوت اور ذائقہ اللہ کے آئینے میں، حق تعالیٰ ایک خزانہ تھیں اور پوشیدہ تھا اس نے چاہا کہ اپنے کتاب کو عظمت سے بطور میں لائے اور اجمال سے تفصیل میں لائے، تو جہان کو اس طرح پیدا کیا کہ جہان اپنی ذات و صفات

حق تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرے، پس جہان کو اپنے صانع کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے مگر یہ کہ اسکی مخلوق ہے اور اس کے اسماء و صفات و شیون اور کمالات پر دلالت کرنے والا ہے وہاں اتحاد اور عنینیت اور احاطہ اور سربان اور معیت ذاتیہ کا حکم لگانا غلبہ حال اور سکر وقت سے ہے

## مکتوب ۱۲۶

بنام میر صالح نیشاپوری

فنائی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ممکن واجب ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ محال ہے اور اس سے حائق کا تغیر و تبدل لازم آتا ہے، پس جب ممکن واجب نہ ہوا، تو ممکن کا نصیب ہوا کے بجز کے کچھ نہ ہوگا،

## مکتوب ۱۲۷

بنام ملا صفر احمد رومی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو، باوجود اس امر کے اس بات کا معتقد ہونا چاہئے کہ یہ سب کچھ مطلب اعلیٰ تک پہنچنے کے مقابلہ میں محض بے کار ہے، بلکہ منازل سلوک کے طے کرنے میں صرف تعطیل ہے، احسانات الابرار سیئات المقربین آپ نے سنا ہوگا، حق تعالیٰ کا حق تمام مخلوقات کے حقوق پر مقدم ہے، ان کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے، ورنہ کس کی مجال ہے، کہ اس کی خدمت کو چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے، پس ان کی خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمات میں سے ہے، لیکن خدمت خدمت میں بہت بڑا فرق ہے، کاشتکار ہل چلانے والے بھی بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں، لیکن مقربین کی خدمت اور ہے

وہاں زراعت اور ہل چلانے کا نام لینا عین گناہ ہے، اور ہر کام کی مزدوری اس کام کے موافق ہوتی ہے، ہل چلانیوں نے بڑی محنت سے دن بھر میں ایک تنگہ مزدوری لیتے ہیں، اور مقرب ایک گھڑی خدمت میں حاضر ہو کر لاکھوں کا مستحق ہو جاتا ہے، حالانکہ اس کو ان لاکھوں سے کچھ تعلق نہیں، وہ تو صرف بادشاہ کے قرب میں گرفتار ہے، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے،

## مکتوب ۱۲۸

بنام خواجہ مقیم

ہمت بلند رکھنا چاہئے، درمیانی منزلیں مثل سراپ کے ہیں، اگر کوئی وسط کو نہایت سمجھ کر غیر مقصد کو مقصد جانے، اور چوں کو بچوں تصور کر کے پیچھے رہ جائے، اس پر افسوس ہے، ہمت بلند رکھنا چاہئے، اور کسی حال پر قناعت نہ کرنا چاہئے، قرب خدا کو وراہ الوراہ میں ڈھونڈنا چاہئے،

## مکتوب ۱۲۹

بنام سید نظام

انسان جامع جمع مخلوقات ہے، اس واسطے اس کی جامعیت ہی اس کے تفرقہ کا باعث ہے، اور یہی جامعیت اسکی جمعیت کا باعث ہے، اگر انسان نے اپنا رخ خلق کی طرف کر دیا، تو باعث تفرقہ ہو گیا، اور اگر اپنا رخ خالق کی طرف پھیر دیا، تو اعلیٰٰ کامل اور جامعیت پوری ہوئی، باعث اسماء و صفات کے عکس سے منور ہو کر جمعیت پوری حاصل کر لیتا ہے،

## مکتوب ۱۳۱

بنام جمال الدین

احوال کی تلویحات کا کچھ اعتبار نہیں، اس بات کا مفید نہ ہونا چاہئے، کیا آیا، کیا گیا اور کیا  
کہا اور کیا سنا، مقصود کچھ اور ہے، جو کہنے، سننے، دیکھنے، مشاہدے سے بہتر و منزہ ہے،

## مکتوب ۱۳۲

بنام محمد اشرف کابلی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ سب طریقوں سے آسان اور قریب ہے،  
احکام شرعیہ کے نفیس موتیوں کو پتھوں کی طرح وجد و حال کے جوڑ و موڑ کے عوض  
نہیں دیتے، اور صوفیہ کے بیودہ باتوں پر مغرور و فریفتہ نہیں ہوتے، نص کو چھوڑ کر نص کی  
طرف نہیں جاتے، اور فتوحات مدینہ سے قطع نظر کر کے فتوحات مکہ کی طرف نہیں جاتے،  
بعض متاخرین خلفائے اس طریق میں نی نی باتیں نکالی ہیں، اور ان بزرگواروں کے اصل  
راستہ کو چھوڑ دیا ہے، جس کو وہ باعث ترقی سمجھ رہے ہیں، حقیقت وہ باعث دوری ہے،

## مکتوب ۱۳۳

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

مالداروں کی صحبت سے بچنا چاہئے، اور فقرا کی صحبت اختیار کرنی چاہئے، فقرا کی  
خاکروبی مالداروں کی نشہ زنی سے بہتر ہے،

## مکتوب ۱۳۲

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

فرصت کو غنیمت جانتنا چاہئے، اور وقت کو عزیز رکھنا چاہئے، نقد وقت کو ضروری کام میں صرف کریں، اور ادھار وقت کو بیودہ باتوں میں صرف کرنے کو جمع کریں، اللہ تعالیٰ اتباع سنت اور درود کے یہ بے آرامی ہمیشہ کے آرام کا سبب ہے،

## مکتوب ۱۳۳

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

الوقت سیف قاطع، وقت کاٹنے والی تلوار ہے، نہ معلوم کل تک زندہ رہیں یا نہیں، ضروری کام آج کریں، اور غیر ضروری کو کل کے لئے چھوڑیں،

## مکتوب ۱۳۵

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

ولایت قنار و بقا سے مراد ہے، اور عامہ ولایت سے ہماری مراد مطلق ولایت ہے، اور ولایت خاصہ سے مراد ولایت محمدیہ ہے، علی صابہا الصلوٰۃ والسلام جس میں قنار، تم و بقا، اکمل ہے، شب معراج حضور کو جسم سے ہونی، اور حجت و دوزخ آب کے روپرو پیش کئے گئے، اور آپ رویت بصری سے مشرف ہوئے، اور یہ معراج حضور ہی کی ذات سے مخصوص ہے، اور حضور علیہ السلام کے اولیاء کامل تا بعد ازل کو بھی اس میں کچھ حصہ یا گیا ہے،

دنیا میں رویتِ حق کا واقع ہونا حضرت علیہ السلام سے مخصوص ہے، اور جو حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر قدم اولیا کو حاصل ہوتی ہے، وہ رویت نہیں ہے، بلکہ مثالِ ظل کے ہے۔

## مکتوب ۱۳۶

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

وقت کو غنیمت جان کر کام وقت پر کریں، نہ معلوم پھر وقت ملے یا نہ ملے،

## مکتوب ۱۳۷

بنام حاجی خضر افغانی،

جو لذت نماز کے ادا کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے، نفس کا اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے، بلکہ عین اس لذت کے حاصل کرنے کے وقت نالہ و فغان میں ہے، دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے، دنیا میں نہایت قرب نماز میں اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت، اور تمام عبادات نماز کے وسیلہ ہیں، اور نماز اصلی مقصد ہے،

## مکتوب ۱۳۸

بنام شیخ بہار الدین سرسندی

لوگ آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کو پکڑتے ہیں، اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی، آخر ایک دن زن و فرزند کو چھوڑنا پڑے گا، اور اس کی تدبیر حق تعالیٰ کے سپرد کرے گا، آج ہی اپنے کو مردہ سمجھنا چاہئے، اور اہل و عیال



کی ضرورت حق تعالیٰ کے سپرد کر دے، اہل دنیا کیسا تھ رہنا، ملنا جلنا زہر قاتل ہے، اس زہر سے مراد ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کسی دولت مند کی تواضع اسکی دولت مندی کے باعث کی، اس کے دو حصے دین کے چلے گئے،

## مکتوب ۱۳۹

بنام جعفر بیگ

جو لوگ اولیاء اللہ پر طعن کرتے ہیں، ان کی ہجو جائز ہے،

## مکتوب ۱۴۰

بنام ملا محمد معصوم کابلی

دوست رنج اور آوارگی چاہتا ہے تاکہ اس کے غیر سے پوری طرح انقطاع ہو جائے  
یہاں آرام بے آرامی میں ہے، اور ساز سوز میں ہے، اور قرار بے قراری میں ہے، اور راحت  
جراحت میں ہے، اس مقام میں آرام طلب کرنا اپنے آپ کو رنج میں ڈالنا ہے، اپنے آپ  
کو محبوب کے حوالہ کرنا چاہئے، اور جو کچھ اس کی طرف سے آئے اس کو بخششی قبول کرنا چاہئے،

## مکتوب ۱۴۱

بنام ملا محمد سیلح

درویشی میں اصل شے محبت و اخلاص ہیں،

## مکتوب ۱۴۲

بنام ملا عبد الغفور سمرقندی

ان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نسبت اگر تھوڑی بھی پہونچے، تو وہ تھوڑی نہیں ہے، کیونکہ اندراج النہایت فی البدایت ان کے یہاں ہے، قبا ارسال کیا جاتا ہے، کبھی کبھی اس کو پہنیں، اور ادب سے نگاہ رکھیں کہ اس سے بہت فائدہ کی امید ہے، اولہ جس وقت پہنیں، با وضو پہنیں، انشاء اللہ جمعیت تمام حاصل ہوگی،

## مکتوب ۱۴۳

بنام ملا شمس الدین

جو انی کے وقت کو غنیمت جانیں، او سکولہ و لعب میں نہ کھوئیں، نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں، دونوں جہان کی عافیت اتباع سنت میں ہے،

## مکتوب ۱۴۴

بنام حافظ محمود لاہوری

جو سیر اسماء و صفات و شیون اعتبارات و تقدیسات و تزییہات میں ہوتی ہے، اسکو کسی عبارت سے تعبیر نہیں کر سکتے، اور نہ کسی اشارہ سے بیان کر سکتے ہیں، اور نہ کسی نام سے اسکا نام رکھا جاسکتا ہے، نہ کسی کنایہ سے ادا ہو سکتی ہے، اور نہ کوئی عالم اس کو جان سکتا ہے، اور نہ ہرک اس کا ادراک کر سکتا ہے، اور اس سیر کا نام بقا رکھا گیا ہے،

## مکتوب ۱۴۵

بنام ملا عبدالرحمن مفتی

طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے سیر کی ابتداء عالم امر سے شروع کی ہے اور دیگر طرق میں عالم خلق سے ابتداء کی ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ بمقابلہ اور طرق کے اقرب ہے آگاہی۔ عالم امر لطائف قلب، روح، سرخفی، اخفی سے اور عالم خلق اربع عناصر سے

مراد ہے،

## مکتوب ۱۴۶

بنام شرف الدین حسین خٹھی

وہ سبق جو شیخ سے طالب حاصل کرے اس کو نہ بھولے اور اس سے اپنا وقت آباد رکھے، اور فرصت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے،

## مکتوب ۱۴۷

بنام خواجہ اشرف کابلی

مشائخ طریقت قدس سرہم میں سے بعض نے توڑنے کو جوڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور بعض نے جوڑنے کو توڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور تیسرا گروہ توقف کی طرف گیا ہے، خواجہ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

تانا نہ رہی نیابی و تانیا بی نہ ہی اندام  
یعنی جب تک تو چھوڑیگا، نہ پائیگا، اور جب تک تو نہ  
کہ ام پیش بود، پائیگا، تو نہ چھوڑیگا، میں نہیں جانتا کون آگے

میں راقم شیخ احمد کہتا ہوں کہ توڑنا اور جوڑنا دونوں ایک ہی وقت میں ثابت ہو جاتے ہیں، جائز نہیں ہے، کہ توڑنا اور جوڑنا جدا ہوں، اور جوڑنا بغیر توڑنے کے ظاہر ہو، شیخ سلام بروہی قدس سرہ دوسرے مذہب کو اختیار کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں، کہ سبقت اسی طرف سے اچھی ہے، بیشک یہ بات درست ہے، جن لوگوں نے توڑنے کو مقدم رکھا ہے، وہ بھی اس سبقت کا انکار نہیں کرتے، ان کی مراد جوڑنے سے ظہور تام ہے، اور ظہور تام کی سبقت ظہور مطلق کی سبقت کے منافی نہیں، کیونکہ ظہور مطلق توڑنے پر مقدم ہے، اور ظہور تام اس سے موخر ہے، اس تحقیق پر ان کے نزاع لفظ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے، لیکن گروہ اول کی نظر بہت بلند ہے، کہ قلیل کو اعتبار میں نہیں لاتے، اور جانتا چاہئے، کہ اس توجیہ پر تقدم زمانی بھی ظاہر ہے، بہر حال گستن و پیوستن کا منظر ہونا چاہئے، کہ مرتبہ ولایت انہی دو مرتبوں سے وابستہ ہے، مرتبہ اول سیرانی اللہ سے وابستہ ہے، اور دوسرا مرتبہ سیرنی اللہ سے، اور ان دونوں سیروں کے مجموعہ سے درجوں کے اختلاف کے موافق مرتبہ ولایت اور کمال تک پہنچ جاتے ہیں، مع

بانگ زد کروم اگر درو کس است

مکتوبہ

۴

بنام ملا محمد صادق کابلی

جس نے خیال پہنچنے کا کیا وہ نہ پہنچا، اور جس نے اپنے کو بے حاصل جانا وہ واصل ہے، مشائخ کی صورتیں اور ان کی امداد وسیلہ پر خیال نہ کریں، لطایف شیخ مشائخ کی شکل میں ظہور پکڑتے ہیں، توجیہ شیخ کی طرف رہنا چاہئے، کار دنیا وسی میں اختصار کریں

تہذیب و تمدن کی تاریخ

### کتاب

یہ سطور

سیما و تقیید کی نگاہ سے لکھی گئی ہیں اور یہ سطور

کتابتِ قدیمہ ہے

### کتاب

یہ سطور

تہذیب و تمدن کی تاریخ سے لکھی گئی ہیں اور یہ سطور

کتابتِ قدیمہ ہے

### کتاب

یہ سطور

حضرت فقیر محمد اعظم رحیمی کے سلسلہ میں یادداشت سے لکھی گئی ہیں

فہم ہے اپنی حضرت ذاتِ تعالیٰ کا درجہ حضور پروردہ شیوات اور عبادت کے

اور اگر کبھی پروردہ ہوں گے اور کبھی نہیں، ایسی کئی ذات، اور حضور اعتبار سے

ملاحظہ فرمائیے

## مکتوب ۱۵۲

بنام شیخ فرید

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے جو فرق کرے اس کا حال سکر سے خالی نہیں، مستقیم الاحوال والے بزرگ خدا اور رسول کی اطاعت میں کچھ فرق نہیں کرتے

## مکتوب ۱۵۳

بنام شیخ منزل

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بے قرار و بے آرام رکھا ہے، اور اس بے آرامی میں اپنے غیر کے آرام سے نجات بخشی ہے، لیکن غیروں کی غلامی سے پوری پوری خلاصی و آزادی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب کہ فنا فی مطلق سے مشرف ہو، اور اسوای اللہ کے نقش بالکل دل سے مٹ جائیں،

## مکتوب ۱۵۴

بنام شیخ منزل

جو بلا و مصیبت ہے، وہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری کی وجہ سے ہے، جب اپنے آپ سے خلاص ہو گیا، تو گویا سوائے حق کے ہر چیز کی گرفتاری سے آزاد ہو گیا، جس طرح از خود گذشتگی فرض ہے، در خود رفتن بھی لازم ہے، سیر آفاقی بعد در بعد ہے، سیر نفسی قرب در قرب ہے اس مقام میں پہنچنے سے پہلے فکر کرنا منع ہے،

## مکتوب ۱۵۵

بنام شیخ منزل

حب الوطن من الايمان صحیح خبر ہے، لہذا فقہوا الی اللہ میں کوشش کرنا چاہئے،

## مکتوب ۱۵۶

بنام شیخ منزل

اپنی عمر کو فقرا کی صحبت میں صرف کرنا چاہئے، اور ان سے محبت رکھنا چاہئے،  
 اگلاھی نواب مکرم خان صاحب سے بادشاہ عالمگیر صاحب نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر  
 کس قدر ہے، تو عرض کیا کہ چار سال ہے، حالانکہ ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی، بادشاہ نے  
 اس کی وجہ دریافت کی، تو عرض کیا میں اپنے پیر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت  
 شریف میں چار سال حاضر رہا، یہی عمر ہے، باقی عمر وبال آخرت ہے، اور یہ شعر پڑھا  
 عمر ہماں بود کہ بایا ر بسر رفت باقی ہمہ یے حاصلی و بے خبری بود

## مکتوب ۱۵۷

بنام حکیم عبدالوہاب

فقرا کی خدمت میں جب حاضر ہو، تو اپنے آپ کو خالی کر کے حاضر ہوتا کہ بہرا ہو کر واپس  
 جائے، اور اپنی مفلسی ظاہر کرنا چاہئے، تاکہ مالدار ہو کر جائے، یہودہ باتوں کو ترک کرنا اور اچھی  
 باتوں میں مشغول ہونا انسان کے حسن اسلام کی علامت ہے،

## مکتوب ۱۵۸

بنام شیخ حمید بنگالی

مراتب کمال میں استعدادوں کی تفاوت کے موافق تفاوت ہوتا ہے، بعض کی رسائی  
تجلی صفات تک ہے، اور بعض کی تجلی ذات تک،

## مکتوب ۱۵۹

بنام شرف الدین حسین بخشی

جو شخص مرنے سے پہلے نہ مرامصیبت اسی پر ہے، اور اسی کی ماتم پرسی ہونی چاہئے، آپ  
کے والد کے انتقال سے سب کو رنج ہونا چاہئے، کیونکہ باعث خیر تھے، میرے عزیز!،  
مردوں کی صدقہ و دعا استغفار سے مدد کرنا چاہئے، یہ موت سبق و ہندہ زندوں کے لئے ہے،  
ذکر و فکر میں مشغول رہیں، موت کا اعتبار نہیں ہے،

## مکتوب ۱۶۰

بنام یار محمد

مشائخ طریقت کے تین گروہ ہیں،

پہلا گروہ اس بات کا قائل ہے، کہ عالم حق تعالیٰ کی ایجاد سے قائم ہے، اور جو کچھ آسمان  
اوصاف و کمال ہیں، یہ سب حق تعالیٰ کی ایجاد سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کیسا تھ اوس  
کو جزئی یا کلی طور پر کوئی نسبت نہیں ہے،



دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ یہ عالم حق تعالیٰ کا ظل ہے، لیکن اس بات کے قائل ہیں کہ عالم خارج میں موجود ہے، لیکن بطریق ظہیر نہ بطریق اصلیت لیکن وجود حق تعالیٰ کے وجود سے قائم ہے،

تیسرے گروہ کا یہ خیال ہے اور وہ وحدت وجود کا قائل ہے یعنی خارج میں فقط ایک ہی ذات موجود ہے، اور عالم کا خارج میں ظہیری ثبوت کے سوا ہرگز کوئی ثبوت ثابت نہیں پہلے گروہ کے لوگ اتم و اکمل ہیں، اور ان کی تحقیق قرآن و حدیث کے موافق ہے، دوسرے گروہ کے لوگ اگرچہ خدا سے جدا کہتے ہیں، لیکن اصل سے مثال ظل کے تعلق بیان کرتے ہیں، لیکن شریعت اس تعلق اصل و ظل کو قبول نہیں کرتی ہے، تیسرے گروہ والے اشیاء کو ان کے منظر ہونے کے باعث عین حق جانتے ہیں غیر حق نہیں جانتے،

## مکتوب ۱۶۱

بنام ملاحیح بدخشی

منازل سلوک کے طے کرنے سے مقصود ایمان حقیقی کا حاصل ہونا ہے، اور یہ ایمان حقیقی حاصل نہیں ہوتا ہے، مگر فنا و بقا کے بعد،

## مکتوب ۱۶۲

بنام خواجہ محمد صدیق

ماہ رمضان المبارک کی خیرات و برکات کے بارے میں ہے، اور اسکی تشریح مکتوب میں مفصل درج ہو چکی ہے،

## کتب ۱۹۱

پيام شيخ فريد

گزاره اسلام ایک دوسرے کی خدمت کے لیے ہے، رسوم کفر کو بے جا بنانے اور اسلام کی توثیق ہے،  
احکام اسلام کو بے جا بنانے اور کفر کی توثیق ہے، یہاں تک جو سکے احکام اسلام کو بے جا بنائے  
تو ہر آدمی کے گناہ مخصوصہ ہیں، شریعت ہے۔

## کتب ۱۹۲

پيام عاتقاہما اولادین عمر مہدی

انقریباً ہی کا فیض عام ہر شے سے بچنے کے ساتھ ہے، بعض اس کو قبول کرتے ہیں، اور بعض  
قبول نہیں کرتے، قبول کرنے کو نہ کرنا بشر کی طرت سے ہے، غنم شاماً اتخذت الی سبیلہ اور کفر  
بگوار شاد ہے، ہم نے ظلم ان پر نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر ہی آفتاب قبول  
اگر کپڑے پر یکساں پڑتی ہے، لیکن کپڑا اس سے سفید اور دھوپ سیاہ ہوتا ہے، یہ فرق  
قبول اور عدم قبول کا ہے۔

## کتب ۱۹۵

پيام شيخ فريد

حضرت علیہ السلام کی کمال محبت کی علامت یہ ہے، کہ حضور کے دشمنوں کی کمال  
کمال بغض رکھیں، اہل ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ ہدایت کا اظہار کرنا چاہئے، اور  
مقبول شریعت سے محبت رکھنا چاہئے، کیونکہ دوست کا دوست ہمیشہ دوست ہو کر رہتا

اور دوست کا دشمن ہمیشہ دشمن ہوا کرتا ہے،

## مکتوب ۱۶۶

بنام ملا محمد امین

عمر ناپائیدار کو ناپائیدار سمجھ کر اپنے وقت کو یاد حق میں صرف کرنا، اور غمغیز و غضب ترک کر کے اپنے کو مردہ جان کر دل کی درستی میں مشغول رہنا چاہئے، درستی دل پر درستی عاقبت ہے،

## مکتوب ۱۶۷

بنام ہردے رام

یہ مکتوب ہردے رام ہندو کی طرف تحریر فرمایا ہے، ہمارا اور تمہارا، اور تمام جہان کا ایک خدا ہے، اور وہ بیچون و بچگون ہے، شبہ اور مانند سے منزہ اور شکل و مثال سے مبرا ہے، و فرزند اللہ کے حق میں ہونا محال ہے، اتحا و اور حلول کی آمیزش اس شان میں بڑی ہے، اور پوشیدہ اور ظاہر ہونے کا گمان اس جناب پاک کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں ہے، کیونکہ وہ زمانہ کا بنانے والا ہے، وہ مکانی نہیں ہے، کہ مکان اس کا بنایا ہوا ہے، اس کے وجود کی کوئی ابتدا نہیں، اور اس کے بقا کی کوئی انتہا نہیں، سب قسم کا خیر و کماں اس کی ذات میں ثابت ہے، اور سب قسم کا نقص و زوال اس سے مسلوب ہے، پس عبادت کا مستحق اور پرستش کے لائق وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، رام و کرشن وغیرہ جو ہندوؤں کے معبود ہیں، اس کی ادنیٰ مخلوقات میں سے ہیں، اور ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں، رام، جبرتھ کا بیٹا اور لچمن کا بھائی، اور سیتا کا خاوند ہے، جب رام اپنی بیوی کو نگاہ نہ رکھ سکا، تو وہ

پھر دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے، عقل اور ذوراندیشی سے کام لینا چاہئے، اور ان کی تقلید پر  
 نہ چلنا چاہئے، رام اور جمن کو ایک جاننا بڑی سی بے وقوفی کی بات ہے، رام و کرشن کے پیدا  
 ہونے سے پہلے پروردگار عالم کو رام اور کرشن کوئی نہیں کہتا تھا، ان کے پیدا ہونے کے  
 بعد کیا ہو گیا کہ رام و کرشن کے نام کو حق تعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں، اور رام و کرشن کی یاد کو  
 پروردگار کی یاد جانتے ہیں،

ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے  
 قریب گذرے ہیں، سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے، اور غیر کی  
 عبادت سے منع کیا ہے، اور اپنے آپ کو بندہ اور عاجز جان کر اس کی ہدایت اور عظمت سے  
 ڈرتے اور کانپتے رہے، اور ہندوؤں کے معبودوں نے خلقت کو اپنی عبادت کی ترغیب  
 دی، اور اپنے آپ کو معبود سمجھا ہے، اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں، لیکن اپنے آپ میں  
 اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے، اور اسی باعث سے خلق کو اپنی عبادت کی طرف بلا  
 ہیں، اور اپنے آپ کو معبود کہلایا ہے، اور بے کھٹلے محرمات میں پڑے ہیں، اس خیال سے  
 کہ معبود کسی چیز سے ممنوع نہیں ہے، اپنی خلق میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے، اس  
 قسم کے بیودہ اور فاسد خیالات بہت رکھتے ہیں، یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے، اور اوروں  
 کو بھی گمراہ کر دیا، برخلاف پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ انھوں نے جن باتوں سے مخلوق  
 کو منع کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بھی پورے اور کامل طور پر باز رکھا ہے، اور اپنے آپ کو

اور انسانوں کی طرح انسان ہی کہتے رہے، ع

بہیں تفاوت راہ از کجاست تا کجا

## مکتوب ۱۶۸

بنام خواجہ محمد قاسم

اس طریقہ علیہ کی بلندی سنت کے التزام اور بدعت کے اجتناب کے باعث ہی اور اسی وجہ سے ان بزرگوں نے ذکر ہر سے پرہیز فرمایا ہے، اور ذکر قلبی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اور سماع و رقص و تواجید جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھے، ان سے منع کیا ہے،

## مکتوب ۱۶۹

بنام شیخ عبدالصمد سلطان پوری

سلوک کے ابتداء اور توسط میں پیر کے آئینہ بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے، اور انتہاء میں بغیر وسیلہ پیر کے جمال بے حجاب سے مشرف ہو جاتا ہے،

## مکتوب ۱۷۰

بنام شیخ نور

جس طرح انسان کو حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے کے بغیر چارہ نہیں ہے، ویسے ہی خلق کے حقوق اور ان کی غم خواری بغیر بھی چارہ نہیں ہے، ان کے ساتھ اچھی طرح رہنا سہنا چاہئے، اور بددماغی اور لاپرواہی نہیں چاہئے،

## مکتوب ۱۷۱

بنام ملا طاہر ہندوشی

ہم فقرا پر جو لازم ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ذلیل و محتاج اور عاجز اور روتے رہیں اور حدود شرعی کے پابند رہیں، اور اپنے باطنوں کو خالص اور ظاہر کو سلامت رکھیں، اور اپنے عیبوں کو دیکھتے رہیں، اور گناہوں کے غلبہ کا مشاہدہ کرتے رہیں، علام الغیوب کے انتقام سے ڈرتے رہیں، اور اپنی نیکیوں کو تھوڑا سمجھیں اگرچہ بہت ہوں، اور اپنی برائیوں کو بہت خیال کریں، اگرچہ تھوڑی ہوں، اور خلقت کی شہرت سے ڈرتے رہیں، اور دنیا کے مال جمع کرنے اور اسکی محبت سے بچتے رہیں، کیونکہ ھنور علیہ العلوة والسلام نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور دنیا داروں کی صحبت اور ان کی محبت سے بچئے،

## مکتوب ۱۷۲

بنام شیخ بدیع الدین

شریعت کی ایک صورت یعنی ظاہر اور ایک حقیقت یعنی باطن ہے، اس کی صورت وہ ہے جو علماء ظاہر بیان کرتے ہیں، اور اس کی حقیقت سے صوفیہ متنازع ہیں،

## مکتوب ۱۷۳

بنام میر محمد نعمان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس قدر بلند شان ہونے کے بشر تھے، اور

صفت و احوال کے ساتھ ساتھ یہ کتاب بھی شریکیت کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے اور  
اس کی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ کتاب بھی شریکیت کی حقیقت کو  
تعمیراتی طور پر بیان کرتی ہے۔  
تیسری کتاب یہ ہے جو کہ شریکیت کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے اور

### مکتوب ۱۶۴

بنام قادیان شریکیت

حضرت عظیم الشان مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے لکھی ہے اور اس کی  
پہلی جلد ہے۔

### مکتوب ۱۶۵

بنام قادیان

ساک بندی ہو رہی ہے لیکن احوال کی تعریفات سے پارہ نہیں ہے۔

### مکتوب ۱۶۶

بنام ملا محمد صدیق

قائد کے کاموں میں مشغول رہنا اور لائسنس باتوں سے بچنا صحت اسلام کا نشان ہے۔

### مکتوب ۱۶۷

بنام جمال الدین حسین بدیشی

اول عقائد اہلسنت و اجماعت کے موافق کرنا چاہئے اور دوسرے کل موافق فقہ کرنا

چاہئے، تیسرے صوفیائے کبار کے طریقہ کے موافق سلوک اختیار کرنا چاہئے،

## مکتوب ۱۶۸

بنام مرزا مظفر

احسان سب کے ساتھ کرنا اچھا ہے، لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،

## مکتوب ۱۶۹

بنام میر عبداللہ

جوانی کی عمر کو غنیمت جانکر اتباع سنت اور یاد خدا میں صرف کرنا چاہئے، اور یہ  
قیمتی وقت بیودہ باتوں میں صرف نہ ہونا چاہئے،

## مکتوب ۱۷۰

بنام ابوالقاسم

عزیز میرے، تم نے پیروں کے نام تحقیق کے طور پر دریافت کئے ہیں، جو مولانا خواجہ  
اینگلی رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان گزرے ہیں، ہم کو جو کچھ خواجہ بانی  
رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہے، یہ ہے، کہ دو بزرگ ہیں جن میں سے ایک حضرت مولانا خواجہ  
اینگلی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار یعنی حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے  
مولانا محمد زاہد ہیں رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا محمد درویش کے مامون ہیں،



## مکتوب ۱۸۱

بنام محمد صادق

جس قدر کمال زیادہ ہوگا، یقین زیادہ ہوگا، اور جس قدر یقین زیادہ ہوگا، کمال زیادہ

ہوگا،

## مکتوب ۱۸۲

بنام ملا صالح کولامی

خطرات کا آنا کمال ایمان ہے،

آگاہی، مبتدیوں کو خطرات کا آنا نقصان دہ ہے، اور منہتی کو خطرات سے کچھ نقصان

نہیں پہنچتا، اسی واسطے صحابہ کے خطرات کمال ایمان کی دلیل ہے،

## مکتوب ۱۸۳

بنام ملا معصوم کابلی

دنیا و مافیہا اس لائق نہیں کہ قیمتی عمر خرچ کر کے اسکو حاصل کریں، اگر موت سے پہلے

کچھ کام کر لیا جائے، تو بہتر ہے، ورنہ خرابی و خرابی ہے، باطنی سبق کو عزیز جاننا چاہئے،

## مکتوب ۱۸۴

بنام قلیچ اللہ

اے عزیز جو بات کل قیامت میں کام آوے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تابعداری ہے، اور جو احوال مواجہد، علوم و معارف اشارات و رموز اگر اس متابعت کے موافق ہوں تو بہتر ہے، اور زہے قسمت، ورنہ سوائے خرابی و استدراج کے کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ سنت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی متابعت نصیب کرے،

## مکتوب ۱۸۵

بنام منصور عرب

جو کچھ آپ پر اور ہم پر لازم ہے، وہ یہ ہے کہ دل کو ماسوائے حق کی گرفتاری سے سلامت رکھیں،

## مکتوب ۱۸۶

بنام عبدالرحمن

فقیر کے نزدیک ہر بدعت بدعتِ سیئہ ہے، بدعت حسن میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے،

## مکتوب ۱۸۷

بنام محمد اشرف کابلی

جو رابطہ بلا تکلف ہے وہ پیرومرد کی مناسبت کے کامل ہونے کی علامت ہے جو افادہ و استفادہ کا سبب ہے، اور وصول الی اللہ کے لئے رابطہ سے زیادہ اقرب کوئی طریق نہیں ہے، دیکھیں کس دولت مند کو اس سعادت سے مشرف کرتے ہیں، خواجہ احمد  
قدس سرہ فرماتے ہیں، ع

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

بہتر کسنا باعتبار نفع کے ہے،

## مکتوب ۱۸۸

بنام محمد صدیقی بدخشی

مرتبہ قلب میں بعض لطائف کا پوشیدہ رہنا، ان لطائف پر ہی موقوف ہے جن کا متضمن قلب ہے، نہ ان لطائف پر جو قلب کے ماسواً متحقق ہیں،

## مکتوب ۱۸۹

بنام شرف الدین حسین بدخشی

فقر کی یاد باعثِ افادہ استفادہ ہے، اسے فرزند دنیا کیننی کی تروتازگی پر فریضہ نہ ہونا چاہئے، اور اس کے بے فائدہ شان و شوکت پر مفتوں نہ ہونا چاہئے کہ یہ بے مقدار اور بے اعتبار ہے، باطنی سبق کو نعمتِ حق جانکر مشغول رہیں،

## مکتوب ۱۹۰

بنام میر محمد نعمان

سب بنی آدم کی سعادت خلاصی، اور نجات اپنے مولا کی یاد میں ہے، جہاں تک ہو سکے، سب وقت کو یاد مولا میں صرف کرنا چاہئے، اور ایک سخط بھی غفلت نہ کرنا چاہئے، اور اگر پیر کی صورت بے تکلف وقت ذکر کے ظاہر ہو تو اسکو بھی قلب کی طرف لیجانا چاہئے، پیر شخص ہے جس سے تو خدا و پاک کی طرف پہنچنے کا رستہ سیکھے، اور اس رستہ میں تو اس سے مدد و اعانت حاصل کرے،

## مکتوب ۱۹۱

بنام خانخانان

ہمیشہ کی سعادت اور دائمی نجات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر منحصر ہے ہزار ہا سال تک مجاہدہ اور ریاضت شدیدہ کیجائیں لیکن وہ ان بزرگوں کے موافق نہیں، جو کے برابر اسکی قیمت نہیں ہے، اور دوپہر کا سونا قیلوہ جو سراسر غفلت ہے، اس کے مقابلہ میں سب ریاضتیں، بیچ ہیں، بلکہ سب ریاضتیں خلاف سنت مثل سراب کے ہیں،

## مکتوب ۱۹۲

بنام شیخ بدیع الدین

میں ایسے مقام میں پہنچا، جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، یہ ترقی جزئی ہے نہ کلی، اور فضیلت جزئی سے کلی فضیلت حاصل نہیں ہوتی، اور اس مقام میں سیر واقع ہوئی، نہ قیام، علاوہ اس کے بزرگوں نے تجویز فرمایا ہے، کہ جزئیات میں سے کسی جزئی میں نبی کے سوا کسی اور کو نبی پر فضیلت ثابت ہو جائے، تو کچھ ڈر نہیں، بلکہ ایسا ہونا واقعہ جیسے شہدائے بارے میں ایسی ایسی زیادتیاں واقع ہوئی ہیں، کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں نہیں ہیں، لیکن باوجود اس کے کلی فضیلت نبی کے لئے ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس کا سے اگر نبی کے سوا غیر کی سیران جزئی کمالات میں واقع ہو جائے، اور اپنے آپ کو اس بلند تر مقام میں معلوم کرے، تو جائز ہے،

۲ گامی یہ مضمون ترقی سیرا ثنا، سلوک کے حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا تھا، اس پر کسی نے بطریق استفسار و اعتراض  
 آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے اس کا مفصل جواب دیا ہے، میں نے مختصراً مجھلا جواب لکھ دیا  
 ہے، جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت خلق اور رہنمائی خلق کے لئے عالی عالی مقام کمالات نبوت  
 و حقیقت محمدی و ذات و صفات سے آگاہ فرمایا، تو اس مقام کی سیر بھی عطا فرمائی، تو کیا تعجب  
 اور اعتراض کی بات ہے، اعتراض جب ہو سکتا تھا، کہ آپ فرماتے کہ میرا مقام حضرت صدیق  
 رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، آپ تو اس مقام کی سیر فرماتے ہیں، نہ کہ اپنا مقام، مثلاً  
 کسی بادشاہ کے محل اور تخت گاہ میں کوئی فراش پہنچ جائے، اور وہ سب کچھ چیز دیکھے تو اس  
 فراش کے محل میں جانے یاد دیکھنے سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس فراش کا مرتبہ بھی مثل بادشاہ کے  
 ہو گیا ہے (اور اسکے متعلق خود شیخ کا جواب مکتوب نمبر ۲۰۲ میں دیکھو)

## مکتوب ۱۹۳

بنام شیخ فرید

عقائد اور عمل علماء اہل سنت و اجماعت کے موافق چاہئے کہ وہ علوم نبی علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام سے اخذ کیا گیا ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ اگر تمام  
 احوال و مواجید ہمیں دیدیں، اور حقیقت کو اہل سنت و اجماعت کے عقائد کیساتھ آراستہ نہ کریں  
 تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے، جہاں تک ہو سکے احکام شریعت کے اجرا میں کوشاں  
 رہیں، ہزار ہا عبادتوں سے بہتر ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحاب کو مخاطب  
 کر کے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں موجود ہو کہ اگر اوامر و نواہی میں سے دسویں حصہ کو ترک کرو تو  
 ہلاک ہو جاؤ، اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے، کہ اوامر و نواہی میں سے دسویں حصہ کو  
 بجالائیں گے، تو خلاصی پائیں گے، اب یہ وقت وہی وقت ہے، اور یہ آدمی وہی آدمی ہیں

## مکتوب ۱۹۴

بنام صدر جہاں

دین کے احکام کا اجرا اور کفر کے مٹانے میں کوشش کریں، خدا جزا دے گا، اور  
عالم حقانی کے انتخاب میں جلدی کریں، کیونکہ بھلائی اور بُرائی دونوں عالم کے وجود پر وابستہ ہیں  
اگر عالم عالم حقانی ہے، تو خلق میں خیر پیدا ہوگی ورنہ اس کے خلاف،

## مکتوب ۱۹۵

بنام صدر جہاں

جب بادشاہ اور روسا اور وزراء دین کے پھیلانے اور سنتِ نبویؐ کے اجرا میں کوشش  
نہ کریں، تو عام لوگ کیا کریں گے،  
آنچہ از من گم شدہ گراز سیماں گم شد  
ہم سیماں ہم پر ہی ہم امر من بگریستے

## مکتوب ۱۹۶

بنام منصور عرب

یہ راستہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں، سات قدم ہے، دو عالم خلق کے اور پانچ  
عالم امر کے، بعض نے جو دو قدم کہا ہے اس سے ان کی مراد اختصار ہے، ایک عالم خلق اور ایک  
عالم امر، سالک ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم پر اپنے سے دور اور حق سے قریب  
ہوتا جاتا ہے، اس کے بعد فنا و بقا سے مشرف ہوتا ہے،

## مکتوب ۱۹۷

بنام محمود

سعادت مند وہ شخص ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہو گیا، اور حق تعالیٰ کی محبت گرمی سے گرم ہو گیا، دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور اس کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سردار ہے۔

## مکتوب ۱۹۸

بنام خانخانان

دنیا داروں سے فقرا کو محبت ہونا مشکل ہے، کیونکہ اگر فقرا اپنے حُسنِ خلق سے کسی دنیا دار کو سفارش یا نصیحت کچھ لکھتے ہیں، تو دنیا دار اس کو اپنی بدظنی سے فقرا کو طامع اور حاجت مند خیال کر کے خسارت میں پڑتے ہیں، اور اگر استغفار اور لاپرواہی سے کہ جو فقرا کو چاہئے، پیش آتے ہیں، تو اس کو بد خلقی اور تکبر جانتے ہیں،

## مکتوب ۱۹۹

بنام ملا محمد امین کابلی

تمہاری ترقی اور درو پیدا کرنے کے لئے مولینا محمد صدیقی کو بھیجا گیا ہے تاکہ آپ کو ذکر ت میں مشغول کریں،

## مکتوب ۲۰۰

بنام ملا سکیبی اصفہانی

بعض لوگ بلا رہبر کے مطلوب تک پہنچتے ہیں، ان میں سے جو اجتبا اور صفت مراد

میں حصہ رکھتے تھے، وہ کامیاب ہوئے، اور حق تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی، اور جو لوگ صفت مرادیت اور اجنبیا میں حصہ نہ رکھتے تھے، وہ مطلب تک نہ پہنچے، اور نفس شیطان نے ان کو دھوکے دیئے،

## مکتوب ۲۰۱

بنام کوچک بیگ صہامی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے بائیں ہیں، بلکہ اس نغز باکے نقطہ میں ہیں،

## مکتوب ۲۰۲

بنام مرزا فتح اللہ خان

جو شخص اپنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر جانتے، اس کا حال دو امر کو خالی نہیں، یا تو زندیق ہے یا جاہل ہے، جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل جانے، وہ گروہ اہل سنت و الجماعت سے نکل جاتا ہے، پھر اس شخص کا کیا حال ہو جو اپنے آپ کو افضل جانے، اور اس گروہ میں یہ بات مقرر ہے، کہ اگر کوئی سالک اپنے آپ کو خیر سے بہتر جانے، تو وہ ان بزرگوں کے کمالات سے محروم ہے،

## مکتوب ۲۰۳

بنام ملا حسینی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ چند فرشتے ایسے ہیں، جو ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جس جگہ ذکر کرنے والوں کو پاتے ہیں، تو وہ اور فرشتوں کو ذکر سننے کے لئے پکار لے



ہیں، اور پھر بعد ذکر سننے کے جناب باری میں حاضر ہوتے ہیں، یہ حدیث شریف بلے مضمون کی ہے، خلاصہ یہ کہ خدا ذکر سننے والوں کو اور جو راستہ چلتے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کو بھی بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے دوستوں کو بد بخت نہیں کرتا،

## مکتوب ۲۰۴

بنام میر محمد نعمان بدخشی

جناب میر محمد نعمان اہل خسران کی بدیشان باتوں سے رنجیدہ ہوں، اقل کحل یعلیٰ علی شایا <sup>کلتہ</sup> ہر ایک اپنی طرز پر کام کرتا ہے، دروغ گو کبھی فروغ نہیں پاتا،

## مکتوب ۲۰۵

بنام محمد اشرف کابلی

اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے کیونکہ اصلی مقصود اور صدیقین کی دلی آرزو یہی ہے،

## مکتوب ۲۰۶

بنام ملا عبدالغفور سمرقندی

آدمی کو چرب اور لذیذ کھانوں کے لئے اور نفیس و عجیب کپڑوں کے پہننے کے لئے دنیا میں نہیں لائے ہیں، اور عیش و عشرت کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا ہے، بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اسکی ذلت انکسار، عجز، محتاجی ہے، جو بندگی کی حقیقت ہے، لیکن انکسار ذلت

وغیرہ شریعت کی تحت میں ہو، نہ غیر مذاہب کے مجاہدہ اور ریاضتیں، جو نامقبول ہیں،

## مکتوب ۲۰۷

بنام مرزا حسام الدین احمد

قربِ جسدی بڑا اثر رکھتی ہے یعنی صحبتِ مردِ کامل، اسی واسطے صحابہؓ کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ

سکتا،

## مکتوب ۲۰۸

بنام میان محمد صادق

سالک کبھی اپنے کو انبیاءِ علیہم السلام کے مقام میں دیکھتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مبداءِ انبیاءِ علیہم السلام اسما و صفات ہے، اور ترقی ان کی بہت بالاتر ہے، ان کے مقام ترقی تک سالک نہیں پہنچ سکتا، اسی مقام کو انتہا سمجھ کر یہ جانتا ہے، کہ مجھ کو ترقی مقام حضرات انبیاءِ علیہم السلام تک ہوگئی، اور ولی کو ترقی بطور ظل کی وہاں ہوتی ہے، اور وہ اصل سمجھا جاتا ہے، ورنہ حقیقۃً حضرات انبیاءِ علیہم السلام کا مقام ترقی بہت بالاتر ہے، جب کوئی ولی صحابہؓ کی ولایت کو حقیقۃً حاصل نہیں کر سکتا، تو مقام حضرات انبیاءِ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کیسے حاصل کر سکتا ہے، ان کثرتِ عشق و محبت خدا میں عروج ہوتا ہے، اور وہ عشق حق بلندی پر پہنچ جاتا ہے لیکن نزول میں وہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہ جاتا ہے،

## مکتوب ۲۰۹

بنام محمد نعمان بدخشی

حقیقت انسان تعین اسما و الہی ہے، اور تعین انسانی امکانی اس تعین اسما و الہی کا ظل ہے

اور وہ اسم الہی اس انسان کا رہے، اور انسان کے وجود اور تواضع وجود کے فیوض کا مبدی ہے، اکثر اولیا نازل اسما سے مشرف ہیں، بہت کم اولیا ایسے ہیں، جو نازل سے ترقی کر کے اسما تک پہنچے ہیں، اور اسی لحاظ ترقی سے اولیا، پراولیا، کو فضیلت ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام عالم خلق اور عالم امر سے مرتب ہیں، حضور کے عالم خلق کی پرورش کرنے والا شان العظیم ہے، اور عالم امر کی تربیت کرنے والی حقیقت اسم ہے، حقیقت محمدی شان العظیم سے مراد ہے، اور حقیقت احمدی معنی اور کنایہ ہے، حضور کی نبوت قبل وجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ تعلق عالم امر سے زیادہ رکھتے ہیں، اسی واسطے حضور کی تشریف آوری کی خوش خبری اسم احمد کے ساتھ دی ہے، اس جہان میں حضور کی عنصری پیدائش کو حضور کی ملکی پیدائش پر غالب کیا ہے، تاکہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے، وہ حضور سے بوجہ مناسب بشری زیادہ فائدہ حاصل کریں، اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی صفات بشری کے اظہار کی تاکید فرمائی ہے، قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اِلٰہی وجود عنصری سے رحلت فرمانیکے بعد حضور کی صفات بشری سے صفات ملکی غالب ہو گئیں اور مناسبت بشری کم ہو گئی، اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہو گیا، اسی واسطے بعض اصحاب کرام فرماتے ہیں، کہ ہم حضور کے دفنانے سے فارغ نہ ہوئے تھے، کہ ہم نے اپنے دلوں میں تفاوت پایا، اب حضور کے لطائف عالم امر نے لطائف عالم خلق کو اپنے رنگ میں ہم رنگ کر لیا اور حقیقت محمدی حقیقت احمدی سے ملحق ہو گئی، اس جگہ حقیقت محمدی و حقیقت احمدی عالم خلق و عالم امر سے مراد تعین امکانی ہے، نہ تعین وجودی تعین امکانی تعین وجودی کا نطل ہے،

(۱) گامھی تعین وجودی اسما و صفات حضرت حق تعالیٰ سے مراد ہے، اور تعین امکانی عالم خلق اور نطل اسما و صفات باری سے مراد ہے، حضور کی ذات پر لفظ خلق کا وارد ہو چکا ہے، اور

ذات اور اسماء و صفات خدا لفظ خلق سے پاک اور ہر صفت سے منزہ و مبرا ہے، باین وجہ الحاق حقیقت محمدی و حقیقت احمدی کا ہونا ممکن ہے، لیکن ذات و صفات حق سے الحاق ناممکن احوال ہے، کیونکہ قدیم اور حادث جمع نہیں ہو سکتے، حقیقت محمدی سے مراد کمالات جبرائیل سے ہے، اور حقیقت احمدی سے مراد حضور کی روح اقدس سے ہے،

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی پیروی کریں گے، اور دین محمدی کو تقویت دیں گے، گذشتہ شریعتوں کا بھی یہی حال تھا، کہ پیغمبران الوالعزم کے رحلت فرمانے کے بعد قریب ہزار سال تک انبیاء کرام اور رسل عظام مبعوث ہوتے تھے، جو پیغمبران الوالعزم کی شریعت کو تقویت دیتے تھے، اور ان کے کلمہ کو بلند کرتے تھے، اور جب پیغمبران الوالعزم کا دور ختم ہو جاتا تھا، تو دوسرا پیغمبر الوالعزم مبعوث ہو جاتا تھا، اور اپنی نئی شریعت ظاہر کرتا تھا، اور چونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الرسل ہیں، اور آپ کی شریعت نسخ و تبدل سے محفوظ ہے، اسلئے حضور کی امت کے علماء کو بجائے انبیاء علیہم السلام کے قرار دیکر شریعت کی تائید اور تقویت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہے، بلکہ ایک پیغمبر الوالعزم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب بعد از بنا کر حضور کی شریعت کو ترقی عطا فرمائی ہے،

اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضور کی رحلت فرمانے کے ہزار سال بعد جو اولیا ہوں گے، اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن اکمل ہوں گے، تاکہ شریعت کی اتباع اور تقویت پوری طور سے کر سکیں، اس الف ثانی کے اولیا کے کمالات اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مانند ہوں گے، اگرچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بزرگی اور فضیلت حضرات اصحاب کرام کے لئے ہے، لیکن یہ مناسبتیں کہ کمال مشابہت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دیکیں، حضور نے ارشاد فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ اول زمانہ کے لوگ اچھے ہوں، یا آخر زمانہ کے،

(آگاہی) - صحابہؓ اور تابعینؓ کی بزرگی حضورؐ نے فرمادی ہے، لیکن اس کے بعد کسی امام طریقت کو کسی دوسرے امام یا اولیاء متقدمین یا متاخرین پر تقدم و تاخر کرنا اعلیٰ دینی بنانا انصاف اور عقل سے بعید ہے، خدا کے علم میں نہ معلوم کون افضل ہے اور کون کمتر، پھر ہم خدا کے گھر کا فیصلہ کرنے والے کون، اگر کوئی فیصلہ کرے بھی تو سوائے کذب کے کیا کہا جائیگا، ہاں حضرت ہمدیؒ زمانہ آخر میں آویں گے، اور وہ بالعقائد اولیاء سے افضل ہیں، لیکن اصحابؓ کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے، کہ اسکی نسبت گفتگو کرنا فضول ہے، کعبہ ربانی کی حقیقت، حقیقت محمدی کی مسجود ہے، کعبہ ربانی کی حقیقت بعینہ حقیقت احمدی ہے کہ حقیقت محمدی حقیقت احمدی کا ظل ہے، کعبہ اللہ بعض اولیاء اللہ کے لئے آتا ہے، اور برکات حاصل کرتا ہے، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں،)

(۲ آگاہی) - خانہ کعبہ میں تجلی ذات کا ظور ہے، اور قلب انسان میں ذات حق کا ظور ہے، حضرات انبیاء، اولیاء العزم علیہم السلام کی فضیلت جو میں نے ایک کی دوسرے پر دی ہے، وہ کشفاً دی ہے، اور چونکہ ان کے افضل و کمتر ہونے کی بابت کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، اس لئے میں استغفار کرتا ہوں،)

پیری مریدی کی دوکان کھولنا مقصود نہیں، بلکہ رضائے حق مقصود ہے، پیر کو چاہئے کہ مریدوں کی نگاہ میں ہر وقت خلا ملار بکریے، قادر بنائے،

## مکتوب ۲

بنام ملا سکیبی اصفہانی

آپ نے لکھا کہ اس حکایت کا اصل معاملہ کیا ہے، جو نجات میں ابن السکینہ قدس سرہ کے

مرید کی نسبت مذکور ہے، کہ ایک دن دریائے دجلہ پر غسل کے لئے غوطہ لگایا، اور سردیائے نیل میں جانکلا، اور مصر میں چلا گیا، اور وہاں شادی کی اور اس عورت سے بیٹے پیدا ہوئے اور سات سال تک مصر میں مقیم رہا، اتفاقاً پھر ایک دن غسل کے لئے دریائے نیل میں غوطہ لگایا، تو سردیائے دجلہ میں جانکلا، دیکھا کہ اس کے کپڑے جو دریائے دجلہ کے کنارے پر رکھے تھے، بدستور موجود ہیں، ان کپڑوں کو پہنکر گھرا آیا، تو اس کی اہلیہ نے کہا جو کھانا آپ نے مہمانوں کے لئے پکویا ہے تیار ہے، جو اب میرے مخدوم اس حکایت کا اشکال اس وجہ سے نہیں ہے، کہ برسوں کا کام ایک گھڑی میں کیسے میسر ہو گیا، اس قسم کے معاملات بہت سے واقع ہوتے ہیں، حضرت سائت خاتمت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عروج کے مرتبے طے کرنے اور وصول کی منزلیں قطع کرنے کے بعد جو کئی ہزار برسوں میں طے ہو سکیں، جب اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ بستر خواب ابھی گرم ہے، اور لوٹے میں پانی وضو کا ابھی تک ہل رہا ہے اسکی وجہ وہی بات ہے، جو اس حکایت کے نقل کرنے کے بعد نفحات میں مذکور ہے،

یہ بات بسط زمان کی قسم سے ہے، فقیر کے نزدیک یہ حالت بیداری کی نہیں ہے، بلکہ خواب کی قسم سے ہوا گاھی یہ ارشاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بالکل درست ہے، یہ حالت مجھ ہدایت علی پر گذری ہے، ایک شب تھوڑے عرصہ میں بحالت خواب میں نے دیکھا کہ حضرت مرزا جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں پکڑ کر سات دن سات رات برابر مجھ کو توجہ دی، اور آفتاب برابر سات روز تک طلوع اور غروب وقت معینہ پر بارہ گھنٹہ کے بعد ہوتا رہا، حقیقت حال کو اللہ ہی خوب جانتا ہے،

میرے مخدوم زندگی چند روزہ ہے، اور بہت گئی تھوڑی رہی، اس تھوڑی کو یا خدا میں صرف کریں، عالم آخرت کی دائمی راحت و تکلیف ہے، روز قیامت قریب ہے، کس منہ سے

خدا کے سامنے جائیں گے، اور کیا حیلہ پیش کریں گے،

آگاہی۔ یہ حالات اس قسم کے ہیں، جو ہر شخص بلا حال نہیں سمجھ سکتا، اولیاء اللہ کو جیسے طے  
ارض و طے لسانی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، ایسے ہی طے زمان بھی ہوتا ہے، اس کی مثال عام  
مومنین کے لئے حالت خواب ہے، کہ تھوڑے سے عرصہ خواب میں سفر حرمین شریفین اور زیارت  
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوتے ہیں،

## مکتوب ۲۱۱

بنام یار محمد قدیم

کسی کا سوال ہے، کہ مولوی علیہ الرحمۃ نے جو کہا ہے کہ وہ نازنین جو میرے نعل میں تھا وہ  
حق تعالیٰ تھا، آیا اس قسم کی باتیں کہنا جائز ہیں، جواب جاننا چاہئے، کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں  
بہت سی واقع ہوتی ہیں، اور زبان پر آتی ہیں، اس قسم کا معاملہ تجلی صوری کا ہے، کہ سالک یوانہ  
اس کو عین سمجھ کر تسکین پاتا ہے، اور خواجہ یوسف ہمدانی نے فرمایا ہے کہ ایسی باتوں سے راہ سلوک  
کے بچوں کی پرورش کرتے ہیں،

## مکتوب ۲۱۲

بنام محمد صدیق بدخشی

صاحب تصرف پیر مید کی استعداد سے زیادہ پہونچا سکتا ہے، لطیفہ اخفی اگرچہ لطیفہ  
ہے، لیکن تعلق اس کا ممکنات سے ہے، اس لئے اس میں نفس اپنی مثل اس کو سمجھتا ہے، اور حق  
تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عبادت کرنا داخل بے ادبی ہے،



## مکتوب ۲۱۳

بنام شیخ فرید

میان شیخ فرید صاحب فقیر آپ کے احسان کا بدلہ کس احسان سے ادا کرے، آپ کی محبت اور احسان مجبور کرتے ہیں، کہ کچھ نصیحت کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھوں،

## مکتوب ۲۱۴

بنام خانخانان

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنایا ہے، وہ شخص بڑا بد نصیب ہے، کہ جو بیج کو ضائع کر دے، اور ایک دانہ سے سات سو دانہ نہ بنائے، اور اس دن کے لئے کہ بھائی بھائی سے بھاگے اور مان بیٹے کی خبر نہ لے گی، ایسے شخص کو خسارہ اور ندامت حاصل ہونے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا، اور نیک بخت وہ ہے، جو عمر کو تعلیمت جانکر یا د خدا میں صرف کرے، کفار کو عذاب ہمیشہ کا ہے، اور وہ شخص جو تمام احکام شرعیہ کو اپنی عقل کے مطابق کرنا چاہے، اور عقلی دلائل کے برابر کرنا چاہے، وہ نشان نبوت کا منکر ہے، اس کے ساتھ کلام کرنا بے وقوفی ہے،

## مکتوب ۲۱۵

بنام مرزا داراب

اسے فرزند دنیا دار اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں، اور ابتلائے عظیم میں مبتلا ہیں، کیونکہ دنیا بے فوضہ حق ہے، مردار ہے، اور ان کی نظروں میں آراستہ و پیراستہ ظاہر کیا ہے



جیسے زہر کو شکر میں ملا دیں، اس کی بُرائی حضراتِ انبیاءِ عظیم السلام کی زبان مبارک سے خوب ظاہر ہو چکی ہے، اس پر بھی اس کو کوئی دوست رکھے تو وہ بہت بڑا الحق اور نادان ہے، غفلت کی روئی کانوں سے نکالو ورنہ بروز حشر سوائے حسرت و انسوس ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

## مکتوب ۲۱۶

بنام مرزا حسام الدین احمد

عام لوگوں کی نظر خوارقِ عادات پر لگی ہوتی ہے، ولایتِ فنا و بقا سے مراد ہے، خوارق اور کشف خواہ کسی سے زیادہ ظاہر ہوں یا کم یہ نہیں ہے کہ جس سے زیادہ کرامت ظاہر ہوں اس کی ولایت قوی ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض سے کرامتیں کم ظاہر ہوتی ہیں اور ولایت اکمل ہوتی ہے، خوارقِ عادات اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہیں، کہ عروج میں اعلیٰ ہو اور نزول اس کو کم ہو، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ اور اولیاء اللہ سے ایسی نہیں ہوئیں، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو عروج نہایت درجہ کا ہے، اور نزول لطیف روح تک ہوا ہے، جو عالم اسباب سے بالاتر ہے، حضرت حسن بصری اور حبیبِ عجمی ایک دریا کے اوپر پہنچے اور دونوں کا مقصد دریا کے پار جانا تھا، حبیبِ عجمی بلا اسباب یعنی بلا کشتی پانی پر چلے گئے، اور حسن بصری کشتی کے منتظر رہے، اور حبیبِ عجمی کو فرمایا برو کہ تو علم نداری، حالانکہ حضرت حسن بصری حبیبِ عجمی سے افضل ہیں، پورا نزول نہ ہونے سے صرف نگاہِ مسیب پر رہتی ہے، اور اسباب پر نہیں ہوتی، اور خدا اس کے ارادہ کے موافق اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي نَوِيٍّ بِئِيْطِشْ آتَاہُ، اور جو کمالِ نزول میں آجاتے ہیں، ان کا معاملہ مسیب کے اسباب سے زیادہ تعلق رکھتا ہے، بعض اولیاء کو ان کی کرامت سے خود خبر نہیں ہوتی، اور حق

تعالیٰ ان کی مثالیہ صورتوں کو متعدد مکانوں میں دور دراز مقاموں پر ظاہر کر کے اور صورتوں سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور میں لاتے ہیں، کہ عقل حیران ہے، لیکن خود کو اطلاع نہیں ہوتی،

## مکتوب ۲۱۷

بنام ملا طاہر بدخشی

باطنی نسبت جس قدر جہالت کی طرف جائے، اسی قدر زیبا ہے، اور جس قدر حیرت تک پہنچے، اسی قدر بہتر ہے، کیونکہ مکشوفات اسما و صفات درمیانی راستہ میں ہیں، کشف الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے، جو بات قابل اعتبار اور لائق قبول ہے، وہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو کشف و الہام اس کسوٹی قرآن و حدیث پر کھرا ہے، وہ کھرا ہے، اور جو کھوٹا ہے، وہ کھوٹا ہے،

## مکتوب ۲۱۸

بنام ملا دادود

باطنی سبق میں مشغول رہیں، اور طریقہ حضرات خواجگان پر متقل رہیں، اور پیر کے آداب کو مدنظر رکھیں، اور ان بزرگواروں کی رضامندی کو خدا کی رضامندی کا وسیلہ بنائیں،

## مکتوب ۲۱۹

بنام مرزا ایرج

آدمی کو جو امراض اوس کے اعضا میں پیدا ہوتے ہیں، اس کے دور کرنے میں کوشش کرتا ہے، اور جو امراض قلبی لاحق ہیں، ان کا علاج نہیں کرتا، حالانکہ امراض قلبی اس کی راحت

ابدی کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں، اسی طرح عقل معاد امراض جسمانی کو کچھ نہیں سمجھتی، عقل معاش کی نظر کوتاہ ہے، اور عقل معاد کی نظر تیز ہے، عقل معاد حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب ہے، اور عقل معاش دنیا داروں کے نصیب ہے، ظاہری مرض میں قوی اور اعضا کی کمزوری ہے، اور مرض باطنی میں یقین کی اور ایمان کی کمی ہے،

## مکتوب ۲۲۰

بنام شیخ محمد بنگالی

اس غیب الغیب یعنی سلوک کا راستہ اندھا دھن ہے، اس میں سالکوں کے قدم بہت پھسلتے ہیں، آپ اعتقادات اور عملیات میں احکام شریعت کو مد نظر رکھیں، فقیر کی بھی یہی نصیحت ہے، اس میں غفلت نہ ہونا چاہئے، کبھی سالک اپنے کو دوسروں سے بلند جگہ پر پاتا ہے، یہاں تک کہ کبھی انبیا علیہم السلام سے بھی زیادہ عروج میں پاتا ہے، حالانکہ حضرات انبیا علیہم السلام کی بزرگی بالاجماع ثابت ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جو مبداء انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اسماء و صفات ہیں، سالک اون کو دیکھتا ہے، اور ان کے عروج جو پاک ذات تک بلا پردہ صفات ہیں، ان کو نہیں دیکھتا، اور اسی طرح اولیا متقدمین جو خلق میں مانے ہوئے ہیں، اور یہی اس کے کشف کے خلاف اوس سے افضل ہوتے ہیں، اسی طرح بعض اولیا، یہ خیال کرتے ہیں، کہ ہم کو بلا تو تسل برزخ کبریٰ میں تقرب حق حاصل ہوا ہے، یہ بھی غلطی کشف ہے،

ایک روز ایک بزرگ کے مزار پر گذر ہوا اور ایک معاملہ میں اون کی روح کو مددگار بنایا،

اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کی حقیقت کو منکشف کر دیا،

آگاہی - برزخ کبریٰ سے مراد حقیقت محمدی ہے،

## مکتوب ۲۲

بنام سید حسین مانک پوری

طریقہ نقشبندیہ کے سر حلقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد از انبیاء  
 ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انھوں کی بزرگی بوجہ قوت ایمانی و نسبت با حق تعالیٰ ہے، لہذا یہ  
 بزرگ اپنی نسبت طریقہ نقشبندیہ کو اوروں کے مقابلہ میں ترجیح دیتے ہیں، اور حضرت خواجہ نقشبند  
 رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں، کہ ہم نہایت کو ابتدا میں درج کرتے ہیں، خلوت و راجحہ سے یہ مراد  
 ہے، کہ کل خیالات کو دل سے دور کیا جائے، اور راجحہ میں دل خدا کے ساتھ رہے، اور اس طریق  
 میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے، اور سیر کی ابتداء عالم امر سے ہے، اور دوسرے طریقوں میں عالم خلق  
 سے ہے، اور یہاں عالم خلق کی سیر خود بخود طے ہو جاتی ہے، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے  
 فرمایا ہے، کہ ہمارا طریق سب طریقوں سے اقرب ہے، اور فرمایا ہے، کہ حق تعالیٰ سے میں نے  
 ایسا طریق طلب کیا ہے، جو بیشک موصل ہے، اور آپ کی یہ التجا قبول ہو گئی ہے، رشتہات میں  
 خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے منقول ہے، کہ یہ طریقہ کیونکر اقرب اور موصل نہ ہو، جب کہ  
 انتہا اسکی ابتدا میں درج ہے، وہ شخص بہت ہی بد نصیب ہو، جو اس طریقہ میں داخل نہ  
 ہو، اور استقامت اختیار نہ کرے، اور بے نصیب چلا جائے، اس طریقہ کے بزرگواروں نے  
 احوال و مواجید کو شریعت کے تابع کیا ہے، احکام شرعیہ کے قیمتی موتیوں کو بچوں کی طرح ڈھل  
 و حال کے جوڑ و مویر کے عوض ہاتھ سے نہیں دیا ہے، سماع و رقص کو پسند نہیں کرتے ہیں، ذکر  
 جہر کی طرف توجہ نہیں کرتے، یہ بزرگوار جیسے نسب کے عطا کرنے پر قادر ہیں، ویسے ہی نسب کے  
 سلب کرنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں، اور اس طریقہ میں زیادہ تر فائدہ اور استفادہ خاموشی

میں ہے، ان بزرگوں نے فرمایا ہے جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہ اٹھایا، وہ بات کر کے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اور ان بزرگوں کی توجہ ابتدا ہی سے احادیث مجرّوہ کی طرف ہے، اور اہم و صفت سے سوائے ذات کے کچھ نہیں چاہتے، اور معلوم ہو کہ اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق خاموشی اور گونگا ہونا لازمی ہے، مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ لِسَانَهُ،

## مکتوب ۱۲۲

بنام محمد اشرف کابلی

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مرید صادق وہ ہے، کہ جس کے بائیں ہاتھ کا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے، اور یہ فقیر پر تقصیر (حضرت مجدد الف ثانی) ذوق و وجدان سے اپنے حق میں معلوم کرتا ہے، کہ کاتب میں معلوم نہیں کہ بیس سال کی مدت میں کوئی ایسی نیکی پائے، جو اس کے اعمال نامہ میں درج کرے، خداوند جانتا ہے، کہ فقیر اس بات کو بناوٹ اور تکلف سے نہیں کہتا، اور نیز از روئے ذوق کے معلوم کرتا ہے، کہ کافر فرنگ اس سے کئے درجے بہتر ہے، اور اگر اس کا باعث پوچھیں، تو فقیر جواب سے عاجز نہیں ہے، اور نیز ذوق کے طریق پر اپنے آپ کو برائیوں کا احاطہ کئے ہوئے جانتا ہے، اور جو نیکیاں کہ سرزد ہوتی ہیں، ان کو اپنے کاتب شمال کو لکھنے کا زیادہ مستحق پاتا ہے، اور معلوم کرتا ہے کہ میرا کاتب شمال ہمیشہ اپنے کام میں (بیان ہاتھ) ہے، اور کاتب میں معطل و بیکار ہے، رحمت کے سوائے کوئی امید نہیں، اور منفعت کے سوا کوئی وسیلہ نہیں جانتا،

## مکتوب ۲۲۳

جمال الدین حسین کولادی

خواجہ جمال الدین حسین تم نے کچھ عرصہ سو اپنا حال سے اطلاع نہیں دی، جلد جلد اطلاع دینا چاہئے،  
مرید کو چاہئے کہ پیر سے اپنا حال وقتاً فوقتاً کہتا رہے،

## مکتوب ۲۲۴

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

خداوند تعالیٰ اپنے کمال کرم سے رزق دینے کا ذمہ دار نہیں ہے اور ہم کو اور آپ کو  
اس ترور رزق سے فارغ کر دیا ہے، جس قدر آدمی زیادہ ہوں گے، اسی قدر رزق زیادہ آئے گا،  
جمعیت کے ساتھ حق تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے، اور متعلقین کا فکر حق تعالیٰ کے کرم کے حوالہ  
کرنا چاہئے،

## مکتوب ۲۲۵

بنام ملا محمد طاہر لاہوری

بعض مبتدیوں کو بھی منہتیوں کے حالات کے مشابہ واقعات پیش آتے ہیں، اس میں  
فرق کرنا بڑا مشکل ہے

## مکتوب ۲۲۶

بنام شیخ محمد مودود

اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق خیر دے، زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اور ہمیشہ کا عذاب

تہذیب و تمدن سے بہت فخر کیا ہے۔ ملک و قوم کے لیے بہت سے کام کیے ہیں۔  
 ان کی فکر و تخیل کا اندازہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ملک کے لیے بلکہ  
 تمام انسانیت کے لیے کام کر رہے ہیں۔

### کتاب

پہلا باب

انسانی تہذیب و تمدن کی بنیاد پر ہے۔ اس کا مرکز انسان ہے۔ اس کے  
 لیے یہ سبھی کام کیے گئے ہیں۔ ان کا مقصد ہے کہ انسان کو بہتر بنائے۔  
 اس لیے تہذیب و تمدن کا جو کچھ ہے، اس کی بنیاد پر ہے۔ اس لیے اس کا  
 مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔  
 اس لیے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر  
 بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی  
 انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔

### کتاب

پہلا باب

یہ کہ تہذیب و تمدن سے بنایا گیا ہے۔ اس کی بنیاد پر ہے۔ اس لیے اس کا  
 مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔  
 اس لیے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر  
 بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی  
 انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔  
 اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا مطالعہ  
 کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے ہی انسان کو بہتر بنایا گیا ہے۔

## مکتوب ۲۲۹

بنام مرزا حسام الدین احمد

ہمارا طریق وہی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ہے اور ہماری نسبت وہی نسبت ہے۔ اس طریق سے کونسا طریق زیادہ اور بہتر ہے اور اس نسبت سے کونسی نسبت بہتر ہے جس کو فقیر اختیار کرے، شیخ علاؤ الدولہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس قدر واسطے اور وسیع زیادہ ہوں اسی قدر راستہ زیادہ صاف اور نزدیک ہوگا، اور فقیر اس طریق کی ہر بات کو نظر رکھ کر عمل کرتا ہے، اور سر موخا لفت اور نئی بات کو پسند نہیں کرتا، میرے لئے سعادت ہے کہ مخدوم زادوں کی خدمت کروں،

## مکتوب ۲۳۰

شیخ یوسف برکی

اللہ تعالیٰ بیچون و بیچگون ہے، جو کچھ کشف و شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی ارشاد فرماتے ہیں،

## مکتوب ۲۳۱

بنام میر محمد نعمان

حصول باوجود بعد کے متصور ہے، اور وصول متعذر و دشوار ہے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبدعینات اسما کی کلیات ہیں، اور اولیاء اسکی جزئیات ہیں، جو ان کلیات کے تحت میں مندرج ہیں،



کتاب

مکتبہ

مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار

کتاب

مکتبہ

مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار

کتاب

مکتبہ

قلمی مکتبہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار  
مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار  
مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار  
مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم  
دارالکتاب دارالمنار دارالهدی دارالرشاد دارالانوار



## مکتوب ۲۳۵

بنام حاجی بیگ

اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دنیا اور آخرت کا بہترین سرمایہ ہے،

## مکتوب ۲۳۶

شیخ محمد صادق

فرزند عزیز میان محمد صادق احمد اللہ تم کو ولایت خاصہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے، اور فرزند محمد معصوم بالذات اس دولت کے قابل ہے،  
 آگاہی۔ حضرت کے تمام صاحبزادے بفضلہ تعالیٰ جمیع مقامات سے فائز اور سب خلفاء  
 میں سبقت رکھتے ہیں، اس کا بھید محبت پدری اور عطاے حق ہے،

## مکتوب ۲۳۷

بنام محمد طالب

سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنا چاہئے، اور عقائد کو علمائے اہل سنت و جماعت  
 کے موافق درست کرنا چاہئے اور پھر نقشبندیہ طریق میں داخل ہو کر تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرنا چاہئے،

## مکتوب ۲۳۸

بنام میر محمد نعمان

زیادہ مریدوں کے ہونے سے خیر و برکت کا باعث ہی، لیکن ان کے زیادہ ہونے سے عجب

و غیرہ خرابیوں نہ پیدا ہو جائیں، اپنے اعمال درست رکھیں کہ مریدوں کی سرگرمی کا باعث ہو اور ذکر و فکر میں مشغول رہیں تاکہ دوسرے اس سے سبق لیں، ذکر طریقہ نقشبندیہ تعلیم کریں، چاہے کوئی طریقہ قادریہ میں داخل ہو۔

### مکتوب ۲۳۹

بنام ملا احمد برکی

احوال حاصل ہونے سے یہ مراد ہے کہ دل سوائے محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک ہو جائے  
استخارہ ہر کام میں کرنا سنت ہے، ضرور کیا کریں، لیکن بعد استخارہ خواب میں یا جگنے میں بھی اس کام  
کے کرنے یا نہ کرنے کی اطلاع ہو جائے، اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی مختلف طریقوں سے  
امداد کرتی ہیں،

### مکتوب ۲۴۰

بنام شیخ یوسف برکی

جو کچھ دید و شنید و سمجھ میں آئے غیر حق ہے، جب تک جہالت و رجہالت نہ ہو مطلوب سے  
بعد (دوری) ہے،

### مکتوب ۲۴۱

بنام محمد صالح

بفضلہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق ولایت خاصہ سے مشرف ہوئے، اور اسم جزئی سے اسم کلی کی تفسیر  
ملتی ہوئے، اپنے احباب طریقہ کے حالات سے اطلاع دیتے ہیں،

## مکتوب ۲۴۲

بنام ملا بدیع الدین

ذکر سے مقصد غفلت کا دور ہونا ہے، بعض کو اسم ذات کا ذکر فائدہ بخش ہوتا ہے، اور بعض کو  
نفی اثبات، ظاہر کو چونکہ باطن سے غفلت ہوے بغیر چارہ نہیں، اس لئے مبتدی ہو یا منستی ذکر بغیر  
چارہ نہیں ہے، ابتداء میں یہ دونوں ذکر متعین ہیں، اور متوسط اور منستی کو متعین نہیں، متوسط کو تلامذہ  
قرآن کریم اور منستی کو نماز فائدہ بخش ہے، اسماء و صفات کے ذکر اگرچہ دائمی ہوں، احدیت مجرودہ کی  
طرف توجہ کرنے والوں کے نزدیک وہ غفلت میں داخل ہے، ذات و راہ اور راہ کی طرف جانا چاہئے

## مکتوب ۲۴۳

بنام ملا ایوب

مقصود اوامر پر عمل ہو جانا، اور نواہی سے بچنا ہے، اور دین خالص بلا فنار و بقائے حاصل  
نہیں ہوتا جس طریقہ میں اتباع سنت زیادہ ہے، وہی اوروں سے بہتر ہے، حضرات نقشبندیہ  
نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے، اور ان کا طریق بمقابلہ اوروں کے اقریب ہے، خواجہ عبداللہ احقر قدس  
سترہ نے فرمایا ہے، کہ اس طریقہ کے حضرات ہر زرق اور برقاص کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے

حیف باشد شرح او اندر جہاں پھور از عشق باید در نہان

لیک گفتم وصف او تارہ بر بند،

پیش ازان کز فوت آں حسرت رند

## مکتوب ۲۴۲

بنام محمد صالح

اگر آپ کا قیام وہاں باعث جمعیت ہے تو ٹھہریں، فقیر بھی حضرت دہلی کی طرف جانیکا  
آرادہ رکھتا ہے، اور یہ مقام میرے فرزند ارشد کو عنایت فرمایا ہے، اور ان کی ولایت میں دخل  
کیا ہے، فقیر اس جگہ ان کے ولایت میں بطریق مسافروں کے بیٹھا ہے، یہاں سے سب سلام  
کتے ہیں،

## مکتوب ۲۴۵

بنام محمد صالح

کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فنا ہوتا ہے، اور اسلام حقیقی  
بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،

آگاہی :- اسی واسطے حضرت منصور علیہ الرحمہ نے کہا ہے کَفَرْتُ بِدِينِ اللَّهِ وَ...

لِلنَّبِيِّ وَعِنْدَ الْمُسْلِمِينَ قَبِيحٌ،

## مکتوب ۲۴۶

بنام میر محمد نعمان

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی رباعیات کی شرح لکھی ہے، اور علماء اور صوفیہ کے  
درمیان مسئلہ وحدت وجود کی تطبیق کی ہے، اور فریقین کی جو نزاع لفظی ہے وہ دور ہو گئی ہے،

## مکتوب ۲۲۷

بنام مرزا احسام الدین احمد

رب کو اس واسطے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا نہ ہوا، اور جو اس نے چاہا وہ ہوا،

## مکتوب ۲۲۸

بنام مرزا احسام الدین احمد

جو کچھ کسی کو ملا ہے یا ملے، وہ اتباع سنت سے ملا ہے اور ملے گا، اور وہی نبی کے درجہ

سک نہیں پہنچ سکتا، حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اصل ہیں اور اولیا ان کے ظل ہیں آج کل

علوم مثل بہار سی بادل کے برس رہے ہیں، اس راز کے محرم میرے فرزند اپنی اپنی استعداد کے موافق ہیں

## مکتوب ۲۲۹

بنام مرزا ادب

آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید اولین والا آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت

پر وابستہ ہے، آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام میں پہنچتے ہیں، اور آپ

ہی کی متابعت سے تجلی ذات سے مشرف ہوتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے

مرتبہ عبدیت میں جو کمال کے مراتب سے اوپر اور مقام محبوبیت کے حاصل ہونے

کے بعد ہے سرفراز فرماتے ہیں، اور آپ کے کامل تابعداروں کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح

فرماتے ہیں، اور اولوالعزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو کرتے ہیں، اور اگر موسیٰ علیہ السلام آپ

کے زمانہ میں زندہ ہوتے، تو آپ ہی کی تابعداری کرتے، اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کے نازل ہونے

اور حضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنے کا قصہ مشہور و معلوم ہے، آپ کی امت آپ کی متابعت کے سبب خیر الائم ہوئی ہے، اور اس میں سے اکثر اہل جنت ہیں، قیامت کے دن آپ کی تابعداری کے بدولت تمام امتوں سے پہلے آپ کے امتی بہشت میں جائیں گے، اور ناز و نعمت حاصل کریں گے،

## مکتوب ۲۵

بنام ملا احمد

آپ کی جو پہلی حالت تھی، وہ وجد و سماع کی طرح تھی، جس کا تعلق جسد سے تھا، اور جو حالت اب حاصل ہوئی ہے، اس میں جسد کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس کا زیادہ تر تعلق قلب اور روح کے ساتھ ہے، اس معنی کا بیان تفصیل چاہتا ہے، اصل یہ کہ یہ حالت پہلی حالت سے کئی حصہ بہتر ہے، اور ذوق کا نہ پانا اور خوشی کا دور ہونا، ذوق و خوشی کے پانے سے بہتر ہے، کیونکہ نسبت جس قدر جہالت اور حیرت میں ترقی کرے، اور جسد سے دور تر ہو اسی قدر اصل ہے، اور مقصود حاصل ہونے کے نزدیک رہے، اس لئے اس مقام میں عجز و جہل کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے، جہل کو معرفت سے تعبیر کرتے ہیں، اور عجز کا نام اور اک رکھتے ہیں، آپ نے لکھا تھا کہ اس نسبت کی وہ تاثیر جو پہلے تھی اب نہیں رہی، ہاں تاثیر جسدی نہیں رہی، لیکن تاثیر روحی زیادہ تر حاصل ہو گئی ہے، لیکن ہر شخص اس کا اور اک نہیں کر سکتا،

## مکتوب ۲۵

بنام محمد اشرف

حضرت صدیق و حضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کمالات نبوت میں قدم غالب ہے، اور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مثل برزخ کے کمالات نبوت اور کمالات ولایت میں حصہ رکھتے ہیں، اور  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ولایت محمدیہ میں قدم غالب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ فرماتے  
 ہیں، کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سب صحابہ سے حضرت صدیق کو بہتر جانتے تھے،  
 کیونکہ نہ ہوں کہ جنکے حق میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ عمر کی تمام عمر کی نیکیوں  
 سے صدیق کی ایک نیکی بہتر ہے، اور یہ دونوں صاحب حضرت صدیق و حضرت عمر حضور سے ایسا تعلق  
 رکھتے ہیں، کہ بعد مرنے کے بھی جدا نہ ہوئے، اور ایک ہی جگہ مدفون ہیں، اور حشر میں بھی ساتھ ہی قبروں  
 سے اٹھیں گے، اکثر اولیاء حضرت امیر کو شیخین پر سبقت دیتے، لیکن ان کا کشف اس مقام عالی میں  
 نہیں پہنچتا، جہاں حضرات شیخین کا مرتبہ ہے، فقیر نے غور کیا تو معلوم ہوا، کہ جنت کے دروازہ پر حضرت  
 صدیق و حضرت عمر فاروق تشریف رکھتے ہیں، اور دخول جنت ان کے رائے پر ہے، حضرت صدیق  
 لائق جنت کے پسند فرماتے ہیں، اور حضرت عمر فاروق اس کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کرتے ہیں،  
 حضرت عبداللہ بن عمر نے بعد انتقال حضرت عمر کے عام صحابہ میں فرمایا، کہ آج نوحہ علم چلا گیا، صحابہ  
 یہ بات سن کر تامل میں ہوئے، تو حضرت عبداللہ نے فرمایا، کہ میری مراد علم سے علم ذات و صفات  
 و قرب حق تعالیٰ ہے، نہ مسائل علم حیض و نفاس، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ چونکہ ولایت محمدی کے  
 حامل ہیں، اسلئے اقطاب و ابدال و اوتاد ہوا لیا سے غزلت میں سے ہیں، اور کمالات ولایت کا  
 ان میں غلبہ ہے، اذن کی تربیت اور امداد و اعانت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد ہے، قطب  
 الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے، قطب مدار انہی کی  
 حمایت و رہایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے، حضرت فاطمہ و حضرت حنین رضی  
 اس مقام میں حضرت علی کے شریک ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں



اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے،

## مکتوب ۲۵۲

بنام شیخ بدیع الدین

حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا مبدعین صفت اعظم ہے، جیسے کہ تعین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبدع یہی صفت ہے، فرق جہات و اعتبارات کے لحاظ سے ہے، کیونکہ اس صفت کی ایک جانب عالم کی طرف ہے، اور دوسری معلوم کی طرف، پہلی جانب وحدت کے مناسب ہے، اور دوسری کثرت کے موافق اور پھر اس کے لئے بھی اجمال اور تفصیل ہے،

## مکتوب ۲۵۳

بنام شیخ ادریس سامانی،

شیخ ادریس سامانی نے چند سوال کئے ہیں، ان کا جواب ہے، آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر زمین کی طرف نظر کرتا ہوں، تو زمین کو نہیں پاتا ہوں اور آسمان کی طرف نظر کرتا ہوں تو اسکو بھی نہیں پاتا ہوں اور جس کسی کے آگے جاتا ہوں، اس کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، اور ایسے ہی عرش و کرسی بہشت و دوزخ کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، حق تعالیٰ کا وجود بے پایاں ہے، اس کو کسی نے نہیں پایا، بزرگ بھی اس جگہ تک رہ گئے ہیں، اور یہاں تک اگر سیر سے عاجز ہو گئے ہیں اس معنی سے زیادہ کچھ اختیار نہیں کیا ہے، اگر آپ بھی اس کو کمال جانتے ہیں، اور اسی مقام میں ہیں، تو پھر میں آپ کے پاس کس لئے آؤں، اسی تردد کی وجہ سے وہاں چند سال سے آنا نہیں ہوا، میرے مخدوم اس قسم کے احوال تلویحات قلب سے ہیں، معلوم ہوتا ہے، کہ ایسے احوال والے شخص نے قلب کے مقامات سے جو تھے حصہ سے زیادہ طے نہیں کیا ہے، مقامات قلب سے تین حصہ اور

طے کرنے چاہئیں تاکہ قلب کا معاملہ پورا طے ہو، اور قلب کے آگے روح اور روح کے آگے سر کے  
 سر کے آگے خفی اور خفی کے آگے اخفی ہے، ان باقی ماندہ چاروں میں سے سرائیک کے لئے الگ الگ  
 احوال و مواجید ہیں، سب کو جدا جدا طے کرنا چاہئے اور تمام کمالات سے آراستہ ہوتا چاہئے، عالم  
 کے ان پانچوں لطائف سے گزرنے اور ان کے اصولوں کی منازل کو درجہ بدرجہ طے کرنے اور اسما  
 صفات کے ظلی مدارج کو جو ان کے اصول کے اصول ہیں، درجہ بدرجہ قطع کرنے کے بعد اسما و  
 صفات کی تجلیات کے اور شیونات اعتبارات کے ظہورات ہیں، اور ان تجلیات سے گزر کر  
 آگے تجلیات ذات ہیں، تب نفس کے اطمینان سے معاملہ پڑتا ہے، اور مقام رضا حاصل ہوتا  
 ہے، ان کے مقابلہ میں پہلے کمالات ایسے ہیں، جیسے دریائے محیطا پیدا کنار کے مقابلہ میں قطر  
 اس مقام میں اسلام حقیقی اور شرح صدر حاصل ہوتا ہے

کار این ہست غیر این ہمہ تیج

اسما و صفات کی وہ تجلیات جو عالم امر کی ان پنجگانہ منزلوں کو منح ان کے اصول اور اصول  
 الاصول کے قطع کرنے سے پہلے متوہم ہوتی ہیں، وہ عالم امر کے بعض خواص کے ظہورات  
 ہیں، جو بچوینی و لامکانیت سے کچھ ہتھ رکھتے ہیں، نہ کہ اسما و صفات کی تجلیات، ایک سالک  
 نے اسی مقام میں کہا ہے کہ میں تیس سال تک روح کو خدا سمجھ کر اسکی پرستش کرتا رہا چونکہ اپنے  
 نہایت توجہ کیساتھ اس راہ کی حقیقت کو بیان کرنا طلب فرمایا تھا، اسلئے مختصراً اسکا بیان  
 لکھا گیا، اور آپ کے حاضرین مجلس کو سلام

مکتوب

بنام غلام احمد

حقیقت قرآن سے حقیقت کعبہ افضل ہے، کیونکہ حقیقت قرآن منشا صفت کلام ہے

اور حقیقت کعبہ کا منشا وہ مرتبہ ہے جو شیونات صفات و صفات کی تلویحات سے برتر ہے اس لئے  
اسکی برتری کی گنجائش ہے سجدہ ذات باری تعالیٰ کو ہے، نہ کہ کعبہ کو اور سجدہ آدم کو نہیں تھا، بلکہ  
خالق کو تھا، سجدہ خالق کے لئے ہے نہ کہ کسی مخلوق کے لئے،

## مکتوب ۲۵۵

بنام ملا محمد طاہر

جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کریں، اور مردہ سنت کو زندہ کریں، حضرت امام ہمدانی  
رضی اللہ عنہ اپنی سلطنت کے زمانہ میں سنت مردہ کو زندہ کریں گے، اور ایک عالم مدینہ منورہ  
نے جس نے بدعت پر عمل کر رکھا ہوگا، اوس کے قتل کا حکم دین گے،  
(جس پر عمل نہیں کیا جائے)

## مکتوب ۲۵۶

بنام شیخ بدیع الدین

منصب امامت کے مناسب قطب ارشاد کا منصب ہے، اور منصب خلافت کے  
مناسب قطب مدار کا منصب ہے، اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غوث یہی  
قطب مدار ہے، ان کے نزدیک منصب غوثیت منصب قطبیت سے علیحدہ منصب نہیں ہے،  
اور فقیر کے نزدیک غوث قطب مدار سے الگ ہے، بلکہ اس کے معاملہ کا مدد و معاون ہے،  
قطب مدار بعض امور میں اس سے مدد لیتا ہے، اور ابدال کے مقرر کرنے میں بھی اس کا دخل ہے، اور  
قطب کو اس کے اعوان و انصار کے اعتبار سے قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ قطب الاقطاب کے  
اعوان و انصار حکمی ہیں، اسی واسطے شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ کوئی گاون

کافروں یا یونوں کا نہیں ہے، جہاں قطب نہ ہو صاحب منصب کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہے، اور جو اس منصب کا کمال رکھتا ہے، اور منصب نہیں رکھتا اس کے لئے لازم نہیں ہے، کہ وہ صاحب علم ہو، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام امت کے ایمان سے بھاری ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو رط کے قتل کئے گئے تھے، ان کی استعدادیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئی تھیں، بعد مرثیہ کے دلی سے ولایت نہیں چھنی جاتی ہے، بلکہ اس میں ترقی ہوتی ہے، لیکن خرقہ عادت وغیرہ کا کثرت سے ظاہر ہونا سلب ہو جانے کا سبب ہوگا، عورتیں جو محرمات میں داخل ہیں، بلا پر وہ بیعت کرنا چاہئے، اور غیر محرم پردہ کی ادٹ سے طریقہ سیکھیں، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد کوئی دن نموس نہیں ہے، ترجیح صرف جمعہ اور رمضان کی شارع علیہ السلام سے ثابت ہے۔

## مکتوب ۲۵

بنام میر محمد نعمان

اس مکتوب شریف میں ترقی لطائف کا بیان فرمایا ہے، جو کئی مکتوبات میں مفصل بیان ان کا آچکا ہے، اس لئے یہاں نہیں لکھا جاتا،

## مکتوب ۲۶

بنام شریف خان

حق تعالیٰ کا ہمارے ساتھ زیادہ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے، لیکن حق تعالیٰ ہماری عقلوں اور فہموں اور ہمارے علوم اور ادراکات سے درالور ہے،

## مکتوب ۲۵۹

بنام خواجہ محمد سعید

حضرت زین العابدین علیہ السلام کی برکت سے جو ہر بیت عنین کو نصیب ہوئی، اس کا شکر  
 کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا سابق حکماء سے جو ان صانع کے قائل نہیں تھے، لیکن انہوں نے حضرت  
 زین العابدین علیہ السلام کے علم پر اپنی حیرت و حجاب کے قائل ہوئے اور ہندوستان میں بھی بجزیر علیہ السلام  
 دعوت ہوئے ہیں جن کے نور مثل مثل روشن ہیں، ہند میں انہی کی ہدایت اور کلام سے کچھ کچھ  
 گفتگوات و معانی الٹی ہیں کی ہے، لیکن پوری نہیں کر کے، اصول و اتحاد کے قائل رہے اور حضور  
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو،

## مکتوب ۲۶۰

بنام شیخ محمد صادق

یہ مکتوب شریف حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھا ہے، جو حضرت کے راز دار و صاحب  
 ہیں اور اس میں ابتدا سے لیکر انتہا تک حالات و درج فرمائے ہیں، اور بہت بڑا طول و طویل مکتوب  
 شریف ہے جس کا مضمون چند مکتوبات میں جگہ جگہ آگیا ہے، اس لئے اس مکتوب میں سے کچھ اخذ نہیں کیا

## مکتوب ۲۶۱

بنام میر محمد نعمان

نماز جامع کمالات و عبادات ہے، اور شب معراج میں جو دولت دیدار حضور علیہ السلام کو  
 نصیب ہوئی تھی، اس کا نمونہ اور نفل نماز میں نصیب ہوتا ہے، اگر نماز کی حقیقت سے آگاہی ہوتی  
 تو سماع و نغمہ میں کبھی گرفتار نہ ہوتے، اور وجد و تواجہ کو یاد نہ کرتے،

## مکتوب ۲۶۲

بنام مولانا محبت علی

محبت قبی اور رطل کو زیادہ کریں کیونکہ اس سلسلہ میں نسبت انعکاسی اور انصافی ہے، اور قرب بعد برابری ہے۔  
(رہنمائی)

## مکتوب ۲۶۳

بنام تاج الدین

فقیر کے نزدیک جس طرح کعبہ کی صورت کیا ملک کیا بشر تمام خلائق کی صورتوں کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی طرح اسکی حقیقت بھی ان صورتوں کی حقائق کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی واسطے وہ حقیقت تمام حقائق سے برتر ہے، اور اس کے متعلقہ کمالات تمام حقائق کے متعلقہ کمالات سے بڑھ کر ہیں، اگرچہ حقیقت حقائق کوئی اور حقائق الہی کے درمیان برزخ ہے، کعبہ شریف صورت میں دنیا سے ہے، اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور نماز نے بھی اس کے وسیلہ سے یہ نسبت پیدا کر لی ہے، اور صورت میں دنیا اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور جو حالت نماز میں میسر ہوتی ہے، وہ تمام حالتوں سے بہتر ہے، غیر نماز میں جو حالت حاصل ہو، وہ نلال سے تعلق رکھتی ہے، اور عین نماز میں جو حالت ہے، وہ اصلیت سے تعلق رکھتی ہے، اور جو حالت نماز میں حاصل ہوتی ہے، وقت موت کے اس سے بہتر ہوگی، کیونکہ موت احوال آخرت کے مقدمات سے ہے، اور ایسی ہی جو حالت برزخ صغریٰ یعنی قبر میں میسر ہوگی، وہ حالت موت سے افضل و بہتر ہوگی، اور اسی طرح جو حالت برزخ کبریٰ یعنی قیامت کو جو مشہود اتم و اکمل ہے، قبر سے بہتر ہوگی، اور اسی طرح برزخ کبریٰ کے مقابلہ میں جنات النعیم کا مشہود اتم و اکمل ہے، اور اس سے بہتر وہ مقام ہے، جہان کی خبر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ہے، جس میں نہ کوئی حور ہے، اور نہ کوئی محل، اس میں اللہ تعالیٰ پہنچتے ہوئے

حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا کستی آخرت کی ہے، اس جگہ مطلوب کو ڈھونڈنا چاہئے،

## مکتوب ۲۹۳

بنام سید باقر علی

اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہیں، یہ مانتیک کہ معاملہ جمالت تک پہنچ جائے، اور کام حیرت تک انجام پائے،

آگاہی یہ چند فقرے روایتی کے حاصل کرنے اور کمال کے حاصل کرنے کے لئے مشعل روح روان و جانِ طریقت میں، اور مبتدئی اور منتہی کو کافی ہیں،

## مکتوب ۲۹۴

بنام شیخ عبدالماذی

گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، مبارک ہو، بشرطیکہ مسلمانوں کے حقوق کی رعایت ہاتھ سے نہ دین، اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، ہمارا طریق صحبت ہے، کیونکہ خلوت میں شہرت ہے، اور شہرت میں آفت ہے، اور صحبت موافقان طریقت کی صحبت ہے، نہ کہ مخالفان طریقت کی، کیونکہ ایک دوسری سے اپنے کو کم جانے، یہ صحبت کی شرط ہے،

## مکتوب ۲۹۵

بنام خواجہ عبدالعزیز عبداللہ

یہ مکتوب حضرت نے صاحبزادہ خواجہ عبدالعزیز عبداللہ کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے،

جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ ہیں،

یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد صاحب کے احسانات میں غرق ہے، اور فقیر نے اس طریق میں الفنیات سے لیکر آخر تک انہی سے حاصل کیا ہے، جو دولت حضور کے درگاہ سے ملی ہے، اگر تمام عمر کے لئے سر کو جناب کی بلند درگاہ کے خادموں کے پامال کرتا رہے، تو بھی جناب کا حق ادا نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ بذات خود موجود ہے، اور تمام اشیاء اور اسکی ایجاد سے موجود ہیں، حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی صفات و افعال اس کی ذات کی طرح بیچوں و بیچوں ہیں، اللہ تعالیٰ حلول و اتحاد سے پاک ہے، حکما، میں علم طب و نجوم، و علم تہذیب اخلاق جو ان کے بہمان بہتر علوم ہیں، یہ گذشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے چرا کر اپنے باطل اور یہودہ علوم کو راجح کیا ہے، امام غزالی نے بھی اس کی تشریح اپنے رسالہ المنقذ من الضلال میں کی ہے، افلاطون بدبختوں کے رئیس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں کہا، کہ میں ہدایت یاب ہوں، مجھے تمہاری ہدایت کی ضرورت نہیں، اس بدبخت نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ان کے دم کرنے سے مردے زندہ ہوتے ہیں، اور اذیہ اچھے ہوئے ہیں لیکن بلا سوچے بوجہ گیند و عداوت کے بلا غور کے کہدیا، شیخ محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو فقیر ولی جانتا ہے، اور ادن کی وہ تحقیقات جو خلافت شرع شریف ہے، قابل قبول نہیں جانتا، لیکن خطا ادن کی خطا، اجتہاد ہی ہے، خدا ان کو معاف کرے گا، بعض لوگ حضرت شیخ کے خلافت ہیں، اور برا کہتے ہیں، اور بعض ان کی تحقیقات سکر کو حق جان کر عمل کرتے ہیں، یہ ہر دو فریق افراد و تفریط میں ہیں، حضرات انبیاء علیہم السلام اسباب کو برتتے ہیں، لیکن مبتدع پر نظر رکھتے ہیں، آخرت میں مومن اللہ تعالیٰ کو بے جہت، بے کیف اور بے شہدہ اور بے مثال جنت میں دکھیں گے،

————— ❦ —————



## مکتوب ۲۶۶

بنام مرزا حسام الدین

علوم و معارف جو فقیر پر وارد ہوتے ہیں، ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں، تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے، اور جو علوم خاص میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کا تھوڑا سا حصہ بھی ظاہر نہیں کر سکتا، بلکہ مرزا اشارہ کے ساتھ بھی اس میں گفتگو نہیں کر سکتا، بلکہ اپنے فرزند عزیز جو فقیر کے معارف کا مجموعہ ہے، اور مقامات سلوک و جذبہ کا نسخہ ہے، ان اسرار و دقائق کو ان سے بھی نہیں کہہ سکتا، ان کے پوتہ رکھنے میں کوشش کرتا ہے، حالانکہ فقیر جانتا ہے، کہ فرزند عزیز محرمان اسرار سے ہی، اور خطا و غلط سے محفوظ ہے، لیکن کیا کرے کہ وہ اسرار زبان پر لائے ہی نہیں جاسکتے، یہ دولت جس کو فقیر چھپانا چاہتا ہے، حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چراغ نبوت سے مقتبس ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہنچے ہیں، ایک علم ہے جس کو میں نے بیان کیا، دوسرا وہ علم ہے، کہ اگر اسکو تمہارے سامنے بیان کروں تو تم میرا گلا کاٹو، اور یہ دوسرا علم، علم اسرار ہے، کہ جس کو سمجھنے سے کسی کا فہم کافی نہیں ہے،

## مکتوب ۲۶۷

بنام خانخانان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، وہ علوم جو انبیا علیہم السلام کے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار، اور عالم وارث وہ ہے، جس کو دونوں قسم کے علم حاصل ہوں، نہ کہ وہ شخص کہ جس کو ایک ہی قسم کا علم حاصل ہو، اور دوسرا علم

اسکو نہ ہو، کہ یہ بات وراثت کے منافی ہے، کیونکہ وارث کو مورث کے ہر ترکہ میں سے حصہ ملنا چاہئے، اور ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں، ان علماء سے مراد وہ علماء وراثت ہیں، جو دونوں علوم سے حصہ رکھتے ہوں، بعضوں نے جو کہا ہے، کہ ولایت نبوت سے افضل ہے، یا نبی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے، بالکل غلط ہے، فقیر نے رسالوں میں اور مکتوبات میں جگہ جگہ اس بات کو ظاہر کیا ہے، کہ ولایت کمالات نبوت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے کہ دریا کے مقابلہ میں قطرہ، چونکہ یہ لوگ کمالات نبوت سے واقف نہیں اور وہاں تک ان کی رسائی نہیں ہے، اسلئے ایسی باتیں کہتی ہیں،

## مکتوب ۲۶۸

بنام مرتضیٰ خان

یہ مکتوب شریف مرتضیٰ خان کی طرف تحریر فرمایا ہے، آپ اس جگہ مقرر ہوئے ہیں، جہاں جھوٹے خداؤں کی پرستش زیادہ ہوتی ہے، لہذا آپ کوشش کریں کہ سچے خدا کی عبادت اور توحید زیادہ پھیلے، اور جھوٹے خداؤں کی تذلیل و تکذیب ہو، اور اسلام کی ترقی کریں، فقیر کے نزدیک اس سے بہتر کوئی کام خوشنودی حق کے لئے نہیں ہے،

## مکتوب ۲۶۹

بنام شیخ نور محمد

گوشت نشینی بہت بہتر چیز ہے، بشرطیکہ اس میں شرف نفس نہ ہو، اللہ ہی کے واسطے ہو، لیکن صحت خاصانِ خدا اس سے بہتر ہے،

## مکتوب ۲۶۱

بنام شیخ حسن

جو واقعہ آپ نے تحریر کیا ہے، اس کا حال واضح ہوا، آپ امیدوار رہیں، اور جو ام آپ کو کیا گیا ہے، جان و دل سے اس میں کوشاں رہیں، اگر آپ کے والد اور بھائی اجازت دین تو ہندوستان کی سیر مناسب ہوگی،

## مکتوب ۲۶۲

بنام سید محبت اللہ

اولیاء کا ایمان شہودی ہے، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان بالنبی ہے، انبیاء علیہم السلام جب دعوت سے فارغ ہو جاتے ہیں، اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور رجوع الی الخلق کی مصلحت تمام ہو جاتی ہے، تو بڑے شوق سے الرقیق الاعلیٰ کی ندا لگا کر کھلی طور پر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اور مراتب قرب میں خوشی و ناز سے ٹہلتے ہیں، فقیر کے نزدیک کمال یہ ہے کہ رجوع الی الحق بھی پورا ہو، اور رجوع الی الخلق بھی پورا ہو، کوئی ناقص یہ خیال نہ کرے، کہ حق کی طرف سے خلق کی طرف چلا آیا، یہ چلا آنا اس کا رضا حق کے لئے ہے، نہ مرضی خود کے لئے، پس اس کا آنا مقام رضا میں ہے، جو مقام سب سے بلند تر ہے، اور صاحب رجوع وہ کام کرتا ہے، جس کیلئے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے ہیں خود خدا تک پہنچنے کے لئے اور اوروں کو خدا تک پہنچانے کے لئے آیا ہے، یہ رجوع نبوت کے فضائل میں سے ہے، اور وہ توجہ ولایت کے آثار میں سے ہے، اور جو صاحب رجوع ہیں، ان کی توجہ حق کے ساتھ پوری پوری رہتی ہے، اور خلق کے ساتھ بھی اس کا معاملہ مثل حرف مشدود کے ہوتا ہے، اول جس شخص نے توحید وجودی کی تصریح کی ہے، وہ شخص محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، گذشتہ (خلاصہ)

مشائخ کی عبارتیں اگرچہ توحید و جود ہی کی خبر دیتی ہیں، لیکن توحید شہودی پر چل کرنے کے لائق ہیں، جو کچھ ممکن میں دیکھتے ہیں، وہ واجب نہیں، اور جو کچھ حادث میں پاتے ہیں، وہ قدیم نہیں اور جو کچھ تشبیہ میں ظاہر ہو، وہ تنزیہ نہیں، علماء اہل حق کے عقائد کے موافق کام کرنا چاہئے، اُصوفیہ کے کشفی معاملات میں حُن ظن کے ساتھ خاموشی اور سکوت اختیار کرنا چاہئے، اور لاو نعْم پر جبراً ف نہ کرنی چاہئے، علماء سے مراد اس جگہ علماء آخرت ہیں، نہ علماء دنیا، کیونکہ علماء دنیا عام مومنین میں داخل ہیں،

## مکتوب ۲۶۳

بنام مرزا حسام الدین احمد

طالب کو چاہئے کہ اپنے کشف اور خوابوں پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کی ہدایت کے موافق کار بند رہے، شیطان اور نفس ہر طرح کے دھوکے دیا کرتے ہیں، اگر خوابوں کے دیکھنے اور کشف کے ہونے پر حصر ہوتا تو مریدوں کو پیروں کی ضرورت نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کبرائے دین کسی سے مرید ہو کر فائدہ نہ اٹھاتے، کیونکہ وہ ایام بچپن ہی سے خدا کے فضل سے نیک اور عابد اور عالم تھے، اور وجہ اسکی یہ ہے، کہ مننتی محفوظ ہیں، اور مبتدی نہیں ہیں، وہ محفوظ حق و باطل میں تمیز کرتا ہے، فقیر کا مقصد غزلیات نعتیہ یا مولود یا مجلس سماع سے منع کرنے کا یہ ہے، کہ معاملہ طریقت میں مخالفت نہ ہو، اور ہر چیز کا ایک مطلب خاص ہوا کرتا ہے،

آگاہی حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے یہاں ذکر حق کے سوا ہر چیز کو ترک کرتے ہیں، جب تک کہ مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو، حتیٰ کہ تلاوت قرآن مجید، و نماز نافلہ

سے باز رکھ کر صرف ذکر حق میں مشغول رکھتے ہیں، جب کہ نماز اور تلاوت قرآن مجید سے ہی روک کر صرف ذکر حق میں مخاطب رہنے کو فرماتے ہیں، تو ایسی حالت میں نعتیہ اشعار یا سماع کی کب اجازت دیکھتے ہیں، اگر آپ کے نزدیک میلاد یا اشعار نعتیہ کا پڑھنا جائز ہوتا، تو آپ اسی موقع پر بلا تامل اپنے حق کوئی ٹوکام میں لا کر حرمت یا ناجوازی کا اظہار فرماتے، مگر ایسا نہیں کیا یہ مانعت وقتی صرف ذکر حق کے مقابلہ پر صرف ظلیہ حق کے لئے ہی،

بعض لوگ مخالف میلاد اس مکتوب کو دلیل میں لاتے ہیں، لیکن مطلب مکتوب کو خود

نہیں سمجھتے،

## مکتوب ۲۴

بنام شیخ یوسف

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، کہ تم کو چھ تنگ توحید سے مرتبہ شہود میں آگئے، جو شاہراہ ہے، یہاں بے لذتی ہے، اور حیرت ہے، اور ہمہ اوست میں ذوق شوق آہ و نعرہ ہے، ایسا نہ ہو کہ مثل پوسٹینوں کے پوسٹ چھوڑ کر پھر اس پر عامل ہو جائیں، ہمت بلند رکھیں، اور مرتبہ حیرت و جہل میں ترقی کریں، اگاہی، پوسٹ سے مراد ذوق شوق آہ و نعرہ ہے،

## مکتوب ۲۵

بنام ملا احمد

احکام شریعت کے پھیلانے میں کوشاں رہیں، اور ہمت بلند رکھیں، ذکر قلبی احکام شریعت بجالانے میں مدد دینے والا اور نفس امارہ کی سرکشی کو دور کرنے والا ہے، آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایک دوست کے لئے چھ ماہ ہوئے ہیں کہ ترقی ہوئی ہے، کہ جو کچھ اس کو غیبت اور بے شعوری کی

حالت میں ارواحِ طیبات سے دکھائی دیتا تھا، اب وہ حالتِ بیداری اور ہوش میں دکھتا ہے ہیر  
مخدوم یہ دید کچھ ترقی پر دلالت نہیں کرتی، خواہ شعور میں دکھیں یا بے شعوری میں، کیونکہ قدم اول اس  
راہ میں یہ ہے، کہ حق تعالیٰ کے غیر کو کچھ نہ دکھیں، اور خیال میں ماسوا سے اللہ کا خیال نہ رہے، نہ اس  
معنی سے کہ اشیاء کو حق تعالیٰ کا غیر نہ دیکھے، اور ماسوا کے عنوان پر نہ جانے، کیونکہ یہ بات بجائے خود  
کثرتِ مبنی ہے، بلکہ حق تعالیٰ کے غیر کو ہرگز نہ دیکھے، اور نہ جانے اس حالت کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں  
اور اس راہ کی منازل میں سے یہ پہلی منزل ہے،

اگاہی یہ خط حضرت نے ملا احمد برکی کو تحریر فرمایا ہے، جو عرب ہیں،

## مکتوب ۲۶۶

بنام شیخ بدیع الدین

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دو قسم پر نازل فرمایا ہے، ایک محکمات، دوسرے متشابہات  
قسم اول علم شریع اور احکام کا منشور اور مبداء ہے، اور قسم ثانی حقائق و اسرار کے علم کا مخزن  
ہے، اور چہرہ اور قدم اور ساق، اور انگلیاں پورے، جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں  
یہ سب متشابہات میں سے ہیں، اور ایسی ہی حروف مقطعات جو قرآن مجید کی صورت  
میں اول آئے ہیں، یہ بھی متشابہات میں سے ہیں، جن کی تاویل علمائے راہنما کے سوا  
اور کسی کو نہیں دی گئی، یہ فقیر قرآن مجید کی نسبت کیا لکھے کہ اس کا ایک ایک حرف مقطعات  
مثل دریائے موانج ہے، اور علم محکمات علم متشابہات کے نسبت مثل پوست کے ہے،  
جو شخص علم محکمات سے واقف ہے، اور وہ علم متشابہات کی تاویل ڈھونڈھے اور صورت  
کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف دوڑے، وہ ایسا جاہل ہے، جس کو اپنی جہالت کی خبر نہیں

اور ایسا گمراہ ہے کہ جس کو اپنی گمراہی کی خبر نہیں،

## مکتوب ۲۶۶

بنام ملا عبدالحی

جو سیر اپنی ذات کے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہر اور یہی آیات نشانات جملہ آفاقی سے علم یقین حاصل ہوتا ہے اور عین یقین فانیں حاصل ہوتا ہے، اور حق یقین بقائین عطا کیا جاتا ہے،

## مکتوب ۲۶۷

بنام ملا عبد الکریم

شرعیات کے موافق عقائد و اعمال کرنا چاہئے، ان علماء کے موافق جو اہل سنت و جماعت ہوں، اس کے بعد نسیان ماسوائے اللہ کے حاصل کرنے میں کوشش کریں، اور نسیان ماسوائے اللہ کے حاصل کرنے کے لئے طریقہ نقشبندیہ کے پیشوا کا طریقہ بہت اقرب ہے، اپنے والد مرحوم کی فاتحہ و عار صدقہ و استغفار سے اعانت و امداد کریں،

## مکتوب ۲۶۸

بنام ملا حسن کشمیری

فقیر کو جو کچھ ملا ہے، وہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی صحبت اور توبہ سے ملا ہے، اس حسن کا شکر یہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا، قرب و وصول کا لفظ میدان عبارت کی تنگی کے باعث اختیار کیا گیا ہے اور نہ وہاں نہ قرب کے نہ وصول نہ عبارت ہے، نہ اشارت نہ شہود ہے نہ حلول ہے، نہ اتحاد نہ کھٹ

نہ زمین نہ زمان نہ مکان نہ احاطہ نہ سر بیان نہ علم نہ معرفت نہ جہل نہ حیرت،

## مکتوب ۲۸۰

بنام حافظ محمود

فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے، اگر اتباع سنت اور عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق نہ ہوں، تو استدراج ہے،

## مکتوب ۲۸۱

بنام میر محمد نعمان

طریقہ نقشبندیہ کا طریق طریق صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے اور اس اتباع کی وجہ سے ان کے لئے راستہ کمالات کا کھول دیا جاتا ہے، جو کمالات لایق بدرجہا افضل ہے، اس طریق میں وہ شخص مایوس اور خسارہ میں ہے، جو اس طریق میں نئے نئے امور پیدا کرے،

## مکتوب ۲۸۲

بنام بدیع الدین

آج صبح حضرت الیاس و حضرت خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام سے روحانیوں کی صورت میں ملاقات ہوئی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا، کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں، حق سبحانہ تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کا مدد عطا فرمائی ہے، کہ اجسام کی شکل میں متمثل ہو کر وہ کام جو جسموں سے وقوع میں آئیں، یعنی جسمانی حرکات و سکنات اور جسدی طاعات و عبادات ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں،



نے دریافت کیا کہ آپ امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں، تو فرمایا کہ ہم شریع کے ساتھ مکلف نہیں ہیں، لیکن چونکہ قطب مدار کے کام ہمارے سپرد ہیں، اور قطب مدار امام شافعی کے مذہب پر ہے، اس لئے ہم بھی اس کے پیچھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں۔  
حضرت ایسا علیہ السلام نے اس اثنا میں کوئی بات نہیں فرمائی،

## مکتوب ۲۸۳

بنام صوفی قربان

شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت دنیا میں نہیں ہونی بلکہ آخرت میں ہونی ہی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات چونکہ دائرہ مکان و زمان و تکی مکان سے باہر نکل گئے تھے اس لئے ازل وابد کو آن واحد میں معلوم کر لیا تھا، اور ہدایت اور نہایت کو ایک ہی نکتہ میں متحد کیا

## مکتوب ۲۸۴

بنام ملا عبدالقادر

انسان مرکب ہی، عالم خلق سے جو اس کا ظاہر ہے، اور عالم امر سے جو اس کا باطن ہی، مفصل علم سلوک کسی کو عرصہ دراز بعد دیا کرتے ہیں، ہر سالک کو نہیں دیتے، جیسے پیغیروں میں پیغیر اولوالعزم بہت عرصہ بعد ہوا کرتے تھے، اور دوسرے پیغیر اولوالعزم کے زمانہ بعثت تک سب پیغیر اوسے پیغیر اولوالعزم کا کلمہ اور اسکی شریعت پر چلا کرتے تھے،

آگاہی پیغیر اولوالعزم حضرت آدم و حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس پیغیر ان اولوالعزم

میں اولوالعزم ہے،

اسی طرح اولیائے اکمل جیسے امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ جمیل الدین  
چشتی و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم جمعین اولیاء اولوالعزم  
میں ہیں انکی ہریت راہ سلوک پر سالکوں کو چلنا چاہئے،

## مکتوب ۲۸۵

بنا م سید محبت اللہ

سماع و وجدان لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے، جن کے احوال متغیر اور اوقات متبدل ہوتے  
رہتے ہیں یعنی کبھی حاضر ہیں کبھی غائب اور کبھی انوار کو اور تجلیات کو پانے والے ہیں، اور کبھی کم کرنے  
والے، یہ لوگ اربابِ قلوب ہیں، جو تجلیات صفا تہ کے مقام میں ایک صفت سے دوسری صفت کی  
طرف اور ایک اسم سے دوسرے اسم کی طرف منتقل اور تحول ہوتے رہتے ہیں، اور جو لوگ اس حال  
سے نکل گئے ہیں، اور مرتبہ تکمیل میں پہنچ گئے ہیں، وہ محتاجِ سماع و وجد نہیں ہیں اور بعض مننتی ایسے بھی  
ہیں، کہ باوجود ان کا وقت اور حال دائمی ہے، اور ان کو سماع فائدہ دیتا ہے، ہتدی کے لئے سماع  
ہر طرح مفرب ہے، خواہ شرائط کے ساتھ ہی ہو،

آگاہی چونکہ اس کی خرابی نفس دور نہیں ہوتی ہے، اور دل ذکر حق سے پورا صاف  
نہیں ہوتا، اس لئے بوجہ خود کے ہر چیز کو ناقص کر لیتا ہے، اور جو چیز کامل کے سامنے ناقص آوے گی،  
وہ بھی بوجہ خود کے اچھا ہونیکے وہ چیز بھی اچھی ہو جائے گی، حضرت مولینا رومی کا یہ ارشاد اس جگہ  
ہی عمدہ اور موزون ہے،

کفر گیر کامل ملت شود ہر چہ گیرد عیلتی ملت شود،

بتدی وہ لوگ ہیں، جو صاحبانِ قلب نہیں ہیں، اور اربابِ قلوب وہ لوگ ہیں، جو بتدیوں اور منتہیوں کے درمیان متوسط ہیں، اور منتہی وہ لوگ ہیں، جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے مشرف ہیں، سماع متوسطوں اور منتہیوں کے لئے نافع اور مفید ہے، سماع کی شرائط میں سے ایک یہ شرط ہے، کہ اس کو اپنے کمال کا اعتقاد نہ ہو، اور جو اپنے کمالیت کا معتقد ہے، تو مجبوس ہے، باقی شرائط عوارف المعارف میں مفصل درج ہیں، ان شرائطوں میں سے اکثر شرائط مفقود ہیں، اور عالم بچوں سے نسبت رکھتی ہے، لیکن بچوں حقیقی کے مقابلہ پڑا رہ چوں میں داخل ہے، گویا دائرہ چوں و ذات حقیقی بچوں کے درمیان برزخ ہے، اور دونوں طرف کے اعتبارات اس میں صحیح ہیں،

## مکتوب

بنام مولینا امامان اللہ

اپنے عقائد اور اعمال کو علماء اہل سنت و جماعت کے موافق کرنا چاہئے، جنہوں نے کتاب سنت سے استنباط کیا ہے، اور اس میں لغزش نہیں ہے، اور اسی طرح اپنی خواب اور کشف اور الہام اور حال کو قرآن و حدیث سے مطابق کرنا چاہئے، جو اس کے خلاف ہو قابلِ رد ہے، اور جو موافق ہو قابلِ قبول ہے، صحبت شیخ ضروری چیز ہے، جو طالب کے نفع و نقصان کو ظاہر کرنے والی اور فیض پہنچانے والی ہے، تمام عالم محدث ہے، اور روح بھی جملہ عالم میں شامل اور ماسوا اللہ میں داخل ہے، اس لئے یہ بھی حادث ہے، ائمہ مجتہدین نے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مسائل حرام و حلال فرض و واجب سنت مستحب مکروہ و مشتبہ نکالے ہیں، ان کا علم عمل ضروری ہے، مقلد کو لائق نہیں ہے، کہ مجتہد کی رائے کے خلاف کتاب و سنت سے احکام اخذ کر کے اس پر عمل کرے، اور اسی طرح طریقت میں شیخ کے کہنے کے موافق چلے

وہ جو مناسب جانے کا تعلیم کرے گا، اور منازل سلوک کے طے کرنے میں بعض بزرگواروں کی روحانیت کو اس کے راستہ کا وسیلہ بنائیں گے، کیونکہ عادت اللہ اس طرح جاری ہے، کہ راہ سلوک کے طے کرنے میں مشائخ کی روحانیت کا وسیلہ درکار ہے، بعض مشائخ پیرانِ عظام کے خلاف نئی نئی باتیں داخل طریقہ کر کے تکمیل طریقہ جانتے ہیں، ان نئی نئی باتوں سے بے برکتی اور بربادی طریقہ ہے، ہر کام ہر مجتہد کو طریقہ کے موافق کرنا چاہئے جس کے سلسلہ میں وہ ہے،

## مکتوب ۲۸

بنام غلام محمد

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کہتا ہے کہ میں نزدیک ہوں وہ دور ہے، اور جو دور کہتا ہے، نزدیک ہے، تصوف یہی ہے، جو توجہ قلب بجانب حق ہوتی ہے، وہ صرف توجہ قلب ہی نہیں ہوتی بلکہ اس توجہ کے ساتھ توجہ روح و نفس بھی ہوتی ہے، کیونکہ روح و نفس کی حقیقت حقیقت قلب میں مندرج ہے، اس توجہ قلب سے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب صفائی روح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی سمائی زمین و آسمان میں نہیں ہوتا، اور قلب مومن میں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دائرہ چوں میں داخل ہیں، اور ذات باری تعالیٰ بچوں و بچوں ہے، اس لئے بچوں چوں میں کیونکر سما سکے، اور روح چوں کی صفت بچونیت کی رکھتی ہے، باینوجہ بچوں حقیقی کی سمائی روح بچوں میں ہونے کی خبر بذریعہ حدیث قدسی معلوم ہوئی ہے، مشائخ نے جو اپنے قلب کی وسعت کی نسبت خبر دی ہے، اس سے مراد قلب کی لامکانیت سے ہے، کیونکہ مکان خواہ کتنا ہی وسیع ہو پھر بھی تنگ ہی ہے، عرش معلیٰ اپنی فراخی و عظمت کے باوجود چونکہ مکانی ہے، اس لئے لامکانی کے مقابلہ میں جو روح ہے، دانہ رانی کا حکم رکھتی

ہے، بلکہ اس سے بھی کم معلوم ہوتی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں (حضرت مجدد الف ثانیؒ) کہ جب یہ قلب النوار  
 قدم کی تجلی کامل ہے، اور قدیم کے ساتھ بقا حاصل کر چکا ہے، تو عرش و مافینما کو اگر اس میں ڈال دین  
 تو متلاشی محو ہو جائیں، اور ان میں سے کچھ باقی نہ رہے، جیسے کہ سیدۃ الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام  
 کے بارے میں فرمایا ہے، کہ جب طاوٹ قدیم کے ساتھ مل جائے، تو اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا،  
 ایسا کیسا لباس ہے جو خاص روح کے قدر پر سیا ہوا ہے، ملائکہ کو بھی یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے،  
 کیونکہ وہ بھی دائرہ مکان میں داخل ہیں، اور چونکہ داغ سے موسوم ہیں، اسی واسطے انسان  
 خلیفہ جملہ جل شانہ بن گیا، اگر خلافت کے لائق نہ ہوتا، تو بار امانت کیسے اٹھاتا، اپنے نفس پر ظلم کرنے  
 والا اس حیثیت سے ہے، کہ اپنے وجود و توابع وجود کا کوئی اثر اور حکم باقی نہیں چھوڑتا، اور زیادہ  
 نادان و جاہل اس لئے ہے کہ اسکو اتنا ادراک نہیں ہوتا کہ مقصود کو پاسکے، اور نہ اس قدر علم ہے  
 کہ مطلوب کو معلوم کر سکے، بلکہ اس مقام میں ادراک سے عاجز ہونا ادراک ہے، اور جہالت کا اقرار  
 کرنا معرفت ہے، اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے، کہ جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ عارف ہے، وہ سب  
 سے زیادہ حیران ہے، کیا عالم صغیر، اور کیا عالم کبیر، حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے منظر ہیں، پس  
 عالم کو اپنے صنایع بچوں کیساتھ کچھ نسبت نہیں، مگر یہ کہ یہ عالم اسکی مخلوق ہے، اور حق تعالیٰ کے پوشیدہ  
 کمالات کی دلیل ہے، اس کے سوا جو کوئی دلیل یا تقریر ہے، وہ غلبہ حال و سکر سے خالی نہیں

## مکتوب ۲۸

بنام سید امین

نماز نوافل کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے، ہر کام نوافل کو چھپا کر کرنا افضل ہے، جو ریاض

و شمعہ سے پاک ہے،

## مکتوب ۲۸۹

بنام مولینا بدرالدین

مسئلہ قضا و قدر میں آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان نہ مجبور کل ہے نہ قادر کل، اور یہی تصفیہ علیٰ اہل سنت و جماعت ہے،

## مکتوب ۲۹۰

بنام ملا ہاشم

فقیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا، اور انھوں نے مجھے اسم ذات تعلیم فرمایا، اور مقام توحید و جود سی و شہودی جو اولیاء اللہ سابقین نے ظاہر فرمائے ہیں، اور جو صاحب فصوص نے درج کئے ہیں، یہ ان سب سے مشرف ہوا، اور جو سلوک نقشبندیہ ہے، اس سے تمام و کمال آگاہی ہوئی۔

آگاہی۔ آپ نے یہ مکتوب مفصل تحریر فرمایا ہے، اور اس میں بہت کچھ حالات سلوک اور فنا و بقا وغیرہ کے تحریر فرمائے ہیں، اور جو اور مکتوبات میں بھی آچکے ہیں، اس لئے میں نے ذرا بارہ لکھنا مناسب نہیں جانا، کیونکہ جو مقصود اختصار ہے وہ ہاتھ سے جاتا رہے گا،

## مکتوب ۲۹۱

بنام مولینا عبدالحی

بعض کے لئے توحید و جود سی کا باعث یہ ہوتا ہے، کہ وہ توحید کے مراتبوں کی کثرت سے مشتق کرتے ہیں، اور کہ لاله الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ سمجھتے ہیں، اس قسم کی توحید کل و مائل تجل

کے بعد سلطان خیال کے غلبہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے، چونکہ یہ توحید صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے، اور بعض کے لئے توحید وجودی کا منشا قلبی انجذاب و محبت ہوتی ہے، کہ محبوب کی محبت کے غلبہ نے ماسوائے اللہ کے اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ کر دیا ہے، اس لئے سوائے محبوب کے کسی کو موجود نہیں پاتے یہ توحید تخیل و توہم سے پاک ہے، ایسے لوگ معذور ہیں، اور وطن ان کو نابالغ فضول اور ناروا ہے، یہ مقام مذکورہ فقیر کو بلا مشق و مراقبہ صرف حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی توجہ سے بفضلہ تعالیٰ نصیب ہوا، اور مدت تک اس مقام میں جھک کر رکھا، اور بہت سے معارف و حقائق و دقائق مجھ پر منکشف ہوئے اور بعض کو اس مقام میں ایسی شدید قنا ہوتی ہے، کہ وہ علم و وجود کو مضحل و مستہلک ہونا چاہتا ہے، اور دوئی اس کو بار معلوم ہوتی ہے، اور شش ربانی اس کو ہر وقت بچپن رکھتی ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ہر وی فرماتے ہیں، کہ اگر کوئی شخص مجھ کو ایک ساعت کے لئے خدا سے غافل کر دے، تو امید ہے، کہ خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا، اور وجود بشری کے لئے غفلت درکار ہے، اسی نسبت کو نسبت فرودیت بھی کہتے ہیں، اور عبد اللہ اسطری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی حال بقیاری تھا، کہ وہ سگ بانوں کے ساتھ جنگل میں چلے جایا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو سماع و رقص کی الفت دی، اور کسی کو کتابوں کی تصنیف کی طرف مخاطب کر دیا، اور کسی کو علوم و معارف کی تحریر میں لگا دیا، اور کسی کو امور مباح میں مشغول کر دیا، اور بعض کو توحید و وجودی کے علوم، اور وحدت میں کثرت کے مشاہد سے آرام دیا، یہیں بعد وفات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی میں آپ کے مزار مقدس کی نیابت کے لئے بروز عید گیا، تو مزار مبارک کی طرف سے توجہ کے اشار میں ان کی روحانیت متقد سے پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی، اور کمال عنایت و کرم سے اپنی نسبت خاصہ کو جو حضرت خواجہ احرار قدس سرہ سے مخصوص تھی، مرحمت فرمائی، حضرت فضیلت پناہ شیخ عبدالحق جو ہمارے خواجہ

قدس سترہ کے مخلصوں میں سے ہیں، یہ نقل کی کہ حضرت خواجہ قدس سترہ ایام رحلت سے پہلے فرمایا کرتے تھے، کہ اب ہم کو یقین لیقین سے معلوم ہوا ہے، کہ توحید ایک تنگ کوچہ ہے، شاہراہ اور ہے،

## مکتوب ۲۹۲

بنام شیخ حمید

طلبہ میں ایک گروہ مرید ہے، اور ایک مراد، مراد کو مبارک باد ہے، کہ اس کو جذبہ محبت خود (جو خدا کو خود چاہے) خدا اس کو خود چاہے، خدا کی طرف لیجائے گا، اور اگر مرید ہے، تو بلا کامل ملل پیر کے وسیلہ کے اس کا ترقی کرنا مشکل ہو پیر ایسا ہونا چاہئے، کہ جو جذبہ و سلوک کی دولت سے مشرف ہو، اور فنا و بقا کی سعادت سے بہرہ ہو، اور جب ایسا پیر مل جائے تو اس کے ادب آداب کا پورا خیال رکھنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں بلا اسکی اجازت کے نہ نماز نوافل ادا کرے، اور نہ ذکر میں مشغول ہو، اور نہ اس کے سوا کسی طرف مخاطب ہوئے، اور اسکی خدمت میں صرف نماز فرض، واجب، سنت موکدہ گزارنے اس کے کسی کام پر اعتراض نہ کرے، اور جب تک مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو پیر کے حکم کے خلاف نہ کرے اور بعد فنا و بقا جو اس کو الہام ہو، اس پر چلے،

آگاہی، بعد فنا و بقا حاصل ہو جانے کے مرتبہ اجتہاد کو پہنچ جاتا ہے، جیسے کہ امام یوسف <sup>رح</sup> داماد محمد حضرت امام اعظم کے مقابلہ میں اپنی رائے علیحدہ ظاہر کیا کرتے تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین

## مکتوب ۲۹۳

بنام شیخ محمد خیری

اس مکتوب شریف میں شیخ محمد خیری نے چند سوال کئے تھے، ان کا جواب ہے، حضور



نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ مجھ کو خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ملتا ہے کہ اس جگہ کوئی نبی مرسل یا فرشتہ مقرب نہیں پہنچ سکتا، اور یہی بات حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہی ہے، جو حضور کے صحابیوں میں ہیں، جو اپنا نماز میں حضور کو بیشک قرب خدا کا ایک وقت ایسا ملا کرتا تھا، کہ سوائے حضور کے کوئی مخلوق اس میں وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا، حضرت ابو ذر غفاری نے بھی یہی لکھا ہے لیکن ان کو یہ قرب بوجہ طبیعت وراثت کے نصیب ہوا ہوگا کیونکہ حضور کے کامل تابعداروں کو حضور کے کمالات سے وراثت کے طور پر حصہ ملتا ہے،

(آگاہی مثل ظل کے نہ اصل کے، اصل قرب میں تو انبیاء، مرسلین و فرشتے مقربین کو بھی

رسالی نہیں ہے،)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ میرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے، جو اب یہ قول حضرت کا صحیح ہے، اور آپ کے فرمانے سے کئی روز پہلے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک غوث نے جو اس وقت بغداد میں تھا، یہ کہہ دیا کہ عنقریب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر چڑھ کر پکارے گا، کہ میرا قدم جملہ اولیا کی گردنوں پر ہے، لیکن یہ قدم آپ کا اس وقت کے جملہ اولیا کی گردن پر ہے، اور صحابہ اور تابعین اور حضرت امام محمدی رضوان اللہ علیہم اجمعین عقائد متفق علیہ اس سے مستثنیٰ ہیں، کہ ان کی بزرگی اور بڑائی اور برتری قرآن و حدیث سے ثابت ہو، اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کا کشف بالہام جو ان کے خلاف ہو بالکل ماننے کے قابل نہیں، اب رہا زمانہ بعد کا، اس کے متعلق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ میری امت مثال باغ کے ہے، اور میری امت مثال بارش کے ہے، نہ معلوم اول اچھے ہوں یا درمیان میں یا آخر میں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی زمانہ کے اولیا کو کمتر یا بہتر نہ فرمایا، تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی زمانہ یا کسی اولیا کو دوسروں پر ترجیح دے،

آگاہی - علاوہ اس کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو پرانے عظام ہیں جن کا آپ پر بڑا احسان ہے، ان پر بھی آپ کا قدم ہونا ادب کے خلاف ہے، اور طریقت میں ادب ہے، لہذا یہ فیصلہ نہایت منصفانہ اور ادب سے قریب، اور قرآن و حدیث سے خلاف نہیں کہ آپ کا قدم آپ کے زمانہ کے جملہ اولیاء کی گردن پر ہے، کشف کی دو قسمیں ہیں، ایک کشف ذات و صفات خدا کا، دوسرا کشف دنیا کے معاملات اور صورتوں کا، کشف ذات و صفات الہی کا مخصوص خاصانِ خدا کو دیا جاتا ہے، اور مکشوفات دنیا میں مسلم برہمنان ہند، فلاسفران یونان جو گویہ ہند شریک ہیں، اگر کسی طالبِ خدا کو دنیا کا کشف ہو تو کونسی بزرگی کی بات ہے، ہاں اولیاء اہل خدمت جو اس کام اور انتظامِ عالم کے لئے مقرر ہیں، ان کو کشف دنیا ہونا لازمی ہے،

## مکتوب ۲۹۴

بنام خواجہ محمد مصوم

اللہ تعالیٰ کی سب صفات سے صفتِ حقیقی ذات سے قریب اور تمام صفات کی اُمّ یعنی مان ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجلی ذات بے پردہ صفاتِ حاصل سے اور جس کسی کو خلق میں تجلی ذات میں سے حصہ ملے یا تقرب بے کیف ہو، خواہ انبیاء علیہم السلام ہوں، خواہ اہل اولیاء ہوں، سب طفیلی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، خالق اور مخلوق کے درمیان برزخِ کبریٰ حضور ہی کی ذاتِ مقدس ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام،

## مکتوب ۲۹۵

جاجی محمد یوسف

حیرویتِ حق اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ دنیا

میں میٹر ہے، اوروں کے لئے اودھار ہے، آپ کے لئے نقد ہے، اور حضور کے کامل تابع اوروں کیلئے  
بھی اس میں سے حصہ ہے،

## مکتوب ۲۹۶

بنام خواجہ محمد سعید

حق تعالیٰ کی صفات اسکی ذات کی طرح بچوں و بچکوں ہیں، اور اسکی ذات کی طرح کسی شے  
سے ان کا طول و اتھا د نہیں ہے،

## مکتوب ۲۹۷

بنام بدرالدین

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سب اشیا سے علیحدہ ہے، اور کسی سے اس کا تعلق طول و اتھا  
وغیرہ بالکل نہیں ہے، جاہل لوگ فضول دلیل میں ذات و صفات کو مخلوق سے جدا نہیں کرتے، لیکن  
افسوس ان کے حال پر کہ شریعت کے مطابق مان بی بی بیوی کے اپنے تعلقات اور معاملات الگ الگ  
بتاتے ہیں، اور برتتے ہیں، لیکن خالق و مخلوق کو ایک کئے دیتے ہیں، اور الگ الگ نہیں کرتے،

## مکتوب ۲۹۸

بنام میر محبوب انور

پہلے جب غل میں ترقی تھی تو تم اس کو اصل جانتے تھے، اور جب اصل میں ترقی ہو گئی، تو  
غل کو غل تیز کرنے لگے، اور بت سی باتیں درویشوں کی رمز و کنایہ کی اشارہ کی ہوتی ہیں، لہذا اس  
مکتوب میں بھی ہم درج کرتے ہیں، ذکر جان، اخذ از پیران، داوان، داومت برآن، بازگشت فیصل

حضرت رحمان، وصل عریان، باقی ہمہ جانب یعنی اول پیراہ دان سے ذکر یکھیں، اور پھر اس پر مدامت  
کمرین تاکہ بازگشت حاصل ہو، اس کے آگے اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے، تاکہ وصل عریانی نصیب ہو،  
اصل مقصود یہی ہے، باقی سب وہم و گمان ہے،

## مکتوب ۲۹۹

بنام شیخ فرید

بوقت مصیبت صبر و تحمل کرنا چاہئے، اور قضاے الہی پر راضی ہونا چاہئے،

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

جو کچھ انسان کو تکلیف پہنچتی ہے، اسکی وجہ ناقربانی تھی ہے، اس و باہیں ہمارے شومی اعمال سے  
اول چوہے ہلاک ہوتے ہیں، جو ہم سے زیادہ اخلاط رکھتے ہیں، اور پھر عورتیں مرتی ہیں، جن کے جوڑ  
پر نوع انسانی کی نسل و بقا کا مدار ہے، بہ نسبت مردوں کے زیادہ مرگئیں، اور جو کوئی اس و باہیں  
مرنے سے بھاگا اور سلامت رہا، اس نے اپنی زندگی پر خاک ڈال لی، اور جو شخص نہ بھاگا، اور مر گیا  
اس کو موت شہادت کی مبارکبادی اور خوشخبری ہے،

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بذل للماعون فی فضل الطاعون میں  
تحقیق سے لکھا ہے کہ جو شخص طاعون سے مر جائے اس سے قبر میں کوئی سوال نہیں ہوتا، کیونکہ وہ  
ایسا ہے جیسے کوئی لڑائی میں قتل ہوا، اور جو شخص طاعون میں طلب اجر کی نیت سے صبر کرتا  
ہے، اور جانتا ہے، کہ میرے لئے وہی پہنچے گا جو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، تو وہ شخص اگر  
طاعون کے سوا اور بیماری سے بھی مر جائے، تو اس صورت میں بھی اس کو عذاب و سوال قبر نہ ہوگا  
کیونکہ وہ مرابط یعنی جہاد کے لئے مستعد اور تیار شدہ کی مانند ہے، جیسے کہ شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتی والقبور میں ذکر کیا ہے، اور کہا ہے، کہ ابن حجر نے بہت عمدہ توجیہ کی ہے، اور جو شخص نہ بھاگا، اور نہ مرا، وہ غازیوں، مجاہدوں اور صابروں اور بلاکشوں میں سے ہے، کیونکہ ہر شخص کے لئے اجل مقرر ہے، جو ہرگز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی، اور اکثر جو سلامت رہتے ہیں، انکا وقت اجل نہیں آیا تھا، نہ یہ کہ یہ لوگ بھاگ کر موت سے بچ گئے، اور جو صابر لوگ ہلاک ہوئے ہیں، وہ اپنی موت سے ہلاک ہوئے ہیں، اس لئے نہ بھاگنا بچا سکتا ہے، اور نہ ٹھہرنا مار سکتا ہے، یہ طاعون سے بھاگنا یوم زحمت یعنی جنگ کفار سے بھاگنے کی طرح ہے اور گناہ کبیرہ ہے،

## مکتوب

بنام خواجہ محمد معصوم

جب انسان کامل مراتب اسماء و صفات کے تفصیلی سیر کو طے کر کے جامعیت تامہ پیدا کر لیتا ہے، اور اسماء و صفات الہی کا آئینہ بن جاتا ہے، اور اس کا عدم ذاتی جو ان کمالات کا آئینہ ہے، پوری طور پر پوشیدہ ہو جاتا ہے، اور ان کمالات کے سوا اس میں اور کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی، تو اسوقت فنا تامہ کے حاصل ہونے کے بعد اس کے عدم کی نفی ہونے پر وابستہ تھی، ایک خاص بقا کے ساتھ جو ان کمالات پر منحصر ہے، مشرف ہوتا ہے، اور ولایت کا اسم اس پر صادق آتا ہے، اس کے بعد اگر حق تعالیٰ کی عنایت ازلی شامل حال ہو جائے تو ہو سکتا ہے، کہ پھر یہ کمالات جن کے ساتھ عارف نے بقا حاصل کی تھی، حضرت ذات کے آئینہ میں منعکس ہو جائیں، اور وہ ان ظہور پیدا کریں، اسوقت قاب قوسین کا ہر ظہور میں آتا ہے، آئینہ سے مراد کیفیت مجہول الکیف ہے، اور اس مقام میں سرمن عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا بھید ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد اودنی کا ہر اس پر ظاہر ہوتا ہے، یہ راز وہ ہیں جن کا جہنماخص انخاص کی فہم سے بھی باہر ہے، بہت کم لوگ

اس معرفت سے مشرف ہوئے ہیں،

## مکتوب ۳۰

بنام مولانا امان اللہ

کمالات نبوت سے مراد وہ قربِ خدا ہے، جہاں ظلیت کی آمیزش نہیں ہے، اور ولایت کے کمالات میں ظلیت ہے، اصلیت نہیں، یہی فرق نبوت و ولایت میں ہے، قرب بالاصالت نصیب حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہے، اور ان کی طبیعت کی وجہ سے بطریق پس خوردہ اخف الخواص اولیاء کو بھی بطور وراثت کے حصہ ملتا ہے، کمالات کا حاصل ہونا محض فضل و کرم پر منحصر ہے،

## مکتوب ۳۱

بنام خواجہ معصوم

اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے، نبی کی ولایت ظل سے دور ہے، لیکن اسما و صفات کے حجاب میں فرشتوں کی ولایت نبیوں کی ولایت سے قوی ہے، لیکن اس میں بھی شیونہات و اعتبارات ذاتیہ کے حجاب باقی ہیں، مقام نبوت و رسالت ہی ہے، جس میں رومی نے حجاب بلا آمیزش اسما و صفات و شیونہات ہے، اسی واسطے نبوت و ولایت سے افضل ہے، اور قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہوگا، اور جن لوگوں کو ان مقامات و ولایت و نبوت سے اطلاع نہیں ملی ہے، وہ ولایت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں، پس وصول مرتبہ نبوت میں ہے، اور حصول مرتبہ ولایت میں ہے، کیونکہ حصول میں ظلیت ہے، اور وصول میں اصلیت ہے، دنی کا دور ہونا مرتبہ ولایت میں ہے، اور سکون اس کو لازم ہے، کمالات نبوت میں دنی باقی رہتی ہے، اور صحواً اس میں لازم ہے، ذوق، شوق،

(ہوشیار کا)

آہ و نعرہ، وجد و تواجد بحالت ہجر ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل ان میں سے کچھ نہیں ہوتا، نبوت میں وصل ہے اور ولایت میں ہجر ہے، یہی وجہ ذوق و شوق عشق آہ و زاری نالہ و فریاد ہے، اور یہ بھی جاننا چاہئے، کہ ولایت ظلی اولیاء کی ولایت ہے، اور ولایت انبیاء علیہم السلام و ملائکہ کرام تلال سے الگ ہے،

### مکتوب ۳۰۳

بنام حاجی یوسف

الفاظ اور کلمات اذان سے نماز کی بزرگی صاف ظاہر ہے، اور فلاح دارین کی خبر ہے،

### مکتوب ۳۰۴

بنام مولینا عبدالحئی

اسلام کے اگر پانچوں ارکان ادا ہو جائیں، تو امتیہ نجات ہے، لہذا ان کے ادا کرنے میں پوری کوشش کی جائے،

### مکتوب ۳۰۵

بنام میر محبت اللہ

نماز میں حضور خشوع و خضوع ہونا چاہئے، تاکہ ان الصلوٰۃ تنہا عن الفحشاء والمنکر کی حقیقت ظاہر ہو،

### مکتوب ۳۰۶

بنام صاحبزادہ محمد فرخ و محمد عیسیٰ

میرے فرزند محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۴ سال کی عمر میں انتقال کیا، اور اس کے بھائی

محمد فرخ و محمد علی نے بھی اس دار فانی سے انتقال کیا، فرزند محمد صادق آیات الہی میں سے ایک تھے اور رحمتِ خدائین سے ایک رحمت تھا، اس نے اس عمر میں وہ کچھ پایا، جو شاید کسی کو نصیب ہونہا علم عربی و انتماء عرفانِ حق میں ترقی کی کہ اس کے شاگرد شرح مواقف و بیضاوی وغیرہ پڑھاتے تھے اور یہ آٹھ برس کی عمر میں اس قدر مغلوبِ احوال ہو گیا تھا، کہ ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی مغلوبِ احوالی کو ملاحظہ فرما کر بازار کا پکا ہوا کھانا تجویز فرمایا، محمد فرخ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ خوان ہو گیا تھا، اور دوست و احباب اس سے عجیب عجیب حالات مشاہدہ کرتے تھے، اور محمد علی کو لوگوں نے اسکی ہر برس کی عمر میں عجیب عجیب کرامتیں مشاہدہ کی ہیں، خدا کی امانت تھی، اسکے حوالہ کر دی دنیا کی ہر شیا، کانیان ولایت میں ضروری ہے، کمالات نبوت میں ضروری نہیں،

آگاہی، جن ذاتِ مبارک میں آٹھ برس کی عمر میں یہ جذبِ خدا ہوا، اور ان سے خرق عادات ظاہر ہوں، ان کے قرب ان کے مرتبوں کو خدا ہی جانے، یہ اثرات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ صحبت و محبت قلبی کا ثبوت ہیں،

## مکتوب

بنام مولینا عبدالواحد

تمام خیر و کمال جناب حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے، اور تمام شر و نقص دائرہ امکان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، کلمہ سبحان اللہ و بجدہ سو بار روز پڑھنا چاہئے، اس کا حساب بے حساب ہے، کیونکہ انسان جامع مخلوقات ہے، اور جزو سے کل اور کل سے جزو تعلق رکھتا ہے، اسلئے انسان کا ایک بار پڑھنا تمام مخلوق سے کئی گنا زیادہ ہوگا، اور انسان کامل تمام افراد عالم کو اپنے اجزاء معلوم کرتا ہے، اور اپنے آپ کو سب کا کل جانتا ہے، اس صورت میں اپنی حمد کو تمام جہان کی حمد کے



کئی کتابیں تیار ہو محوم کتاب ہے

## مکتوب ۳۰۸

بہم کوین فیضی

دولت اللہ علی الشریعہ و سلم نے فرمایا ہے۔ دو گے ہیں جو زبان پر کہیں اور برزخ میں عاقبت  
 ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے اور محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے  
 مقرب العظیموں میں ان دونوں گھروں سے خداوند تعالیٰ کی تقدیریں اور نوبت اور بزرگی اور بزرگی  
 اور منزلت اور منزلت ہونا بندہ ثابت کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی روزِ شریف اور شاد و گل و خوار  
 الاحسان الاحسان اس بندہ کو بھی ہم بڑائیوں سے پاک کر دے گا اور تسبیح تو بہ کی کئی، بلکہ تو

کا زور ہے،  
 (غلام)

## مکتوب ۳۰۹

بہم حاجی محمد فریدی

اکثر مشائخ نے مجاہد کا طریق اختیار کر رکھا ہے، مہربان ارشاد و خاصاً یہ بوا قبل ان تفتحا  
 یعنی اپنے سونے سے پیشروں بھر کا اعمال نامہ سامنے کر لو اور اس کی معافی از جناب باری کریم  
 و زاری سے اور ندامت سے کر لو، شیخ محمد علی الدین ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ میں عمل مجاہد  
 میں سب زیادہ ہوں، کیونکہ میں اپنی نیتوں اور حضرت کا بھی مجاہد کرتا ہوں، فقر کے نزدیک  
 سونے سے پہلے سو بار تسبیح و تہلیل و تکبیر کا کہنا جس طرح کہ بجز صادق حضرت نبی کریم علیہ السلام  
 تسلیم سے ثابت ہے، مجاہد کا حکم رکھتا ہے، اور مجاہد کا کام کر دیتا ہے،

## مکتوب ۳

بنام مولینا محمد ہاشم

انسان میں جس قدر کمالات ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، لیکن کمالاتِ خدا عزوجل کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے ہیں، سوائے شرکتِ اسمی کے کوئی نسبت یا شرکتِ بندہ کو خدا کے ساتھ نہیں ہے، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهِۦ عِنِّی اللّٰهُ تَعَالٰی نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اس کا مطلب بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں، کہ خدا نے آدم کو اپنی جیسی صورت پر پیدا کیا ہی اور بیوقوفوں نے انسان کے قومی اور اعضاء کو حق تعالیٰ کے سے اعضا جانے ہیں، یہ لوگ بھی گمراہ ہوئے، اور اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ و تمثیل کی قسم سے ہے، نہ کہ تحقیق و تشبیب کے طور پر،

## مکتوب ۳

بنام خواجہ محمد سعید

قرآن مجید کے متشابہات کا علم کچھ علماءِ راہنہ کو دیا گیا ہی، اور اسی طرح سے خدا نے علمِ غیب اپنے رسولوں میں سے رسولوں کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا میں جو عام مسلمانوں اور خاص مسلمانوں کی پرورش کرتا ہے، وہ اسماءِ جلالی سے کرتا ہے، جو شکلِ جلال معلوم ہوتے ہیں، اور کافروں کی اسماءِ جلالی سے کرتا ہے، جو شکلِ جمال دکھتے ہیں، ان کی یعنی مسلمانوں کی تکلیف عارضی کا مالِ راحت ہی، اور کافروں کی راحت کا انجام تکلیف ہے، خدا کی رحمت کا اظہار دنیا میں ایک حصہ ہے، اور عاقبت کے واسطے ننانوے حصہ باقی ہیں،

## مکتوب ۳۱۲

بنام میر محمد نعمان

میرے نزدیک سب سے بہتر جگہ کعبہ معظمہ ہے، اس کے بعد روضہ مقدسہ، اس کے بعد حرم مکہ معظمہ جن علماء نے روضہ متبرکہ کو مکہ معظمہ سے بہتر کہا ہے، انکی مراد مکہ معظمہ و کعبہ مقدسہ کے سوا دوسری زمین ہوگی، رفح سابقہ میں میرے نزدیک موافق فتوے اکثر علماء حنفیہ اثنائے امتیات میں شہادت کی انگلی کا نہ اٹھانا بہتر ہے،

## مکتوب ۳۱۳

بنام محمد ہاشم

اس مکتوب میں چند سوالوں کا حضرت نے جواب دیا ہے،

- ۱۔ اصحاب کرام کے کمالات فقار بقا و سلوک و جذبہ پر موقوف ہے یا نہیں،
- ۲۔ طریقہ نقشبندیہ میں ریاضتوں سے منع کرتے ہیں، اور ان کو مضر جانتے ہیں، حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ریاضتیں برداشت کی ہیں،
- ۳۔ یہ طریقہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں منسوب ہے،
- ۴۔ آپ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ طالب کو ولایت موسیٰ سے تعریف کیساتھ ولایت محمدی میں نہیں لاسکتے، اور دوسرے مکتوب میں فرمایا ہے کہ تم کو ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں لے آئے، ان دونوں باتوں میں موافقت کی کیا وجہ ہے،
- ۵۔ پیرا بن پیش چاک پہننا چاہئے یا پیرا بن حلقہ گریبان،
- ۶۔ نفی اثبات کی توجہ احادیث کی توجہ کیساتھ کس طرح جمع ہوتی ہے،

۱۔ نفعی اثبات کے ذکر کے وقت جو دل کے کہا جاتا ہے، کلا کو اوپر کی طرف اور اللہ کو دائیں طرف کیوں لیجاتے ہیں، اور اس مکتوب کے آخر میں آداب پر بھی تحریر فرمائے ہیں، اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ وہ عرضہ اشیت جو حضرت مخدوم زادہ کلان محمد صادق نے لکھی ہیں، وہ لکھین تاکہ پڑھنے والے دعا فاتحہ سے انہیں یاد کریں،

۱۔ خلاصہ جواب۔ وہ قرب جو فنا و بقا و سلوک و جذبہ پر موقوف ہے، وہ قرب ولایت ہے جس کے ساتھ اولیاء امت مشرف ہیں، اور وہ قرب جو حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے صحابہؓ کو میسر ہوا تھا، وہ قرب نبوت تھا، اس قرب نبوت میں نہ فنا ہے نہ بقا، نہ جذبہ، نہ سلوک، اور نہ قرب قرب ولایت سے کئی درجہ افضل و اعلیٰ ہے، یہ قرب صحابہ اصالت ہے اور قرب ولایت اس کا ظل ہے، گربو علی تو اقلندرنوائے، صوفی بدے ہر آن کہ بعالم قلندر است

۲۔ نلاحظہ طریقہ نقشبندیہ میں اتباع سنت کو لازم جانتے ہیں، کون کہتا ہے، کہ اس طریق میں یا ضنون سے منع کرتے ہیں، اس طریق میں نسبت کی دائمی حفاظت کرنا، اور سنت کی متابعت کرنا، اور اپنے احوال کو چھپانے میں کوشش کرنا، اور توسط حال اختیار کرنا اور کھانے پینے میں اعتدال کا مدنظر رکھنا سخت یا ضنون اور مشکل مجاہدون سے جانتے ہیں، عام لوگ بھوکا رہنا، تنہا رہنا، خاموش رہنا، شب بھر جگنا بہتر جانتے ہیں، لیکن اتباع سنت اور ہر کام میں اعتدال سخت تر چیز ہے، نفس کی سرکوبی کیلئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں،

۳۔ خلاصہ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بہ نسبت صدیقہ و نسبت امیرؓ کے جامع ہیں، جس نے آپ سے نسبت صدیقہ اخذ کی و نسبت صدیقہ ہے، اور جس نے آپ سے نسبت امیرؓ حاصل کی، اسکو نسبت امیرؓ کہتے ہیں، دونوں نسبتیں آپ کے سینہ مبارک میں موجزن تھیں، اور باوجود ایک ہی سینہ میں جمع ہونیکے اپنی اپنی صفت میں الگ تھیں، یہ فقیر ایک مرتبہ بنارس گیا تھا، جہاں دریاے گنگا و جہنا

مٹے ہیں، وہاں دونوں پائیوں کے مٹنے کے باوجود محسوس ہوتا ہے کہ لنگھا کا پانی الگ ہے اور جین کا لنگھا اور جو لوگ جس مہیا کی طرف رہتے ہیں، وہ اس کا پانی پیتے ہیں، حالانکہ درمیان میں کوئی حد فاصل نہیں ہے۔

۳۔ خلاصہ جواب، ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں طالب نہیں لایا جاسکتا، جب یہ مضمون لکھا گیا تھا، اس وقت فقیر کے علم میں یہی بات تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکے تیسرے تبدیل کا علم اور قدرت عطا فرمائی، اسلئے سابقہ مکتوب کے مضمون کے خلاف یہ مضمون ہے۔

۵۔ خلاصہ جواب۔ اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں، اور کہتے ہیں، کہ یہی سنت ہے اور بعض کتب معتبرہ فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش چاک مردوں کو نہ پہننا چاہئے، کیونکہ یہ عورتوں کا لباس ہے، اور امام احمد اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ جو مرد عورت کا لباس پہنے اور جو عورت مرد کا لباس پہنے، اس پر لعنت ہے، فقیر کے نزدیک یہ بہتر ہے کہ جس ملک میں عورتوں کا چاک جس طرف ہو، مردوں اس کے خلاف چاک پہننا چاہئے،

۶۔ خلاصہ جواب، اثناء ذکر میں توجہ غیر کی جانب کرنا، توجہ احدیت کی تقویت اور تربیت کیلئے اور غیر حق کو غیر حق جان کر جب تک اس کی نفی نہ ہوگی، تو اثبات حق اور تقویت احدیت کیونکر کی جاسکتی ہے،

۷۔ خلاصہ جواب، اس طریق نقشبندیہ میں ذکر نفی و اثبات دل سے کرتے ہیں کام و زبان سے اس کا

## آگاہی

یہ مکتوب شریف میں اپنے اپنے خادموں اور حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور مریدین کو بھی تہنیت فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، وہاں کے بعض احباب نے کئی دفعہ لکھا ہے، کہ میر محمد نعمان

ان دنوں طالبوں کے احوال پر توجہ نہیں فرماتے، اور مکان بنوانے میں مصروف ہیں، اس مضمون سے شکایت اور ان سے روگردانی معلوم ہوتی ہے، لیکن یاد رکھنا چاہئے، کہ گروہ اہل اللہ کا انکار زہرِ قاتل ہے، اور ان کی باتوں پر اعتراض کرنا زہرِ سانپ ہے، اور ہمیشہ کی ہلاکت اور خرابیوں میں ڈالتا ہوا۔ جب تک پیر کے تمام حرکات و سکنات مرید کے خیال میں زیبا اور محبوب نہ ہوں تب تک پیر کے کمالات سے اس کو کچھ حصہ نہیں ملتا، اگر کسی وقت پیر سے کوئی فعل خلاف شریعت صادر ہو جائے، تو اس کی تقلید نہ کرے، لیکن اس فعل کو حُسن کے ساتھ نیکی پر مجھول کرے، اور اس فعل کی صحت اور درستی کو تلاش کرے، اگر کوئی وجہ درستی و صحت کی نہ پہونچے، تو جنابِ الہی میں بتضرع و زاری پیر کی سلامتی اور درستی کی دعا



# معیار السلوک

## واقع الاوہام و اشکوک

مؤلفہ حضرت مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب فیوضہ نقشبندی، مجذبی، بیپوری

اس کتاب میں مؤلف نے سلیس اردو میں تصوف کے باریک نکات اور دقیق مسائل ہمہ اوست، ہمہ از دست، وجود شہود، فنا و بقا وغیرہ کو فاضلانہ انداز میں نہایت خوبی کیساتھ حل کیا ہے، اور تصوف کے تمام مسائل ترتیب وار ایسے دلنشین اور سادہ طریقہ سے بیان کئے ہیں کہ باید و شاید، اسی طرح اصطلاحات تصوف کی تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ تصوف کی کسی اردو کتاب میں نہیں کی گئی، جو مسئلہ بیان کیا ہے، مکمل اور

تبی

ن

س

علم  
کو اس کے  
ضحا  
طبع ہوئی  
قیمت  
منشی سید

محمد عبدالحی  
محمد ہدایت علی صاحب فیوضہ نقشبندی (راہ پور نامہ)

بش نقشبندی منہ ستر

# احسن التقویٰ

عنقریب طبع ہونے والی ہے

فی

## اشیاء ذات واجب القدر



مصنف ۱۔ مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی جے پوری  
اس کتاب میں "احسن التقویٰ" کی تفسیر و حقیقت، انسان کی ماہیت، قدرت کاملہ کی حکمت  
فاضل مصنف نے ایسے دلکش اور سادہ طریقہ سے بیان کی ہے کہ اپنی آپ ہی نظیر ہے،  
اسی کیساتھ قدیم و حادث میں امتیاز، انسان کی تخلیق کا راز، سیدھی سادھی سلیس اور عام فہم  
اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے، معرفت جزوی و کلی کے وسائل اشیا  
ذات واجب الوجود کیلئے عقلی و نقلی دلائل، اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب میں شریعت طریقت  
کے چوٹی کے مسائل، اس خوبی اور کامیابی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ دریا کوزہ میں بند کرنے کی زندہ  
مثال ہے، یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر زبان اردو میں اولین اور کامیاب ترین  
تصنیف ہے، انشاء اللہ عنقریب طبع ہو کر آپ کے مطالعہ سے گزرے گی،

محمد سعید الحسنی فائز، ایم اے این ایم، کئے یو (الہ آباد) ایچ اے

ایچ پی، (پنجاب) محلہ ہالوکان، چیمپورسٹی (راجپوتانہ)

(طابع محمد اولیس وادنی)



عقرب طبع ہونے کو انہیں  
احسن التقویٰ  
نقشبندی نقشبندی

فی

## اشیاء واجب الوجود



مصنف ۱۔ مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی جے پوری  
اس کتاب میں "احسن التقویٰ" کی تفسیر و حقیقت، انسان کی ماہیت، قدرت کاملہ کی حکمت  
فاضل مصنف نے ایسے دلکش اور سادہ طریقہ سے بیان کی ہے کہ اپنی آپ ہی نظیر ہے،  
اسی کیساتھ قدیم و حادث میں امتیاز، انسان کی تخلیق کا راز، سیدھی سادھی سلیس اور عام فہم  
اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے، معرفت جزوی و کلی کے وسائل اشیا  
ذات واجب الوجود کیلئے عقلی و نقلی دلائل، اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب میں شریعت طریقت  
کے چوٹی کے مسائل، اس خوبی اور کامیابی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ دریا کوزہ میں بند کرنے کی زندہ  
مثال ہے، یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر زبان اردو میں اولین اور کامیاب ترین  
تصنیف ہے، انشاء اللہ عقرب طبع ہو کر آپ کے مطالعہ سے گزرے گی،

محمد سعید الحسنی فائز، ایم اے، این ایم کے اے یو (الہ آباد) ایچ اے  
ایچ پی، (پنجاب) محلہ ہالوکان، چیمپورسٹی (راجپوتانہ)

(طابع محمد اولیس وادنی)